حضرت مولانا

حافظ قاری محمد قاسم انصاری

تراویح کا خلاصہ

قرآنی تعلیمات

کا خاکہ

پیشکش

الحاج یس۔ کے۔ سیف الدین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراویح کا خلاصہ

قرآنی تعلیمات کا خاکہ

حضرت مولانا حافظ قاری **محمد قاسم انصاری** صاحب

چینائی

پیشکش

الحاج یس۔ کے۔ سیف الدین

Scanned by CamScanner

تعارف کتاب

نام کتاب	تراویح کا خلاصہ قرآنی تعلیمات کا خاکہ
اشاعت	چھٹا ایڈیشن
مرتب	حضرت مولانا حافظ قاری محمد قاسم انصاری
سنہ طباعت	۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء
تعداد	۱۵۰۰
پیشکش	الحاج ایس۔ کے۔ سیف الدین صاحب

برائے ایصال ثواب

والد محترم مرحوم شیخ قطب الدین صاحب نوراللہ مرقدہ

اور والدۂ محترمہ جیلانی بیگم صاحبہ غفراللہ لہا

ملنے کا پتہ Copies can be had from

GILLANI SKINWEAR EXPORT
7, BKN Avenue, Off: Ritherdon Road
Vepery, Chennai 600 007, India
Phone: 044-2532 1366

Printed in India
Alif Books & Prints, Chennai 600014, 94443 23011

فہرست

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
	طبع ششم	7
	عرض حال	9
	فتویٰ	14
IV.	سورہ فاتحہ	15
1.	پہلی تراویح کا خلاصہ	15
2.	دوسری تراویح کا خلاصہ	20
3.	تیسری تراویح کا خلاصہ	25
4.	چوتھی تراویح کا خلاصہ	30
5.	پانچویں تراویح کا خلاصہ	35
6.	چھٹویں تراویح کا خلاصہ	40
7.	ساتویں تراویح کا خلاصہ	45
8.	آٹھویں تراویح کا خلاصہ	50
9.	نویں تراویح کا خلاصہ	55
10.	دسویں تراویح کا خلاصہ	61

Scanned by CamScanner

11	گیارھویں تراویح کا خلاصہ	68
12.	بارھویں تراویح کا خلاصہ	75
13.	تیرھویں تراویح کا خلاصہ	81
14.	چودھویں تراویح کا خلاصہ	87
15.	پندرھویں تراویح کا خلاصہ	92
16.	سولھویں تراویح کا خلاصہ	98
17.	سترھویں تراویح کا خلاصہ	104
18.	اٹھارویں تراویح کا خلاصہ	110
19.	انیسویں تراویح کا خلاصہ	116
20.	بیسویں تراویح کا خلاصہ	122
21.	اکیسویں تراویح کا خلاصہ	127
22.	بائیسویں تراویح کا خلاصہ	132
23.	تیئیسویں تراویح کا خلاصہ	137
24.	چوبیسویں تراویح کا خلاصہ	142
25.	پچیسویں تراویح کا خلاصہ	148
26.	چھبیسوں تراویح کا خلاصہ	154
27.	ستائیسویں تراویح کا خلاصہ	160

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طبع ششم

الحمد للہ لوگ اس دور میں قرانی تعلیمات کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر قرآن حکیم کی روشنی کی طرف آرہے ہیں۔ اس وقت تراویح کا خلاصہ اور خاکہ تعلیمات قرآنی کا تیسرا ایڈیشن آپکے سامنے ہے۔ یہ پانچ آڈیو کیسٹ Audio Cassette پر آچکا ہے کہ گھر بیٹھے آپ اس کو سن سکتے ہیں۔ ٹامل اور انگریزی میں اس کا ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ بیرون ممالک سے بھی اس کی طلب ہے اور اب انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔ www. spreadquran.com کے ذریعہ تینوں زبانوں اردو ٹامل اور انگریزی میں استفادہ ممکن ہے

ملک کے اخبارات بالخصوص روزنامہ ندیم بھوپال روزنامہ پاسبان بنگلور اور روزنامہ اردو ایکشن بھوپال نے اسکو مسلسل شائع کیا ہےاورحسن اندازسے اس سے استفادہ کیا گیا ہے اورعوام وخواص میں جس طرح اسکی مقبولیت اور پزیرائی ہوی وہ انشاء اللہ ہمارے لئے سرمایہ آخرت اورذریعہ نجات ہے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

۱۷ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ جون ۲۰۱۴ء

محمد قاسم

چنائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلوٰۃُ والسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَمَنْ تَبِعَھُمْ وَدَعَا بِدَعْوَتِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن۔

قرآن کریم اللہ رب العزت کی آخری ودائمی کتاب ہے۔ رسول اکرم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے نزول کی تکمیل تیئیس سال کی مدت میں ہوئی۔ یہی کتاب اپنی اصلی شکل میں اور اصلی زبان میں دنیا کے پردے پر موجود ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر گوشہ کو روشنی پہنچائی، ہر جگہ پوری پوری رھنمائی کی، اس لئے وہ مکمل ضابطہ حیات اور کامل ترین دستور زندگی ہے۔

قرآن کریم سے تعلق باعث ثواب اور اس سے نسبت دنیا و آخرت میں موجب سعادت نیز اس پر عمل ذریعہ نجات ہے اور نزول قرآن کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے یہ مقصد پورا ہوگا، قرآن کریم کو سمجھنے سے۔ اس لئے غور وخوض اور فکرو تدبر کی بار بار دعوت دی گئی ہے۔ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ یہ بابرکت کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اسکی آیات پر غور وفکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں۔ تعلیمات قرآنی کا بہترین نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

اس زمانے کا المیہ ہے کہ قرآن پر عمل تو کیا اس کے سمجھنے کی طرف بھی توجہ نہیں دی جاتی، وقت کا سب سے اہم تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان قرآن حکیم کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ عمل کا راستہ کھل جائے۔ علماء کرام نے قرآن کریم کو سمجھنے اور سمجھانے کی جو سعی و محنت کی ہے وہ نہایت قابل قدر اور لائق استفادہ ہے۔

الحمد للہ مسجد بڑی میٹ میں دور و قریب کے سینکڑوں اور ہزاروں افراد نماز تراویح ادا کرتے ہیں، سال گذشتہ تراویح کے بعد روزانہ پڑھی جانے والی آیات کا خلاصہ پیش کیا جاتا تھا جسکو ٹیپ رکارڈ کے ذریعہ محفوظ کرلیا گیا۔ بفضلہ تعالی وہ سلسلہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ کتابِ الٰہی سے محبت رکھنے والوں نے اسکو کافی پسند کرتے ہوئے تحریری شکل دینے کا مطالبہ کیا۔ راقم کو بڑا احساس ہوا کہ کاش یہ سلسلہ پہلے شروع کردیا جاتا تو بڑا اچھا ہوتا۔ ستائیسویں شب میں اظہار بھی کیا کہ تقریبا تیس سال کے بعد اس کا موقع نصیب ہوا۔ بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ہر عمل کیلئے

Scanned by CamScanner

توفیق الٰہی چاہئے اور وقت کے لمحہ لمحہ پر مقدرات کی مہر لگی ہوئی ہے۔

قرآن حکیم کے علوم و معارف کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔ یہ بحر ناپیدا کنار ہے۔ وہ سمندر ہے جسکی انتہا نہیں جسکی کوئی حد نہیں۔ زیر نظر رسالہ تفسیری تصنیف نہیں۔ نہ یہ دعوی ہے کہ اس میں تمام قرآنی مباحث آگئے، ہزار بار اعتراف کہ بہت کچھ رہ گیا ہے۔ یہ تو حاضرین مسجد بڑی میٹ کیلئے تیار کیا گیا مختصر سا مضمون ہے کہ کچھ تو سمجھ میں آجائے۔ اس کے باوجود ہم علماء اور کتب تفاسیر سے بے نیاز نہیں ہوسکتے...... ہر جگہ وغیرہ وغیرہ نہیں لکھا گیا اور نہ ہی ایسے نقطے...... ہر مقام پر لگائے گئے۔ جبکہ وغیرہ اور نقوط کے استعمال میں بڑی گنجائش رہتی ہے۔ جہاں کہیں آپ یہ دو علامتیں پائیں سمجھئے کہ اور بھی کچھ ہے آپ اس کو ڈھونڈ نکالیئے۔ نیز یہ علامات نہ ہوں تب بھی تلاش کرنے کیلئے بہت کچھ ہے۔ اگر ذرا تکلف ہو تو رکوع بار بار پڑھیئے۔ آیات پر غور کیجئے۔ آیات و خلاصہ میں ربط سمجھ میں آجائے گا اکثر مقامات پر سورت کے رکوعات کی ترتیب ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے ہر دن کے خلاصہ کا ابتدائی حصہ ذہن میں رکھئے اس میں سورت، پارہ جز اور رکوع کی وضاحت ہے۔ اس کو سامنے رکھنے سے کسی قسم کی الجھن پیدا نہیں ہوگی۔ آپ بعض جگہ یہ محسوس کریں گے کہ رکوع کی تعداد کے بعد مزید چند آیات ہیں، لیکن ان کا ذکر نہیں۔ آپ جب آگے بڑھیں گے تو یہ شبہ ختم ہوجائیگا۔ مکمل سورت کا ذکر کرتے وقت ہر جگہ رکوع کی تعداد نہیں بتلائی ہے۔ آپ جب خلاصہ پڑھیں گے تو معلوم ہوجائے گا کہ اس سورت میں کتنے رکوع ہیں۔ اکثر مساجد میں ابتداء میں سوا جز بعد میں ایک پارہ کی ترتیب رہتی ہے اور آخری دو دونوں میں پارۂ عم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یہی معمول مسجد بڑی میٹ میں ہے اسی حساب سے یہ خلاصہ قلم بند کیا

گیا ہے۔ درخواست اور مشورہ ہے کہ حفاظ کرام یا کوئی اور صاحب تراویح سے پہلے یا بعد میں اسکو سنادیں۔ گھروں میں بھی پڑھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا اور دس منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں لگے گا۔ ہاں کبھی دو چار منٹ بڑھ سکتے ہیں جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں کسی قدر وقت کا اضافہ ہوگیا ہے وہ لمحات بڑے ہی قیمتی و مبارک ہیں جو کبھی کتاب الٰہی کے سمجھنے اور سمجھانے میں گزر جائیں۔ اختصار کا بہت زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد 29 ہے۔ سورۃ البقرہ کے آغاز میں حروف مقطعات سے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے طوالت کے اندیشہ سے اس کو دوسری جگہ نہیں دہرایا۔ قرآن حکیم کا انداز بیان داعیانہ ہے، مضامین کی تکرار بڑی معنی خیز ہے۔ بعض مفسرین کرام نے مکرر آیات و مضامین میں بڑے نکتے پیدا کئے ہیں اور ہر جگہ نئے معانی اخذ کئے ہیں۔ یہ خلاصہ رمضان مبارک کی پہلی رات سے ستائیسویں شب میں ختم قرآن کی ترتیب پر تحریر کیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ستائیسویں شب تراویح کے اختتام کی رات ہے۔ یاد رکھیئے تراویح تو رمضان مبارک کا چاند دیکھنے کے بعد سے شوال کا چاند نظر آنے تک پڑھنی ہے اور مرد و عورت دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

مشہور عالم دین ممتاز فقیہ حضرت مولانا قاضی مجاھد الاسلام قاسمی صاحب مدظلہ صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ گزشتہ ماہ مدراس تشریف لائے تھے۔ اس خلاصہ پر ایک نظر ڈالکر حضرت موصوف نے تحسین فرماتے ہوئے مفید مشوروں سے نوازا اور بشکل فتویٰ اپنی رائے عنایت فرمائی وہ شامل اشاعت ہے۔

ابتداء میں سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ معروف مفسر حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب مدظلہ خازن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا ہے۔ اس کام میں دیگر

Scanned by CamScanner

تفاسیر کے ساتھ حضرت موصوف کی تفسیر تشریح القرآن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

خلاصہ تراویح کی موجودہ اشاعت جناب الحاج وس۔ کے۔ سیف الدین صاحب (Gilani Skinwear Exports) کی جانب سے ہے، اللہ تعالی موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے والدین مرحومین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

قرآن حکیم اختصار کل و قادر مطلق کا باوقار بر جلال کلام ہے اور یہ عہد ناتوان کی کوشش ہے کمزور بندے کا کوئی کام بھلا سہو ونسیان سے کیسے مبرا ہو سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی غلطیوں کو معاف فرمائے اور جو بات حق ہے اس پر عمل کی توفیق دے،

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

۱۷ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ جون ۲۰۱۴ء — محمد قاسم انصاری

چنائی

فتوی

[illegible]

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible]

المستفتی [illegible]

[illegible]

۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

17.6.2000

باسمہ تعالی

بخدمت گرامی حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تراویح کا خلاصہ اور تعلیمات قرآنی کا خاکہ، جس کا نمونہ برائے ملاحظہ پیش خدمت ہے۔ متن قرآنی کے بغیر شائع کرنا کیسا ہے؟ بینوا وتوجروا۔

المستفتی

محمد قاسم

چنائی

۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

17-6-2000

Scanned by CamScanner

ترجمہ از تشریح القرآن حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب مدظلہ

الجواب:-
روزانہ تراویح میں پڑھی جانے والی آیات
قرآن کا خلاصہ اردو زبان میں تحریر کیا گیا ہے
آیات قرآنی میں آنے والے مباحث کا
یہ خلاصہ ترجمہ قرآن نہیں بلکہ تلخیص مضامین قرآن ہے
اس کو کتابی صورت میں شائع کرنا مفید ہے۔ اور اس کے
ساتھ اصل متن قرآن کی اشاعت ضروری نہیں
بس بیان خلاصہ میں رکوع اور آیات کا حوالہ
دیدیا جائے۔ فقط مجاہد الاسلام قاسمی
۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ
۱۷ جون ۲۰۰۰ء
نزیل مدراس (تامل ناڈو)

الجواب:-

روزانہ تراویح میں پڑھی جانے والی آیات قرآنی کا خلاصہ اردو زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ آیات قرآنی میں آنے والے مباحث کا یہ خلاصہ ترجمہ قرآن نہیں بلکہ تلخیص مضامین قرآنی ہے۔ اس کو کتابی شکل میں شائع کرنا مفید ہے اور اسکے ساتھ اصل متن قرآن کی اشاعت ضروری نہیں۔ بس بیان خلاصہ میں رکوع و آیات کا حوالہ دیدیا جائے۔ مجاہد الاسلام قاسمی

۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ / ۱۷ جون ۲۰۰۰ء

نزیل مدراس (تامل ناڈو)

Scanned by CamScanner

پہلی تراویح کا خلاصہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَن لَّا نَبِیَّ بَعدَہٗ

محترم حضرات! اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ آج پہلی تراویح ہوئی جس میں سوا جزء پڑھا گیا یعنی سورۃ البقرۃ کے 21 رکوع۔ ترتیب کے اعتبار سے قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت الفاتحہ ہے۔

سورۃ الفاتحہ میں اللہ کی حمد و ثنا ہے اسکی تعریف ہے، دعا ہے استعانت والتجا ہے اور مدد کی درخواست ہے۔ انسان کی سب سے بڑی ضرورت ھدایت ہے اس ھدایت کا سوال انسان ہر نماز میں نہیں بلکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے کرتا ہے۔ اللہ نے بندے کی یہ دعا گویا قبول فرمائی اور اسکے جواب میں ھدایت کا ابلتا ہوا چشمہ قرآن کریم عطا فرمایا۔

سورۃ البقرہ کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اس طرح کے حروف سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد 29 ہے۔ اور انکے معنی اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یعنی یہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ هُدًى ھدایت ہے۔ شروع سے آخر تک رھنمائی سے بھرپور ہے۔ پہلے رکوع میں اس گروہ کا یعنی ایمان والوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے اس قرآن سے رھنمائی حاصل

Scanned by CamScanner

کی پھر ان لوگوں کا ذکر ہے جو قرآن کے منکر ہوئے یعنی کفار کا کہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر ہے اور آنکھوں پر پردہ ہے۔ دوسرے رکوع میں انسانوں کے تیسرے طبقہ کا ذکر ہے یعنی منافقین کا جو زبان سے ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور دل میں کفر ہی چھپائے رہتے ہیں۔ ان کا ظاہر کچھ ہے، باطن کچھ ہے۔ تیسرے رکوع میں دنیائے انسانیت سے خطاب ہے یعنی اشارہ ہے کہ یہ قرآن دنیا کے تمام انسانوں کیلئے آیا ہے۔ توحید کی تعلیم، اللہ کی قدرتوں کا تذکرہ، اعجاز قرآنی، مومنین کیلئے بشارتیں، منکرین کیلئے عذاب کی وعیدیں وغیرہ وغیرہ۔ اور چوتھا رکوع انسانی تاریخ کا سب سے پہلا اور سب سے معتبر صفحہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش، فرشتوں کا سجدہ کرنا، ابلیس کا سجدہ سے انکار، حضرت آدم اور انکی اہلیہ حضرت حوا کا جنت میں داخلہ اور پھر وہاں سے دنیا میں آنا وغیرہ بیان فرمایا ہے۔ پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع تک بنی اسرائیل کا تذکرہ ہے۔ ان کا تذکرہ کرکے اس امت کو سمجھایا جارہا ہے کہ اگلا گرے تو پچھلا ہوشیار ہوجائے۔ اس تاریخ میں اس امت کیلئے بڑی نصیحتیں ہیں اس رکوع میں دین فروشی اور دین کو چھپانے کی مذمت ہے، نماز و زکوٰۃ کا حکم ہے۔ دوسروں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہوئے خود کو بھول جانا یہودیوں کی صفت ہے۔

چھٹے رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات و احسانات کی تفصیل اور انکی شرارتوں کا تذکرہ ہے۔ ساتویں رکوع میں اللہ کی نعمتوں کے ساتھ مذاق اور سرکشی کی انتہا کہ انہوں نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے تیر و تلوار کا نشانہ بنایا تو ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔ آٹھویں رکوع میں اس ذلت سے نکل کر عزت حاصل کرنے کا طریقہ، بنی اسرائیل کے بندر بنائے جانے کا تذکرہ، ایک مالدار کا قتل اور قاتل کا پتہ لگانے کیلئے گائے ذبح

کرنے کا حکم، یہود کی طرف سے ٹال مٹول، نویں رکوع میں ہے کہ یہود نے بمشکل گائے ذبح کی۔ اس گائے کا گوشت مقتول کے جسم سے لگایا تو مقتول زندہ ہوگیا اور اس نے قاتل کا نام بتلادیا۔ انسانی دلوں کی سختی، اللہ کے احکام بدل دینا اور پھر جنت و جہنم کا ذکر ہے۔ دسویں رکوع میں ہے۔ اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کی بندگی نہیں کریں گے، ماں باپ اور قریب کے لوگوں، رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے، نماز و زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے، قتل وغارت گری سے دور رہیں گے۔ مگر وہ اس عہد و پیمان کو پورا نہیں کرسکے، کتاب میں من مانی کرتے رہے جسکے نتیجے میں وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگئے۔

گیارہویں رکوع میں بنی اسرائیل کے عناد و کبر کا تذکرہ کہ پہلے تو یہود کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا انتظار تھا۔ جب وہ تشریف لے آئے تو انکار کا راستہ اختیار کیا۔ آخر کہنے لگے کہ جنت تو خالص ہمارے لئے ہے ان بے ایمانوں سے کہا گیا کہ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرکے بتلاؤ مگر فرمایا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کرسکتے کیونکہ انکے دل میں چور ہے اور یہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ بارھویں رکوع میں یہود کا یہ بیان کہ ہم قرآن کو اسلئے نہیں مانتے کہ نبی پر یہ قرآن لانے والے جبرئیل ہیں اور جبرئیل سے ہماری پرانی دشمنی چلی آرہی ہے۔ اللہ کی طرف سے اسکا تفصیلی جواب یہ دیا گیا کہ یہود آخری نبی اور آخری کتاب پر ایمان لانے کے بجائے سحر و جادو اور چھومنتر کے پیچھے لگ گئے اور شیطان کی چال چلنے لگے۔ ہاروت ماروت کا قصہ۔ تیرھویں رکوع میں یہود کے مشابہ الفاظ کہنے کی ممانعت، ان کا حسد اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ وہ ایمان والوں کو کافر بنانا چاہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ان کی طرح زیادہ پوچھ پاچھ سے رد کا ہے۔ نیک اعمال کی پابندی کرو۔ یہود و نصاریٰ کے اس خیال کا رد ہے کہ انکے علاوہ کوئی جنت میں نہیں جائیگا۔ چودھویں رکوع میں یہود و نصاریٰ کی آپسی دشمنی کا ذکر۔ اللہ کے گھر سے روکنا بڑا ظلم ہے۔ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے۔ اللہ اس عیب سے پاک ہے کہ اسکی اولاد ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ کیلئے تسلی و تشفی پندرھویں رکوع میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی بزرگی اور آزمائشوں کے ذکر کے ساتھ تعمیر حرم کا تذکرہ، معمار حرم کی تعمیر جہاں کیلئے دعائیں۔ آخری نبی محترم صاحب قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کیلئے دعائیں۔

سولھویں رکوع میں ملت ابراھیمی کی پیروی کا حکم، حضرت ابراھیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت و تاکید کرنا کہ تم ملت اسلامی پر قائم رہنا۔ بلا تفریق و امتیاز تمام نبیوں پر، تمام کتابوں پر ایمان لانے کا حکم، ہر شخص کو اپنا کیا ہوا عمل کام آئیگا، دوسروں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔ سترھویں اور اٹھارویں رکوع میں قبلہ کی تبدیلی کا حکم، امت محمدیہ تمام امتوں میں امت وسط ہے، اعتدال اسکی صفت ہے، اور تمام امتوں پر گواہ ہونا اس کی خاص فضیلت ہے قبلہ کی تبدیلی کا حکم اور اس کی حکمتیں اور مصلحتیں کہ اے مسلمانو! اب تمہارا رخ مکہ مکرمہ کی مسجد حرام کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ تمہارا مرکز کعبہ مشرفہ ہے۔ ذکر و شکر کے ساتھ انیسویں رکوع میں صبر و ثابت قدمی کا حکم، جو لوگ اللہ کے راستہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ مردہ نہیں زندہ ہیں لیکن تم انکی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے۔ تمہاری آزمائش مختلف چیزوں سے ہوتی رہے گی بس صبر کرنے والے اسکی عنایتوں کے حقدار

ہیں اور وہی ھدایت یافتہ ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم، سچائی کو چھپانے والے ملعون و مردود ہیں معبود برحق تو صرف اللہ کی ذات ہے۔ بیسویں رکوع میں توحید کے دلائل، ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں، بت پرستوں اور مشرکوں کیلئے دردناک عذاب ہے، اکیسویں رکوع میں فرمایا کہ حلال و پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اللہ کا شکر ادا کرو، اسی کی بندگی کرو، شیطان کے پیچھے مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ حرام سے بچو، بالخصوص غیر اللہ کے نام کی چیزیں، مردار خون اور سود۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو کسی طرح پاک نہیں ہو سکتیں۔ اور آج کی تراویح کی آخری آیت میں فرمایا کہ اللہ نے یہ کتاب حق کی بنیاد پر اتاری ہے۔ جن لوگوں نے اس کتاب کے بارے میں اختلاف کیا وہ گمراہی و ضلالت اور مخالفت میں بہت دور چلے گئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Scanned by CamScanner

دوسری تراویح کا خلاصہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

محترم حضرات! آج الحمد للہ دوسری تراویح ہوئی۔ ڈھائی جزء ہو گیا۔ سورۃ البقرہ کے آخری ۱۰ رکوع اور سورۃ آل عمران کے ابتدائی دو رکوع پڑھے گئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع کی پہلی آیت میں نیکی کا جامع تصور پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنا رخ عبادت کے وقت مشرق و مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصل نیکی یہ ہے اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لاؤ آخرت پر۔ فرشتوں پر۔ آسمانی کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتے داروں پر۔ یتیموں پر۔ مسکینوں پر۔ مسافروں پر۔ سائلوں پر خرچ کرنا اور قرضداروں اور قیدی کو چھڑانا نیکی ہے۔ نماز کی پابندی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اور وعدہ پورا کرنا نیکی ہے۔ اور ہر قسم کے حالات کا صبر و ہمت کے ساتھ مقابلہ کرنا نیکی ہے۔ جن لوگوں میں یہ خوبیاں ہیں وہی ایمان کے دعوی میں سچے ہیں اور وہی پرہیزگار ہیں اس رکوع میں قصاص کا حکم اور وصیت کا بیان

ہے۔ دوسرے رکوع میں روزے کی فرضیت، نزول قرآن کا تذکرہ، روزے سے متعلق احکامات و مسائل، اعتکاف کے آداب اور کسی کا مال ناحق طریقہ سے کھانے اور رشوت کی ممانعت ہے۔ تیسرے رکوع میں قمری مہینے و رویت ہلال زمانہ جاہلیت کی بعض رسموں کی اصلاح، جہاد و قتال کا حکم اور حج و عمرے کا بیان ہے۔ چوتھے رکوع میں حج کے مہینے، حج کے دیگر احکام و مسائل، ذکر کی تاکید دعا کرنے والوں کی قسمیں، اسلام میں مکمل داخلہ کا حکم، شیطان سے بچنے کی تاکید وغیرہ کا ذکر ہے۔ پانچویں رکوع میں یہود کی بے دینی، نعمتوں کی ناشکری، ان پر سخت عذاب و سزا کا حکم، آزمائش کا ذکر، مال کہاں خرچ کیا جائے، جہاد و قتال کی فرضیت، چھٹے رکوع میں حرمت والے مہینوں کا تذکرہ، ان میں لڑائی کی ممانعت، مرتد کی سزا، ہجرت و جہاد کی فضیلت، شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی طرف اشارہ، یتیموں کے ساتھ بہتر سلوک کرو اور مشرکین سے رشتہ ازدواج کی حرمت و ممانعت، ساتویں رکوع میں فرمایا حیض کے دنوں میں بیویوں سے صحبت مت کرو، میاں بیوی کے تعلقات، بات بات پر قسم مت کھاؤ، بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لینے کا حکم، طلاق شدہ عورتوں کے مسائل، اور انکی عدت کی مدت۔

آٹھویں رکوع میں پھر طلاق کا بیان، خلع کا حکم، اور انکے احکامات و مسائل، طلاق شدہ عورتوں کو تکلیف دینے کی ممانعت، نویں رکوع میں فرمایا کہ طلاق شدہ عورتوں کو عدت گزرنے کے بعد نکاح سے مت روکو، رضاعت یعنی بچوں کو دودھ پلانے کے احکام، شوہر کے انتقال پر عورت کی عدت کا بیان، عدت کے زمانہ میں عورت سے نکاح کا ذکر کرنے کی ممانعت، دسویں رکوع میں طلاق شدہ عورتوں کے مہر اور نان نفقہ کے احکامات و مسائل کا بیان، نماز کی

پابندی کا حکم اور بیوہ و مطلقہ عورتوں کے مسائل کا ذکر ہے۔ گیارھویں رکوع میں بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک واقعہ ہے جس سے سفر ہجرت میں رہنمائی ملتی ہے۔ اللہ کے راستہ میں جان و مال لگانے کی ترغیب اور طالوت کا تذکرہ، بارھویں رکوع میں طالوت و جالوت کا واقعہ اور یہ بتلایا کہ اللہ رب العزت ایمان والوں کو تعداد میں کم ہونے کے باوجود کافروں پر غلبہ عطا فرماتا ہے، اقتدار کی تبدیلی میں اسکی بڑی حکمت ہوتی ہے۔ دوسرے پارے کی آخری آیت میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا تذکرہ۔

تیسرا پارہ شروع ہوتا ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے مگر ہم کو حکم یہ ہے کہ ہم بلا تفریق و امتیاز سب نبیوں پر ایمان رکھیں۔ تیرھویں رکوع میں آیت الکرسی ہے، آیت الکرسی قرآن کریم کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت ہے، اس آیت کے ایک ایک جملہ اور ہر ہر لفظ سے اللہ کی وحدانیت و یکتائی اور اس کی عظمت و قدرت کا اعلان ہوتا ہے۔ اسلام میں جبر و اکراہ اور زبردستی نہیں ہے۔ چودھویں رکوع میں اس موضوع پر حضرت ابراھیم علیہ السلام کا وقت کے بادشاہ سے مناظرہ جس میں وہ لاجواب ہو جاتا ہے۔ قرآن توحید، رسالت اور آخرت کو مختلف انداز سے پیش کرتا ہے۔ اللہ نے حضرت عزیرؑ اور حضرت ابراھیمؑ کا ذکر کرکے عملی و ظاھری مثال دیکر سمجھایا کہ وہ آخرت میں انسانوں کو کس طرح زندہ کریگا اسکے لئے کوئی مشکل نہیں وہ قادر مطلق اور مختار کل ہے۔ پندرھویں رکوع میں فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرو، صدقہ و خیرات کی فضیلت اور اسکی قبولیت کے شرائط، احسان جتانے کی مذمت اور یہ بتلایا کہ کس کا صدقہ اللہ کے ہاں مقبول ہے اور

کس کا صدقہ رد کر دیا جاتا ہے۔ سولھویں رکوع میں پھر فرمایا کہ اللہ کے نام کی نسبت پر تم مال خرچ کرو، زمینی پیداوار میں سے بھی دو اور اچھی چیز اللہ کے نام پر دو۔ صدقہ و خیرات سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ مال بڑھتا ہے، شیطان تم کو فقر سے ڈراتا ہے کہ صدقہ سے مال کم ہو جائیگا اور اللہ تم کو معاف فرمانے کا اور نوازنے کا وعدہ کرتا ہے۔ مصارف خیر کیا ہیں۔ ان کا اور دوسری چیزوں کا بیان سترھویں رکوع میں پھر فرمایا، اللہ کے نام پر اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں کا آخرت میں بڑا اونچا مقام و مرتبہ ہے، وہ خوش نصیب بڑے خوش و خرم رھیں گے۔ سود میں بظاہر مال بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ سود کو مٹا دیگا، سود و تجارت کا فرق، اللہ نے تجارت حلال قرار دی ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے، سود میں مبتلا اللہ کے دشمن ہیں، اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ان کیلئے جنگ کا اعلان ہے۔ قرضدار اگر تکلیف میں ہے تو اسکو مہلت دینے کا حکم ہے اور قرض معاف کرنے کی فضیلت ہے اور آخرت کا خوف کرو اس دن سب معلوم ہو جائیگا۔ اٹھارویں رکوع میں فرمایا معاملہ داری کیسے کرو، قرض اور ادھار کا معاملہ ہے تو اسے لکھو، اس پر گواہی قائم کرو، سچی گواہی دینے کا حکم، جھوٹی گواہی کی ممانعت، امانت کی حفاظت کرو، رھن اور اڑمانم کے احکامات۔ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع دعاؤں پر ختم ہوتا ہے۔ اللہ کی عظمت و کبریائی، تمام نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے اللہ کسی انسان کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو جیسا کریگا ویسا پائیگا، اہل ایمان کی التجا، بھول چوک پر معافی کی درخواست، فتح و کامیابی اور آخرت میں بخشش کی دعائیں شامل ہیں!

سورۂ آل عمران کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ قرآن اور توریت و انجیل

Scanned by CamScanner

تیسری تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج تیسری تراویح ہوئی جسمیں سوا جزء پڑھا گیا۔ آج پونے چار جزء ہوگئے سورۃ آل عمران کے اٹھارہ رکوع پڑھے گئے۔ حضرت عمران بنی اسرائیل کے بڑے بزرگ اور مسجد اقصیٰ کے امام تھے۔ وہ حضرت مریم کے والد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا تھے۔ آج کے پہلے رکوع میں ان اہل کتاب کی مذمت ہے جو برائیوں میں مبتلا تھے حتیٰ کہ نبیوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے تھے۔ پھر یہ بات کہی گئی کہ سچا دین صرف اسلام ہے، حکمرانی صرف اللہ کی ہے، کہو اے اللہ! تو ہی سارے ملک کا مالک ہے تو جسے چاہے ملک و حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کردے، ہر قسم کی خیر اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور ہر چیز تیرے قابو میں ہے۔ اللہ کا خوف کرو مخلوق سے مت ڈرو، غیروں کو دوست مت بناؤ۔ جو جیسا کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔

سب اللہ کی نازل کردہ کتابیں ہیں۔ کائنات کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے وہ ماں کے پیٹ میں جسطرح چاہتا ہے صورت بنادیتا ہے۔ اللہ نے اس کتاب میں دو طرح کی آیتیں نازل کی ہیں، بعض آیات ہیں جن کا مطلب ظاہر ہے، مراد معلوم ہے اور بعض آیات ہیں کہ انکی اصل حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ انکی کھوج میں جانے کی ممانعت ہے۔ اہل ایمان تو اعلان کرتے ہیں کہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ھدایت ملنے کے بعد ہمیں گمراہ نہ ہوجائیں اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوجائے، دوسرے رکوع میں فرمایا کہ کافروں کا ظاہری ٹیپ ٹاپ، انکی اولاد اور مال و دولت عذاب الٰہی سے بچانے میں ذرا بھی کام نہیں آئیگا۔ ایسے لوگوں کیلئے سخت ترین عذاب ہے، اہل ایمان اور تقویٰ و پرھیزگاری کے راستہ پر چلنے والے کامیاب ہونگے۔ بدر کی مثال پر غور کرو، اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے جو شروع سے چلا آرہا ہے مگر پچھلے لوگوں نے آپس کے اختلاف کی وجہ سے اسکی حقیقت گم کردی تھی اب اسی دین اسلام کی پیروی کرنی ہے اور اسی کو دوسروں تک پہنچانے کا حکم ہے۔ اس طرح آج کی تراویح کا خلاصہ مکمل ہوا۔ اللہ رب العزت ہم کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Scanned by CamScanner

دوسرے رکوع میں فرمایا رسول کریم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو یہی اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔ حضرت آدم، حضرت نوح، اولاد ابراہیم اور والد عمران کی فضیلت پھر حضرت مریم کی پیدائش و پرورش اور بے موسم ان کے پاس پھل دیکھ کر حضرت زکریا کا بے موسم اولاد طلب کرنا حضرت یحییٰ کی پیدائش۔ تیسرے رکوع میں پھر حضرت مریم علیہا السلام کے کمالات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ اور معجزات کا بیان۔ چوتھے رکوع میں حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھانا اور انکے دیگر کمالات۔ کافروں کیلئے دنیا و آخرت میں سخت عذاب کی وعید اور فرمایا اللہ کے نزدیک آدم و عیسیٰ کی مثال ایک ہی ہے۔ انکی تخلیق میں نہ آدم شریک ہیں اور نہ عیسیٰ کی کوئی حصہ داری ہے۔ مباہلہ کا تذکرہ۔ پانچویں رکوع میں فرمایا اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ قرآن سب کو توحید کی تعلیم دیتا ہے اور ایک اللہ کی بندگی کی طرف بلاتا ہے۔ سارے مذہب والے ابراہیم علیہ السلام کا نام لیتے ہیں اور ان سے رشتے جوڑتے ہیں۔ اس رکوع میں بتایا کہ انکی زندگی کیا تھی اور وہ کن خوبیوں کے حامل تھے ان سے صحیح نسبت پیغمبر آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور اس آخری امت کو ان سے تعلق ہے۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سے رشتے جوڑتے ہیں اور انکی بد عنوانیاں۔ چھٹے رکوع میں پھر اہل کتاب کے مکر و فریب کا بیان گویا مسلمانوں کو سمجھایا جارہا ہے کہ ان سے تو ہوشیار رہیں اور انکے مکر و فریب میں نہ آئیں۔

ساتویں رکوع میں نبیوں کے عہد و میثاق کا ذکر کیا اور تمام نبیوں پر بلا تفریق و تمیز ایمان لانے کی بات کہی گئی ہے۔ اللہ کے نزدیک اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقہ قابل قبول نہیں۔ آخرت میں صرف ایمان اور نیک عمل

قبول ہوگا۔ انسان کے پاس وہاں کچھ نہیں رہیگا اگر وہ دنیا کی ساری دولتیں دیکر عذاب سے بچنا چاہے گا تب بھی اسکو چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ چوتھا پارہ رکوع شروع ہوتا ہے۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ نیکی اسوقت حاصل ہوگی جب تم اپنی محبوب و پسندیدہ چیز خرچ کروگے۔ نیکیوں کا مرکز حرم کا تذکرہ۔ روئے زمین پر سب سے پہلا گھر کعبہ مشرفہ۔ حج کی فرضیت کا اعلان۔ اہل کتاب کو تنبیہ کے ساتھ مسلمانوں کو تاکید کہ انکی باتوں میں نہ آؤ۔ نویں رکوع میں فرمایا اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور زندگی کے آخری لمحہ تک اسلام پر قائم رہو۔ اللہ کی رسی قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ آپس کے اختلاف سے بچو اور اللہ کے انعامات کو نہ بھولو، دعوت الی اللہ کا عمل جاری رکھو۔ دسویں رکوع میں فرمایا یہ بہترین امت ہے اور اس کا امتیاز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ اللہ نے خیر اور بھلائی کا تاج اس امت کے سر پر رکھدیا اور یہود و نصاریٰ سے وہ اعزاز چھین لیا۔ ان میں بڑے شریر لوگ ہیں لیکن سب برابر نہیں ہیں۔ ان کو اپنا دوست راز دار مت بناؤ۔ ان کے دلوں میں تمہاری دشمنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے، تمہاری کامیابی سے انکو تکلیف ہوتی ہے اور تمہاری تکلیفوں پر وہ خوش ہوتے ہیں اگر تم صبر و پرہیز گاری کا دامن تھامے رہے تو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ گیارھویں رکوع سے آگے پانچ رکوع تک جنگ احد کی تفصیلات ہیں۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بدر سے زیادہ تھی۔ اللہ نے ہر طرح مدد کا وعدہ کیا تھا اور ابتدا میں مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا مگر نبی کی ایک بات نہ ماننے کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ ہار میں بدل گئی۔ ستر صحابہ شہید ہوگئے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم آئے۔

بارھویں رکوع میں سود نہ کھانے کا حکم، رسول کی اطاعت کی تاکید، اھل ایمان کی صفات، مایوس مت ہو، حالات میں الٹ پھیر ہوتا رہتا ہے وغیرہ وغیرہ... جنگ احد میں شیطان نے یہ اڑا دیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے۔ تیرھویں رکوع میں فرمایا سدا رھنے والی ذات صرف اللہ کی ہے اور ہرانسان کی موت کا وقت مقرر ہے جو جیسا کرے گا ویسا ہی صلہ پائے گا۔ چودھویں رکوع میں فرمایا یہ حالات اس لئے پیش آئے کہ مومنوں اور منافقوں میں امتیاز ہوجائے۔ جنگ احد کی مزید تفصیلات، پندرھویں رکوع میں واقعات احد کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حضرات سے درگزری کا حکم جنہوں نے مورچہ چھوڑ دیا تھا نبی کی بعثت اللہ کا احسان عظیم ہے اور اللہ اس نبی کے ذریعہ اپنے نور کو مکمل کر کے رھیگا منافقوں نے شہداء پر طنز کیا تھا ان سے کہا جارہا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو دفع کر کے بتاؤ حق زندہ ہے تو حق پر جان دینے والے کیسے مٹ سکتے ہیں۔ مگر تم انکی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے وہ اپنے رب کے ہاں خوش وخرم ہیں۔ سولھویں رکوع میں ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو جنگ احد میں چوٹ کھانے کے بعد پھر اللہ کے دین کے لئے کھڑے ہوگئے، اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے، منکرین اللہ کی طرف سے ملی ہوئی ڈھیل کو اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں، بخل کی مذمت، کنجوسی مت کرو، یہ ان کیلئے بہتر نہیں ہے۔ زمین وآسمان اور ہر چیز کا وارث تو اللہ ہے۔

سترھویں رکوع میں فرمایا ان یہودیوں کیلئے دردناک عذاب ہے جو اپنی دولت پر فخر کرتے ہیں۔ دنیا کی تمام زندگی دھوکہ کی پونجی ہے، موت برحق ہے اور ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اھل کتاب سے اللہ نے وعدہ لیا تھا کہ وہ حق کو لوگوں کے سامنے بیان کریں گے مگر دنیاوی فائدوں کی خاطر انہوں

نے سچائی کو چھپا دیا اور اس میں رد وبدل کردیا۔ آسمان وزمین کی بادشاہی صرف اللہ کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اٹھارویں رکوع میں فرمایا یہ دن رات چاند سورج زمین آسمان سب اللہ کی قدرت کا نشان ہیں۔ اہل عقل قدرت کی ان نشانیوں میں غور وفکر کرتے ہیں تو ان پر معرفت کردگار کا دفتر کھل جاتا ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا پروردگار تو نے یہ سب کچھ بیکار نہیں پیدا کیا بس تو ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔ سورۃ البقرہ کی طرح اس سورت کے آخری رکوع میں بھی دعائیں ہیں۔ اللہ نے ایمان والوں کی ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے فرمایا میں کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اسکو اسکے عمل کا ضرور بدلہ ملیگا۔ کافروں کی ظاہری شان وشوکت اور دنیا میں انکی مٹرگشتی سے دھوکہ مت کھاؤ، اچھا انجام پرھیزگاروں کا ہے۔ اور آخری آیت کا خلاصہ ہے، اے ایمان والو! صبر کرو، دین پر جمے رہو، مشقتیں اٹھاؤ، نفس کی مخالفت پر کمربستہ رہو، برداشت کرو، دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمت نہ ہارو، تیار رہو، سرحدوں کی حفاظت کرو، اپنے رب کی چوکھٹ نہ چھوڑو دنیا وآخرت میں تم ہی کامیاب ہوگے......

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

چوتھی تراویح کا خلاصہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَن لَّانَبِیَّ بَعدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج چوتھی تراویح ہوئی، سورۃ النساء کے 20 رکوع تلاوت کئے گئے اور مزید چند آیات کے ساتھ سوا جز کے حساب سے آج پانچ پارے ہوگئے۔

سورۃ النساء کی پہلی آیت ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ اے انسانو ڈرو اپنے رب سے جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا۔ تمام مرد اور عورتیں ایک ہی آدم و حوا کی اولاد ہیں۔ پہلے رکوع میں اللہ نے بتلایا کہ انسانی نسل کی ابتدا کس طرح ہوئی، سورت کا نام "النساء" ہے یعنی عورتیں۔ انسانی طبقات میں عورتیں اور یتیم بڑے مظلوم تھے انکے ساتھ بہتر سلوک کی تاکید و تعلیم ہے۔ دوسرے رکوع میں وراثت کے احکام ہیں کہ کس کو کتنا حصہ ملیگا۔ جو اللہ کے احکام توڑے گا اسے دردناک عذاب اور جو اللہ اور اسکے رسول کے حکم پر چلے گا اس کیلئے ہمیشہ کی راحتیں ہیں۔

تیسرے رکوع میں فرمایا عورتوں کی تادیب و تربیت کس طرح کرو، بدکاروں کا حکم اور یہ بتلایا کہ توبہ کی کیں حد تک قبولیت ہے، آداب معاشرت، بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم، چوتھے رکوع میں ان عورتوں کا مفصل تذکرہ ہے جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے اور ان عورتوں کا ذکر ہے

جن سے نکاح حلال ہے۔ ساتھ ہی مہر کی تفصیل بھی ہے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا دیکھو اللہ نے تمہارے لئے احکامات بیان کردیئے ہیں۔ ناحق کسی کا مال ہڑپ مت کرو، حرص اور لالچ سے بچو، کبیرہ گناہوں سے دور رہو، مرد ہو یا عورت ہر ایک کو اسکے عمل کا پورا حصہ ملیگا، وراثت کا ثبوت اور اسکی مزید تاکید، چھٹے رکوع میں فرمایا اللہ نے مرد کو ایک درجہ فضیلت دی ہے، نیک عورتوں کی صفات، میاں بیوی اپنے مسائل کس طرح حل کریں، والدین، رشتے دار، قریب و دور کے پڑوسی، دوست، ساتھی اور تمام حاجت مندوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ بڑائی ہانکنے والے اللہ کو ناپسند ہیں، ریاکار و بخیل ذلت کے عذاب میں مبتلا ہونگے، اللہ کے ہاں ذرہ برابر کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی۔

ساتویں رکوع میں فرمایا نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، تیمم کے احکام، یہود کی بے ہودگی انکی گمراہیاں اور اللہ کے احکام میں تبدیلی و تحریف جس کی سزا میں چہروں کا مسخ ہوجانا وغیرہ اور فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کبھی معاف نہیں کئے جائیں گے۔ شرک ناقابل معافی جرم ہے، یہود جھوٹ بولتے ہیں اور خود کو پارسا بتلاتے ہیں۔ اللہ زیادہ جانتا ہے کہ کون کتنا پارسا ہے اور وہ جسکو یہ دولت عطا فرمادے اصل تو یہ ہے، آٹھویں رکوع میں پھر یہود کی شرارت و خباثت کا تذکرہ وہ ملعون ہیں اللہ کی رحمت سے دور ہیں، انکو اللہ کی عطا پر دوسروں سے حسد ہے، جلن ہے۔ اولاد ابراھیم کی فضیلت کا اعلان، نافرمان عذاب میں گرفتار ہونگے اور فرمانبرداروں پر انعامات الٰہی کی بارش ہوگی، امانتوں کی حفاظت کرو، خیانت سے بچو، انصاف سے فیصلہ کرو اور اھل ایمان اللہ، اسکے رسول اور صاحب امر کی اطاعت کریں، نویں رکوع

Scanned by CamScanner

میں فرمایا منافقوں کو جب حق کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ منہ بناتے ہیں۔ وہ اپنے فیصلے طاغوت سے کرانا چاہتے ہیں۔ انکے مکرو فریب کا ذکر۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اپنے جھگڑوں میں رسول کو حاکم مانو تب ایمان مکمل ہو گا۔ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنے والے انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ ہونگے۔ انکی رفاقت بڑی نعمت ہے۔ دسویں رکوع میں فرمایا۔ اے ایمان والو اپنے بچاؤ کا انتظام کرو اور ممکنہ تیاری رکھو، جو شخص اللہ کے راستہ میں لڑے چاہے وہ غالب آئے یا مارا جائے اس کا اجرو ثواب محفوظ ہے۔ بے بسوں اور بیکسوں کی خاطر لڑنا ضروری ہے۔ گیارہویں رکوع میں جہاد و قتال کی فرضیت اور فرمایا موت کسی سے ٹلنے والی نہیں ہے چاہے انسان اپنے آپ کو محفوظ قلعوں میں بند کرلے، ہر قسم کے حالات چاہے تکلیف ہو یا راحت سب اللہ کی طرف سے ہیں۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے حقیقت میں اللہ کی اطاعت کی، اس قرآن میں غور و فکر کرو اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بڑا اختلاف پاتے، خبروں کی تحقیق کرو اور افواہوں پر یقین مت کرو۔ اچھی سفارش کرنے والا ثواب میں حصہ دار ہے اور غلط سفارش کرنے والا اسکے وبال میں شریک ہے، سلام کا جواب بہتر طریقہ پر دو یا کم از کم اسی طرح وعدۂ آخرت یقینی ہے۔ بارہویں رکوع میں فرمایا منافقین کے بارے میں دو طرفہ رویہ چھوڑو ہدایت و گمراہی سب اللہ کے قبضہ و اختیار میں ہے، منافقوں کی سازشوں کا بیان، غیروں کو دوست مت بناؤ اگر وہ صلح کریں تو تم بھی ان سے صلح کرلو اور شرائط کی پابندی کرو اور اگر وہ معاہدہ توڑ دیں تو تم کو جوابی کارروائی کی اجازت ہے۔

تیرھویں رکوع میں بھول سے قتل اور دانستہ قتل، سزا اور دیت وغیرہ

کے احکام ہیں۔ کسی مومن کے ناحق دانستہ قتل کی سزا ہمیشہ کی جہنم ہے۔ اس سلسلہ میں زمانۂ رسالت کا ایک واقعہ۔ بلاعذر گھروں میں بیٹھنے والے اور اللہ کے راستہ میں لڑنے والے برابر نہیں ہوسکتے۔ ان کے درجے بلند ہیں، چودھویں رکوع میں فرمایا جو اللہ کیلئے ھجرت کریگا اللہ اسے اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ مہاجر کا اجر ہر حال میں محفوظ ہے۔ ہجرت کی فضیلت کا بیان۔ پندرھویں رکوع میں فرمایا سفر میں نماز قصر کرو، خوف و خطرات اور دشمن سے مقابلہ کے وقت نماز کس طرح ادا کی جائے گی، نماز مؤمنین پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے، ہمت سے کام لو، سولھویں رکوع میں فرمایا اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور دغا بازوں کا ساتھ مت دو اور ان لوگوں کی مذمت ہے جو انسانوں سے ڈرتے ہیں مگر اللہ سے نہیں ڈرتے، حالانکہ وہ ہر وقت انکے ساتھ ہے۔ ایسے لوگوں کا کیا کرایا انکے سامنے آجائیگا اور اگر وہ توبہ کرلیں گے تو اللہ انکو معاف کردیگا

سترھویں رکوع میں فرمایا اے نبی! اگر آپ پر اللہ کی رحمت اور اس کا فضل نہ ہوتا تو بے ایمانوں کی ایک ٹولی نے آپ کو غلط فہمی میں ڈالنے کی ترکیب بنالی تھی، مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ نے آپ کو کتاب و حکمت سے نوازا ہے اور اسکی خاص نگاہ کرم آپ پر ہے۔ صدقہ، نیکی کا حکم اور اصلاح معاشرہ کے علاوہ دوسرے خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہے۔ جس نے رسول کی مخالفت کی اور ایمان والوں کا راستہ چھوڑ کر چلا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اٹھارھویں رکوع میں فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کریگا اسکے لئے بخشش کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ کے وعدوں پر یقین رکھو، شیطان کے دھوکے میں مت آؤ، شیطان کے سنگی ساتھی جھوٹی امیدوں کے سہارے جیتے

Scanned by CamScanner

ہیں۔ اہل ایمان کو ہمیشہ کی کامیابی ملے گی۔ کوئی بھی مرد ہو یا عورت اسکی زندگی میں ایمان و عمل صالح ہے تو وہ آخرت میں کامیاب ہے اور اس کا نمونہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زندگی ہے۔ کوئی اللہ کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ انیسویں رکوع میں پھر عورتوں اور یتیم لڑکیوں کے نکاح کے احکامات ہیں۔ ازدواجی زندگی میں صلح صفائی کا بیان اور صلح میں خیر ہے۔ عورتوں کے ساتھ عدل وانصاف کی تاکید اور دوسرے معاشرتی مسائل ذکر کیے ہیں، نیکی کی بنیاد اللہ کا خوف ہے، اسی کا حکم پہلے والے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا اللہ کے احکامات کی پابندی کرو اللہ کیلئے کیا مشکل کہ وہ تم کو ہٹا کر دوسروں کو لے آئے وہ ہر طرح قادر ہے اور سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ بیسویں رکوع میں فرمایا ہر حال میں سچی گواہی دو، انصاف کرو، انصاف کرنے میں کسی کا پاس ولحاظ نہ کرو، خواہش کے پیچھے مت چلو، ایمان پر قائم رہو۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے، ان کی ہرگز مغفرت نہیں ہوگی۔ منافقین کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایسوں سے دلی تعلق مت رکھو، عزت کے خزانے اللہ کے پاس ہیں، آیات الٰہی کا انکار اور مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مت بیٹھو، وہ منافقین تو تمہاری تاک میں رہتے ہیں مگر ایسے بے ایمانوں کو ہمیشہ کا غلبہ ملنے والا نہیں ہے، اس پارے کی آخری آیتوں میں فرمایا منافق بڑے دھوکہ باز ہیں، دغا باز ہیں، انکی نماز اور عبادت سب دکھاوے کے لئے ہے، وہ بے یقینی کا شکار ہیں ان سے دوستی مت رکھو ورنہ تم نقصان اٹھاؤ گے، منافق کیلئے جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہے مگر ہاں توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اللہ تم کو عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ، اور اللہ تو بڑا قدرداں اور سب کچھ جانتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

پانچویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج پانچویں تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے آج سوا چھ جزء ہوگئے "لا یحب اللہ" کے چار رکوع اور سورۃ المائدہ پوری پڑھی گئی۔

لایحب اللّٰہ کے شروع میں فرمایا اگر کسی شخص میں کوئی برائی ہے تو اسکو مشہور مت کرو، ہاں مظلوم کو اجازت ہے کہ اپنے ساتھ ہونے والا ظلم بیان کرے۔ عفو ودرگزری کی صفت پیدا کرو جو لوگ اللہ کے رسولوں میں فرق کرتے ہیں۔ بعض کو مانا اور بعض کا انکار کیا وہ کافر ہیں ہاں جو رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے وہی مومن اور اجر عظیم کے مستحق ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا اے نبی آپ سے یہود کا یہ مطالبہ ہے کہ آسمان سے لکھی لکھائی کتاب اتار لاؤ انہوں نے تو حضرت موسیٰ سے اس سے بھی بہت بڑے بڑے مطالبات کئے تھے، یہود کی خباثتوں، شرارتوں اور انکی بدعہدی کا ذکر، انکا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کردیا وہ نہ تو حضرت عیسیٰ کو قتل کرسکے اور نہ سولی پر چڑھا سکے بلکہ اللہ نے انکو اپنی طرف

Scanned by CamScanner

اٹھالیا وہ آخر زمانہ میں آئیں گے اور تمام اھل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ یہود کی سرکشی کی وجہ سے ان پر احکامات سخت کردیے گئے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اے نبی جس طرح پچھلے نبیوں پر وحی بھیجی اسی طرح آپ پر وحی بھیجی۔ بہت سے نبیوں کے واقعات آپ سے بیان کیے اور بہت سے نبیوں کے قصے ذکر نہیں کیے۔ رسولوں کا سلسلہ اس لئے قائم رہا کہ آخرت میں کوئی عذر نہ کرسکے۔ اے انسانو! اس آخری رسول پر ایمان لاؤ، دین میں غلو مت کرو اور حق بات کہو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول ہیں، اللہ یکہ و تنہا ہے اسکی الوھیت میں کوئی شریک نہیں، وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ چوتھے رکوع میں فرمایا مسیح ابن مریم اور فرشتے سب اس کے بندے ہیں، اللہ کی بندگی کرنا اور اسکے حکموں کو بجالانا سب سے بڑی عزت و شرافت ہے اور جو اسکی بندگی سے منہ پھیر یگا وہ سزا پائیگا۔ جس نے قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا وہ کامیاب ہوگا اور آخری آیت میں اس شخص کی میراث کا حکم ہے جس کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد ہو۔

سورۃ المائدۃ میں 16 رکوع ہیں، پہلے رکوع میں عہد و وعدہ پورا کرنے کا حکم ہے وہ وعدہ اللہ سے ہو یا بندوں سے کیا ہو اسکو پورا کرو۔ نیک کاموں میں مدد کرو، حلال جانوروں کا ذکر، حرام چیزوں کی تفصیل، شکار کے بعض احکام اس بات کی بشارت کہ دین مکمل ہوگیا اور اللہ نے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا، اھل کتاب کے ذبیحہ کا حکم اور ان سے تعلقات کی حیثیت، دوسرے رکوع میں وضو، طہارت کے احکام، تیمم کے مسائل، عدل و انصاف کرنے کا حکم اور اہل ایمان کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے، تیسرے رکوع میں فرمایا ہم نے بنی اسرائیل سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور دوسری نیکیاں انجام دینے کا عہد لیا تھا

مگر انہوں نے اسکی پابندی نہیں کی، اللہ کے کلام میں تحریف، عہد شکنی، دھوکہ اور دغا بازی ان کا شیوہ ہے۔ نصاریٰ بھی انکے راستہ پر ہیں، بس قرآن صحیح راہ دکھاتا ہے اور اندھیروں میں روشن چراغ ہے۔ اہل کتاب کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اسکے چہیتے ہیں۔ چوتھے رکوع میں انعامات الٰہی اور انکے مقابلہ میں یہود کی سرکشی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور اللہ کی طرف سے تسلی، پانچویں رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل و قابیل کا قصہ، روئے زمین پر سب سے پہلا قتل اور اس واقعہ میں عبرت و نصیحت کے سامان اور بعد کے احکامات اور فساد و قتل پر اللہ کی طرف سے سزا کا بیان، چھٹے رکوع میں فرمایا اللہ کا قرب تلاش کرو، جہاد کی ترغیب، قیامت کے دن اگر کافر روئے زمین کی ساری دولتیں دیکر عذاب سے بچنا چاہیں تو نہیں بچ سکتے، چوری کی سزا، یہود کی شرارتوں کا بیان، انصاف کا حکم کیونکہ انصاف کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں۔ ساتویں رکوع میں فرمایا تورات کی حفاظت کی ذمہ داری علماء یہود کے سپرد تھی، قصاص اور بدلہ لینے کے احکامات، تورات و انجیل اللہ کی نازل کردہ کتابیں ہیں اور آخری کتاب قرآن کریم ہے، بس اس کے مطابق چلو، خواہشات کے پیچھے مت پڑو، اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ کرو جو ایسا نہ کریں وہ کافر و ظالم اور نافرمان ہیں۔

آٹھویں رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں جو ان سے دوستی کریگا اس کا شمار ان ہی میں ہوگا، جو دین سے پھر جائیگا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اللہ دوسری قوم کو کھڑا کردے گا مسلمان کا تعلق تو اللہ اور اسکے رسول سے ہونا چاہئے۔ جو اللہ رسول اور مؤمنین سے تعلق رکھے اسکو کوئی مغلوب نہیں کرسکتا۔ نویں رکوع میں

Scanned by CamScanner

فرمایا اے ایمان والو! ان لوگوں کو بھی دوست مت بناؤ جو دین کا مذاق اڑاتے ہیں، نماز کا مذاق بناتے ہیں، یہود کی خباثت، گستاخانہ باتوں کا ذکر، ان پر اللہ کا عذاب اور تورات و انجیل کے احکامات کی طرف دعوت ہے۔ دسویں رکوع میں فرمایا اے نبی! اللہ نے جو احکامات اتارے ہیں وہ آپ بندوں تک پہنچا دیجیے، دیگر قوموں کو ایمان کی دعوت اور انکے ہاتھوں پچھلے نبیوں کو پہنچی تکالیف کا ذکر، مشرک پر جنت حرام ہے، مسیح ابن مریم ایک رسول ہیں وہ بیٹے نہیں، وہ اور ان کی ماں صدیقہ مریم دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دین میں غلو مت کرو، مبالغہ آرائی سے بچو اور گمراہوں کے راستہ سے پرہیز کرو۔ گیارھویں رکوع میں فرمایا بنی اسرائیل پر اور حد سے زیادہ نافرمانی کرنے والوں پر حضرت داؤد اور حضرت مسیح ابن مریم نے لعنت کی، یہودی اور مشرک مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور اگر ان سے قریب ہوسکتے ہیں تو نصاریٰ، ان کی کچھ خصوصیات و صفات کا ذکر کہ کلام الٰہی سنکر ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں اور وہ حق کو پہچان لیتے ہیں، ایسے لوگوں کیلئے تو سب کچھ ہے اور نافرمانوں کیلئے عذاب نار ہے۔ بارھویں رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! پاک و حلال چیزیں کھاؤ، قسم توڑنے کا کفارہ، شراب، جوا، بت، پانسے یہ سب حرام ہیں۔ شراب کے حرام ہونے کا قطعی حکم، شراب اور جوئے کے ذریعہ شیطان کیا چاہتا ہے سوچو، بس راہ حق کو قبول کرو، تیرھویں رکوع میں بھی بعض حلال و حرام چیزوں کا تذکرہ، احرام کے احکام، کعبہ مشرفہ کی مرکزی حیثیت، نبی کے ذمہ احکامات پہنچا دینا ہے، پاک و ناپاک چیزیں برابر نہیں ہوسکتیں، چودھویں رکوع میں فرمایا زیادہ پوچھ پاچھ مت کرو، کثرت سوال سے بچو، نزول قرآن کا زمانہ ہے۔ یاد

رکھو ہر سوال کا جواب آجائے گا لیکن تم مشکل میں پڑجاؤ گے۔ اپنی فکر کرو، وصیت کا طریقہ۔ گواہی کو چھپانے کی مذمت۔ پندرھویں رکوع میں فرمایا اس دن کو یاد کرو جس دن اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور پوچھے گا کہ بتاؤ تم کو کیا جواب دیا گیا۔ اس دن حضرت عیسیٰ سے بھی خاص گفتگو ہوگی، اللہ انکو معجزات یاد دلائیگا، ان پر اپنے احسانات کا ذکر کریگا اور یہ بھی کہ اس سب کے باوجود لوگوں نے حق کو قبول نہیں کیا اور مطالبہ کیا کہ اے عیسیٰ ابن مریم اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے آسمان سے سجا سجایا دستر خوان نازل کردے اور بلا محنت و مشقت روزی ملے۔ اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا سن لو دستر خوان تو میں اتار دوں گا لیکن اس کے بعد اگر تم نے کفر کیا تو ایسی سزا دوں گا کہ روئے زمین پر کسی کو ایسا عذاب نہیں ملا ہوگا۔ سولھویں رکوع میں ہے کہ دنیا کے ظالموں نے انکو اور انکی ماں کو اللہ کی خدائی میں شریک کرلیا مگر وہ یعنی حضرت عیسیٰ آخرت میں عرض کریں گے کہ اے رب میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ وہ تیری بندگی کریں۔ میں نے جو کچھ کہا وہ تجھ پر خوب روشن ہے۔ اسلئے کہ تیری ذات علام الغیوب ہے۔ اب تو چاہے تو سزا دے اور تو چاہے تو معاف کردے یہ تیرے بندے ہیں اور تجھے سب کچھ اختیار ہے۔ وہ دن سچوں کو انکی سچائی نفع دے گی اور وہی کامیاب ہونگے۔ آسمان و زمین میں صرف اللہ کی بادشاہی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اسکی حکومت ہے اور وہ قادر مطلق ہے، مختار کل ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

چھٹویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج چھٹی تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے ساڑھے سات جزء ہوگئے، آج سورۃ الانعام پڑھی گئی، یہ سورت سوا جزء کی ہے اور اس میں بیس رکوع ہیں۔

پہلے رکوع میں فرمایا ہر قسم کی تعریف اور حمد و ثنا صرف اللہ کیلئے ہے وہی آسمان و زمین اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے، اس کی قدرتوں کا تذکرہ، پچھلی قوموں پر انکی نافرمانی کے سبب عذاب نازل ہوئے۔ یہ مطالبہ بے ہودہ ہے کہ نبی کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا، نبی کا مذاق اڑانے والے سخت عذاب میں گرفتار ہونگے، دوسرے رکوع میں فرمایا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا، اللہ نے رحم کرنا اپنی ذات پر لازم کرلیا ہے اس لئے فورا سزا نہیں ملتی، اللہ وہ مہربان ہے جو ساری مخلوق کی روزی کا انتظام کرتا ہے، اگر اللہ تم پر رحم وکرم فرمائے تو کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور اگر وہ تم کو محروم

کردے تو کوئی تمہارا مددگار نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی گواہی توحید کی گواہی ہے قرآن تو اس لئے اتارا کہ اس کے ذریعہ خبردار کردو، تیسرے رکوع میں فرمایا سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ کے احکام جھٹلائے، اسکی طرف غلط باتیں منسوب کرے، ایسے ظالم جب آخرت میں پکڑے جائیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش پھر دنیا میں واپس بھیج دیا جائے، مگر فرمایا یہ ایسے بد بخت ہیں کہ اگر انکو دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تب بھی یہ وہی کریں گے جو پہلے کرکے آئے تھے، چوتھے رکوع میں فرمایا جس نے آخرت پر یقین نہیں کیا اس نے اپنے آپ کو تباہ کرلیا وہ اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھائے ہوئے ہوگا۔ دنیا کی زندگی تو چند روز کا کھیل تماشہ ہے، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے، مگر وہ اپنے انجام سے بے خبر اس بات کو نہیں سمجھتے، وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں جو نبی کیلئے باعث تکلیف ہے۔ آپ سے پہلے بھی نبیوں کو جھٹلایا گیا، اس کا علاج صبر ہے، آسمان و زمین اور انکے درمیان اللہ کی قدرت کی کتنی نشانیاں ہیں مگر یہ بہرے گونگے اندھیروں میں پڑے ہیں اور عذاب کے منتظر ہیں۔

پانچویں رکوع میں فرمایا مجرم کو ہلکے سے جھٹکے کے بعد اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ جس نے عیش و عشرت میں پڑ کر اللہ کو بھلا دیا اللہ اسے اچانک اپنے عذاب کے گھیرے میں لے لیتا ہے جو شخص ایمان لایا اور اس نے اچھے عمل کئے وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اللہ کے حکموں کو جھٹلایا اسکے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اے نبی! آپ کہدو سب کچھ اللہ کے قبضہ و اختیار میں ہے، میں تو وحی الہی کے تابع ہوں، چھٹے رکوع میں فرمایا اس کتاب کے ذریعہ خبردار کردو، جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اے نبی انکو اپنی مجلس سے دور مت کیجئے، آزمائشیں تو ہیں۔ ایمان والوں کیلئے کامل سلامتی اور رحمت ہے۔

اللہ نے اپنی ذات پر لازم کرلیا ہے کہ وہ ان پر رحم کریگا بس وہ گناہوں سے توبہ
کرلیں، ساتویں رکوع میں فرمایا اے نبی آپ کہدو میرے پاس اللہ کی طرف
سے احکامات آچکے ہیں اور میں انکی پیروی کرتا ہوں۔ غیب کے خزانے
صرف اللہ کے پاس ہیں، کائنات کی کوئی چیز اسکے علم سے خارج و باہر نہیں
ہے۔ دن بھر کام میں مشغول رہنا رات کو سونا اور صبح کو بیدار ہوجانا روزانہ
موت کا یہ نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ آٹھویں رکوع میں فرمایا موت کا وقت
مقرر ہے۔ اللہ فورا سزا نہیں دیتا جب وقت آئیگا تو نافرمانوں کو سب معلوم
ہوجائیگا وہی تمہاری حفاظت کرتا ہے، وہی بچاتا ہے، وہ جس طرح چاہے سزا
دے سکتا ہے، جو دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان سے ترک تعلق کا حکم، نویں رکوع
میں فرمایا، یہ بات مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ غیر اللہ کے آگے
سر جھکائے، اس سے بڑھکر کوئی گمراہی نہیں ہوسکتی کہ انسان اپنے ہاتھوں سے
بنائے پتھروں کو پوجنے لگے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعوت توحید،
وحدانیت کے ثبوت میں حضرت ابراھیم کے زبردست دلائل، چاند، سورج،
ستارے سب اللہ کی مخلوق ہیں۔ اپنا رخ اللہ کی طرف رکھو۔ دسویں رکوع میں
اٹھارہ نبیوں کے نام اور ان کا تذکرہ اور پیغمبر آخر الزماں سے انکی نسبت، اور یہ
فرمایا کہ یہ قرآن تمام جہاں والوں کیلئے نصیحت ہے۔

گیارھویں رکوع میں فرمایا انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی قدر کرنے
کا حق تھا، وہ نبی کی دشمنی میں وحی کا انکار کرنے لگے، حالانکہ اسی نے حضرت
موسیٰ پر کتاب اتاری تھی اور یہ آخری کتاب بڑی بابرکت ہے، مگر جو ظالم
و منکر ہیں وہ اس کو جھٹلاتے ہیں، وہ قیامت کے دن بڑی بیکسی کے عالم میں
ہونگے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یکہ و تنہا ہمارے پاس پہونچیں گے۔ بارھویں

رکوع میں آسمان و زمین میں پھیلی ہوئی مخلوقات کا تذکرہ، اسکی قدرت کی
نشانیوں کا بیان ہے کہ یہ سب کچھ اسکے سوا کوئی نہیں کرسکتا، تیرھویں رکوع میں
فرمایا اللہ نے بغیر کسی نمونہ کے آسمان و زمین کو پیدا کیا، اس کی طاقت
و قدرت لامتناہی ہے۔ اے نبی! آپ کا کام اللہ کے احکام پہنچانا ہے، منوانا
نہیں۔ ان سے جواب طلبی ہمارے ذمہ ہے۔ جو لوگ غیر اللہ کو پکارتے ہیں تم
انکو گالی مت دو ورنہ وہ جہالت سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے، ایمان
قبول کرنے کا یہی موقعہ ہے، چودھویں رکوع میں فرمایا جنکو نہیں ماننا ہے اگر ہم
آسمان سے ان پر فرشتے اتار دیں اور مردے زندہ ہوکر ان سے باتیں کرنے لگیں
وہ ضدی تب بھی ایمان نہیں لائیں گے اگر اللہ چاہے تو زبردستی منوا سکتا ہے مگر
ایسا کرنا اسکی حکمت کے خلاف ہے، یہ لوگ شیطانی باتوں کے پیچھے چل پڑے
ہیں، تم انکی باتوں میں نہ آؤ، پندرھویں رکوع میں فرمایا منکرین تو حیلے بہانے
تلاش کرتے رہتے ہیں، بس اللہ جس کیلئے ھدایت کا ارادہ فرمالے اس کا سینہ
اسلام کیلئے کھول دیتا ہے جو اسلام کی راہ پر چلے گا وہ سلامتی کی منزل تک پہنچے
گا۔ سولھویں رکوع میں فرمایا قیامت کے دن اللہ رب العزت تمام جنات اور
انسانوں سے کہے گا میں نے تم میں رسول بھیجے تھے مگر تم نے ان کا کیا حق ادا
کیا؟ عرب میں قتل اولاد کی بدترین رسم تھی، انکی برائیوں کا تذکرہ، حرام و حلال
کا اختیار تو اللہ کو ہے مگر وہ ظالم اپنے من سے جس چیز کو چاہتے حلال کرلیتے اور
جس چیز کو چاہتے حرام ٹھرالیتے۔ سترھویں رکوع میں فرمایا ہری بھری کھیتیاں،
سرسبز و شاداب باغات رنگ برنگے پھول، قسم ہا قسم کے خوش ذائقہ پھل پیدا
کرنا یہ سب اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے، پیداوار کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو۔ یہ جانور
چوپائے بھی اللہ کی نعمت ہیں ان کا بھی حق ادا کرو، اٹھارھویں رکوع میں پھر

Scanned by CamScanner

فرمایا حرام و حلال کا اختیار اللہ کو ہے، حرام چیزوں کا ذکر جو چیز اللہ نے حرام کردی اسکو اپنی مرضی سے تم حلال مت بناؤ، نافرمانوں کی شرارتوں کا بیان انیسویں رکوع میں فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، والدین کے ساتھ بھلائی کرو، تنگ دستی کے خوف سے اولاد کو قتل مت کرو، کھلی اور چھپی کسی بھی قسم کی بے حیائی کے قریب نہ جاؤ، ناحق کسی کو قتل مت کرو، یتیم کے مال کی نگرانی کرو، ناپ تول میں کمی مت کرو، ہمیشہ سچ بولو، انصاف سے کام لو، یہ اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہے اس پر چلو، بیسویں رکوع میں فرمایا یہ قرآن برکت والی کتاب ہے بس اسکی پیروی کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو جو اس سے کترائیں گے وہ سزا پائیں گے، قیامت کی نشانیاں ظاہر ہونے کے بعد ایمان لانا معتبر نہیں ہوگا، جن لوگوں نے دین میں تفرقہ ڈالا ان کا تعلق اے نبی! آپ سے کٹ گیا۔ برائی کا بدلہ اسکے برابر ملیگا اور جو ایک نیکی لیکر آئے گا وہ دس گنا ثواب پائے گا، کہدو میری نماز، میری قربانی، میری موت و حیات سب اللہ کیلئے ہے۔ اسی کی فرمانبرداری میرے لئے سب کچھ ہے، آخرت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور ہر اختلاف کا آخری فیصلہ اللہ کی عدالت میں ہوگا، آزمائش بھی اس کی طرف سے ہوتی ہے، اسکی پکڑ بھی بڑی سخت ہے اور وہ غفور رحیم بھی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ساتویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! الحمدللہ آج ساتویں تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے پونے نو جزء ہوگئے، آج سورۃ الاعراف کی تلاوت کی گئی، یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں 206 آیات اور 24 رکوع ہیں۔

پہلے رکوع میں نزول قرآن کا مقصد بتلایا کہ تمام دنیا کو اسکے مستقبل سے آگاہ کرو اور برائی کے انجام سے ڈراؤ۔ ہم امتوں سے بھی پوچھ لیں گے اور رسولوں سے بھی دریافت کرلیں گے، ہم اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کریں گے، ہم کہیں گئے تھوڑی تھے ہم تو خود وہاں موجود تھے، اس دن ہر شخص کا عمل تولا جائیگا، اعمال کا ثواب گن کر نہیں بلکہ تول کر دیا جائیگا اور اصل وزن اخلاص کا ہوگا، تخلیق انسانی سے پہلے قدرت نے اسکی ضرورتوں کا انتظام کیا، دوسرے رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ، فرشتوں کو سجدے کا حکم، ابلیس کا سجدے سے انکار اور قیامت تک انسانوں کو گمراہ کرنے کا اعلان ہے، بھول چوک پر توبہ و استغفار آدم کی صفت ہے اور غلطی پر اکڑنا ابلیس کی عادت ہے، حضرت آدم و حوا کو جنت سے نکالے جانے کا ذکر، تیسرے رکوع میں

فرمایا لباس اللہ کی نعمت ہے، ننگاپن شیطانی کام ہے، اسکی چالوں سے ہوشیار رہو وہ نظر نہ آنے والا تمہارا دشمن ہے۔ نماز کیلئے مسجد میں اچھا لباس پہنکر آؤ اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو، چوتھے رکوع میں فرمایا دنیا کی تمام چیزیں اس لئے ہیں کہ انسان مناسب طریقہ سے ان سے فائدہ اٹھائے، شکر ادا کرے، دنیا میں اللہ کے دستر خوان نعمت پر سب بیٹھے ہوئے ہیں، مگر آخرت میں اسکے لطف و کرم کے حقدار صرف اہل ایمان ہونگے، قیامت کی اس گھڑی میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوگی، اس نے برائی و بے حیائی، ظلم و زیادتی اور کفر و شرک کے سارے کام حرام قرار دیے ہیں، جو ان کاموں سے بچے ان کیلئے کوئی رنج و غم نہیں اور جو ان گناہوں میں مبتلا ہوئے وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے، پانچویں رکوع میں فرمایا کافروں کی روحیں آسمانوں پر نہ جاسکیں گی، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، جہاں آگ کا اوڑھنا بچھونا ہوگا، مومنین کیلئے جنت کی نعمتیں ہونگی، دل انکے پاک ہونگے، جنت پاکر اللہ کا شکر ادا کریں گے، اہل جنت اور اہل جہنم کی گفتگو اور اعراف والوں کا بیان۔ چھٹے رکوع میں فرمایا اہل جہنم جنتیوں سے درخواست کریں گے کہ تھوڑا سا کھانا پانی ہم کو بھی دیدو، اہل جنت جواب میں کہیں گے جن لوگوں نے دین کو کھیل تماشہ بنایا تھا آج ان کیلئے یہ چیزیں حرام ہیں، وہ اس دن کو بھولے ہوئے تھے حالانکہ کتاب الٰہی کے ذریعہ سب کچھ بتلایا گیا تھا، انکی فریاد اور آہ وبکا کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی، سارے سہارے ختم ہوچکے ہونگے، ساتویں رکوع میں فرمایا چاند سورج ستارے اور دن رات کا الٹ پھیر اللہ کی قدرت کا نمونہ ہے، بس ہر ضرورت کیلئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ اسی کو پکارو، آسمان سے بارش برسانا اور زمین سے سرسبز و شاداب کھیتی اگانا اس کا کام ہے، آٹھویں رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت و رسالت کا ذکر، ان کا

انداز دعوت، قوم کی بغاوت و سرکشی اور پھر غرقابی کا بیان ہے، نویں رکوع میں حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر، قوم عاد کا تکبر اور پھر ان پر اللہ کا عذاب آنا، ہر نبی نے اپنی قوم کو سب سے پہلے توحید کی دعوت دی ہے، دسویں رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر، اونٹنی کا قصہ قوم ثمود کی سرکشی، ایمان لانے سے انکار کرنا اور پھر زلزلہ سے اس قوم کی تباہی، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بے حیائی و بدکرداری، حضرت لوط کی دعوت پر قوم کی جانب سے جلاوطنی کی دھمکی اور پھر قوم پر عذاب آنا بیان فرمایا ہے، گیارھویں رکوع میں فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دیگر برائیوں کے ساتھ کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی یہ لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے، دوسروں سے زیادہ لینا اور دوسروں کو کم دینا ان کا خاص مزاج تھا، آخر عذاب الٰہی نے انکو ہلاک کردیا۔

بارھویں رکوع میں فرمایا جن لوگوں نے نبیوں کی دعوت کو ٹھکرایا، دنیا میں مست ہوکر اصل مقصد کو بھول گئے وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے، تیرھویں رکوع میں فرمایا جب انسان گناہ و نافرمانی کو اپنی عادت بنالیتا ہے تو اللہ اسکے دل پر مہر لگا دیتا ہے، پھر وہ حق کو سننے اور قبول کرنے سے محروم ہوجاتا ہے، یہ واقعات اس لئے بیان کئے ہیں کہ انسان عبرت حاصل کرے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ، فرعون کو دعوت حق اور اس سے بنی اسرائیل کی رہائی و آزادی کا مطالبہ اور اسکے سامنے عصا لاٹھی، ید بیضاء چمکدار ہاتھ جیسے معجزات کا بیان ہے، چودھویں رکوع میں فرمایا کہ فرعونیوں نے معجزات دیکھ کر حضرت موسیٰ کو جادوگر کہا اور انکے مقابلہ کیلئے پورے ملک سے جادوگر بلائے گئے، حضرت موسیٰ کا غلبہ، جادوگروں کی ہار، ان کا ایمان لانا، فرعون کی طرف سے سولی کی دھمکی اس کے جواب میں استقامت کا اعلان اور خاتمہ بالخیر کی دعا

Scanned by CamScanner

شامل ہے۔ پندرھویں رکوع میں فرعون کی گھبراہٹ اور پریشانی ۔ بنی اسرائیل کیلئے مزید سخت سزاؤں کا اعلان، قوم کی گھبراہٹ پر حضرت موسیٰ کی طرف سے صبر و ثابت قدمی کی تعلیم اور یہ بشارت کہ اللہ عنقریب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیگا، تم کو زمین کی خلافت و حکومت عطا کرے گا، پھر یہ دیکھے گا کہ آخر تم کیا عمل کرتے ہو، سولھویں رکوع میں فرعونیوں پر وبائی عذابوں کا تذکرہ، ایمان لانے سے ان کا انکار، وعدہ خلافی اور انکی غرقابی، بنی اسرائیل کی نجات و کامیابی اور بت پرستی کی خواہش کا ذکر ہے، سترھویں رکوع میں فرمایا حضرت موسیٰ کوہ طور پر پہونچے، اپنے بھائی حضرت ھارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر کر گئے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے ہمکلام ہوئے اور دیدار الٰہی کی خواہش پر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت بے ہوش ہو کر گر گئے ۔ پھر تورات کا ملنا اور اسکے احکام کی پابندی کا حکم ہے، اٹھارویں رکوع میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ جب کوہ طور پر گئے تو انکی قوم بچھڑے کی پوجا میں لگ گئی، واپسی پر حضرت موسیٰ کی تنبیہ، انیسویں رکوع میں ان پجاریوں کی سزا کا تذکرہ، پھر قوم کے ستر افراد کو کوہ طور پر لیجانے کا تذکرہ انکی ہلاکت اور حضرت موسیٰ کی التجا سے ان کا دوبارہ زندہ ہونا، تورات و انجیل میں پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات و خصوصیات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم مذکور ہے ۔ بیسویں رکوع میں فرمایا پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پوری انسانیت اور ساری کائنات کیلئے ہے، مشرق و مغرب، شمال و جنوب پر آپ کی رحمت کا سایہ ہوگا، بنی اسرائیل پر من و سلویٰ اور دیگر نعمتوں کا تذکرہ اکیسویں رکوع میں فرمایا ہفتہ سنیچر کے دن بنی اسرائیل کیلئے مچھلی کا شکار منع تھا اسی دن مچھلیاں زیادہ آتی تھیں وہ مانے

نہیں اس مسئلہ پر تین جماعتیں بن گئیں آخر اللہ کے عذاب نے نافرمانوں کو بندر بنا کر ھلاک کر دیا وہ دنیا کے پیچھے دوڑتے تھے، حق کو چھپاتے تھے، جو قرآن کو تھام لیں گے اور نماز قائم کریں گے ان کا اجر ضائع نہیں ہوگا، بائیسویں رکوع میں عہد الست کا ذکر ہے، اور فرمایا دنیا میں آنے سے پہلے ہر شخص اللہ کے رب ہونے کا اقرار کر کے آیا ہے، جو اس اقرار کو بھول گیا نفس کے پیچھے چلا اسکی مثال ..... نافرمانوں کے پاس سب کچھ ہے مگر وہ اسکے صحیح استعمال سے محروم ہیں ایسے لوگ تو جانور بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں، سارے اچھے نام اللہ کیلئے ہیں، بس اسکو ان ناموں سے پکارو، تیئیسویں رکوع میں فرمایا نافرمانوں کو فورا سزا نہیں ملتی انکی پکڑ کا وقت مقرر ہے، قیامت اپنے مقررہ وقت پر اچانک آجائیگی اس سے پہلے ہوش میں آجاؤ، چوبیسویں رکوع میں فرمایا اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا مگر انسان کو دیکھو وہ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتا ہے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، انکو اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے، انکی بے بسی ظاہر ہے اس رکوع میں فرمایا جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو اور غور سے سنو..... اور آخری آیت سجدہ کی آیت ہے، یہ پہلا سجدۂ تلاوت ہے، سجدہ اللہ کو بہت پسند ہے، سجدے کے سارے حقوق صرف اللہ کیلئے ہیں، سجدہ کرنے پر سب سے پہلے منہ بنانے والا ابلیس تھا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Scanned by CamScanner

آٹھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آج آٹھویں تراویح ہوئی۔ سوا جزء کے حساب سے دس جزء ہوگئے، سورۃ الانفال مکمل اور سورۃ التوبہ کے ساڑھے گیارہ رکوع پڑھے گئے، یہ دونوں سورتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں سورۃ الانفال سنہ ۲ ہجری میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی۔

جنگ بدر حق و باطل، نور و ظلمت، اور کفر و اسلام کی سب سے پہلی اور فیصلہ کن جنگ تھی اس سورت میں اس جنگ پر مکمل تبصرہ ہے۔ پہلے رکوع میں مال غنیمت کے احکام، تقویٰ، معاملات کی صلح صفائی، اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم، مؤمنین کی صفات اور جنگ بدر میں مسلمانوں کی تائید الٰہی کا تذکرہ ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا جنگ بدر میں کافر تعداد میں بہت زیادہ تھے مگر اللہ نے انکو مرعوب کر دیا، اپنے نبی کے ساتھیوں کی مدد کی، جنگی حکمت و جنگی طریقہ بتلایا، جو کچھ ہوا اللہ کے رحم و کرم سے ہوا، اللہ کی مدد و مہربانی ایمان والوں کے

ساتھ تھی۔ میدان جہاد سے بھاگنا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا، اے ایمان والو! پوری طرح اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت میں لگے رہو، جہاد میں سستی مت کرو، اللہ کے اس احسان کو یاد کرو، جب تم کمزور تھے مگر اس نے تمہاری مدد کی اللہ کی نعمتوں کو مت بھولو خیانت مت کرو، جان و مال آزمائش کے طور پر ہے، چوتھے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! اگر تم نیکی و پرہیزگاری کے راستہ پر چلو گے تو اللہ تم کو غالب کریگا اور تم کو امتیازی شان عطا کریگا۔ نبی کے خلاف مشرکین مکہ کی سازشوں کا تذکرہ اور اللہ کی تدبیریں، نبی پاک سراپا رحمت ہیں اور آپ کا وجود گرامی عذاب الٰہی کو روکنے کا سبب ہے، زمانۂ جاہلیت کی بدترین رسمیں اللہ کے دشمن ساری طاقتیں خرچ کر دیں تب بھی وہ ذلیل ہونگے۔ پانچویں رکوع میں پھر جہاد کی ترغیب، مال غنیمت کے احکام، اس مال میں سے کس کو کتنا حصہ ملنا ہے، جنگ بدر میں ایمان والوں کی فتح و کامیابی کا تذکرہ ہے، چھٹے رکوع میں فرمایا کافروں کی کثرت اور انکی طاقت سے مرعوب نہ ہو اللہ کی طاقت پر بھروسہ کرو، اللہ کو یاد کرو، اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو، آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تم پست ہمت ہوجاؤگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی، صبر سے کام لو اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے شیطان مدد الٰہی کا منظر دیکھ کر بھاگ گیا۔

ساتویں رکوع میں فرمایا جسکو اللہ پر بھروسہ ہو کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ منافقوں کے طنز کا تذکرہ، اللہ فرعون جیسے دشمن کو ہلاک کرچکا ہے کفر پر اڑے رہنے والے یہ بدترین لوگ ہیں، کسی قوم کی طرف سے بدعہدی و دغا بازی کا اندیشہ ہو تو صلح توڑ دو۔ آٹھویں رکوع میں فرمایا انکاری لوگ بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا توکل نہیں ہے، جہاں تک

Scanned by CamScanner

ممکن ہو، جہاں تک ہوسکے تیاری کرو اس سے دشمن مرعوب ہونگے۔ ہاں صلح کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھو اور اللہ پر بھروسہ کرو انکی سازشیں تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ یہ اللہ کی قدرت ہے اس نے دلوں کو جوڑ دیا۔ نویں رکوع میں فرمایا۔ اے نبی! آپ کیلئے تو اللہ کافی ہے اور تابعدار مومنین بھی.......
ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر وہ تعداد میں کم ہوں مگر ان کے اندر صبر و ثابت قدمی ہے تو زیادہ تعداد والے لشکروں پر وہ غالب آجائیں گے۔ اللہ کے حکم سے.... آخری آیتوں میں جنگ بدر کے قیدیوں سے متعلق فیصلہ پر تبصرہ ہے، سورت کے آخری رکوع میں پھر جنگ بدر میں جو قیدی ہاتھ لگے انکے احکام ہیں، جہاد و ھجرت کی فضیلت کا بیان ہے، یہاں تک سورۃ الانفال کا خلاصہ ہوا۔

اب سورۃ التوبہ کے متعلق سنیے۔ پہلے رکوع میں صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین مکہ کی بد عہدی کا ذکر، سوچنے سمجھنے کے لئے چار مہینے کی مہلت، پھر سخت کارروائی کا آسمانی حکم، لیکن اگر وہ توبہ کرلیں، نماز و زکوٰۃ کا اھتمام کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، اور اگر کوئی مشرک سمجھنا چاہے تو تم اس کو اللہ کا کلام سناؤ وغیرہ...... دوسرے رکوع میں مشرکوں کی بدعہدی، قول و قرار کی خلاف ورزی ذکر کرنے کے بعد فرمایا پھر بھی اگر وہ کفر و شرک سے توبہ کریں، نماز پڑھیں، زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور انکو تمام اسلامی حقوق حاصل ہوں گے، لیکن اگر وہ قول و قرار سے پھر جائیں، قسم توڑ دیں۔ بد عہدی کریں تو ان سے کھل کر لڑو اور کفر کے سرداروں کو قتل کردو، تیسرے رکوع میں فرمایا مساجد کی آبادی و تعمیر مشرکین کا کام نہیں، یہ حق تو اھل ایمان کا ہے، حاجیوں کی خدمت اور مسجد حرام کا انتظام کرنا ایمان و جہاد کے برابر نہیں۔ ایمان، ھجرت اور جہاد کی زیادہ فضیلت ہے اور ایسے مومنین کے لئے بڑی

بشارتیں اور اجر عظیم کے وعدے ہیں۔ اللہ و رسول اور جہاد پر مال و دولت، مکان و تجارت اور رشتوں کو ترجیح نہ دو، چوتھے رکوع میں فرمایا۔ مسلمانو! اپنی تعداد پر مت اتراؤ کامیابی تو اللہ کی مدد سے ملیگی، بھیڑ بھاڑ سے کچھ نہیں ہوتا، تم جنگ حنین میں دیکھ چکے ہو، حرم شریف میں مشرکوں کے داخلہ کی ممانعت، جزیہ کا حکم۔ پانچویں رکوع میں یہود و نصاریٰ کے غلط عقائد کی تردید، اللہ کا فیصلہ ہے اسلام دنیا میں غالب آئیگا، اللہ کے حکموں کو بدلنے والوں اور زکوۃ نہ دینے والوں کیلئے سخت ترین وعیدیں اور فرمایا اللہ کے نزدیک سال کے مہینوں کی گنتی 12 ہے۔ نزول قرآن سے پہلے ہوا پرست لوگ مہینوں کی تعداد میں ھیرا پھیری کرتے تھے، چھٹے رکوع میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ھجرت کا واقعہ اور مشرکوں کی سازشوں کا تذکرہ ہے۔ ساتویں رکوع میں غزوۂ تبوک کا واقعہ اور فرمایا منافقوں کا حال یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی خوشی حاصل ہو تو انکو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اسکو اچھالتے ہیں۔ یہ کہو سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ جہاد میں منافقوں کی سستی اور مال سے انکی محبت کا بیان ہے۔ آٹھویں رکوع میں زکوٰۃ کے مصارف بتلائے کہ زکوۃ کا مال کہاں کہاں خرچ کیا جاسکتا ہے، منافقوں کی بری خصلتوں کا ذکر، شان رسالت میں انکی گستاخیاں، ایسے لوگوں کیلئے سخت عذاب ہے۔

نویں رکوع میں بھی منافق مرد اور منافق عورتوں کا تذکرہ، ان کا انجام اور عبرت کیلئے پچھلی قوموں کی مثالیں بیان فرمائی ہیں اور انکے مقابلہ میں ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کا ذکر، ان کی صفات اور ان کا حسن انجام بیان فرمایا ہے، دسویں رکوع میں فرمایا، اے نبی! منکرین و منافقین کے خلاف جہاد کیجیے، منافقوں کی شرارتوں کا تذکرہ، بخل کی مذمت مسلمانوں پر ان

Scanned by CamScanner

کے طنز و طعنے منافقوں کے حق میں کوئی دعا قبول نہیں ہوگی۔ اے نبی! اگر آپ ستر بار بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے تب بھی اللہ انکو ہرگز معاف نہیں کریگا۔ گیارھویں رکوع میں ان منافقوں کی مذمت جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے اور دوسروں کو بھی روک رہے تھے، فرمایا منافقوں کی نماز جنازہ مت پڑھو اور نہ انکی قبر پر کھڑے ہو، انکے ظاہر و باطن میں فرق تھا اور وہ کفر ہی کی حالت میں دنیا سے گئے ہیں، ان کے مال و اولاد پر تعجب نہ کرو، انہوں نے جہاد سے جان چرائی اور گھروں میں بیٹھنا پسند کیا لیکن رسول اور ان کے پکے سچے مومن ساتھی جنہوں نے جان و مال سے جہاد کیا وہ کامیاب و کامران ہیں اور آخرت میں ان کیلئے بڑے درجات ہیں، دسویں جزء کی آخری آیتوں میں فرمایا منافقوں کا کوئی عمل اللہ سے پوشیدہ نہیں، جو لوگ حقیقت میں معذور ہیں، بیماری ہے، ضعف و کمزوری ہے، فقر و تنگدستی ہے وہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے، جہاد میں شرکت کی تمنا ہے مگر اسباب و انتظام نہیں اور شرکت نہ کرنے کا ان کو رنج و ملال بھی ہے، ایسے معذوروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، ہاں سب کچھ ہوتے ہوئے بہانے بنا کر جو لوگ جہاد سے رک گئے انکے متعلق کارروائی کی جائے۔ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! الحمد للہ! آج نویں تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے سوا گیارہ پارے ہوگئے، گیارہویں جزء کے ۳ رکوع، پوری سورۂ یونس اور سورۂ ھود کے چار رکوع اس طرح کل بیس رکوع پڑھے گئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں ان گنوار دیہاتیوں کا ذکر ہے جو کفر و نفاق میں سب سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے، خیر کے کام میں خرچ کرنا جرمانہ سمجھتے تھے اور کچھ دیہاتی ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور خرچ کرنے کو قرب الٰہی اور رسول پاک کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں، دوسرے رکوع میں ان مہاجرین کا ذکر ہے جنہوں نے ہجرت میں پہل کی، اسی طرح ان انصار کا تذکرہ جنہوں نے نصرت و مدد میں پہل کی تھی، اسلام کی خدمت میں آگے آگے تھے۔ مدینہ منورہ کے منافقین کا ذکر، زکوٰۃ کا حکم اور اسکے فائدے، منافقوں کی بنائی ہوئی مسجد ضرار، اس میں نماز پڑھنے کی

Scanned by CamScanner

ممانعت، مسجد قبا کی فضیلت اور اسمیں نماز پڑھنے کا حکم، عقیدے کی پختگی و مضبوطی سب کچھ ہے. تیسرے رکوع میں فرمایا جان و مال سب اللہ کا ہے مگر اللہ نے ایمان والوں کی جانیں اور انکے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں' وہ نیک صفات کے حامل ہیں، مشرکین کیلئے دعائے مغفرت کی ممانعت اگرچہ وہ رشتے دار ہوں، اللہ کسی کو بلا وجہ گمراہ نہیں کرتا، اللہ نے نبی پاک پر اور ان مہاجرین و انصار پر توجہ فرمائی جنہوں نے تنگی کے موقعہ پر نبی کا ساتھ دیا اسی طرح ان تین حضرات کی توبہ قبول کرلی جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے. چوتھے رکوع میں فرمایا، اے ایمان والو! اللہ کی نافرمانی سے بچو اور سچوں کے ساتھی بنو اور اللہ کے نبی کی مدد کرو، ہر تنگی و مشکل پر اجر و ثواب ہے اور ہر قدم پر نیکی ہے. جہاد کے لئے ہر قوم اور قبیلے میں سے ایک جماعت نکلے یہ نہیں کہ سب نکل کھڑے ہوں اور وہ جماعت واپس آکر اصلاح کا فریضہ انجام دے. پانچویں رکوع میں فرمایا کفر سے نفرت و بیزاری کا اظہار ہونا چاہیے، ایمان والے جب کوئی سورت سنتے ہیں تو انکے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بے ایمان سنتے ہیں تو انکے دلوں میں کفر کی گندگی اور بڑھ جاتی ہے' آفتوں کا سامنا کرتے ہیں مگر توبہ نہیں کرتے. اے نبی! اگر ساری دنیا آپ سے منہ پھیر لے تو آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اللہ آپ کو کافی ہے، یہاں سورہ توبہ ختم ہوئی.

آگے سورۂ یونس شروع ہوتی ہے. اس کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ بندوں کی اصلاح و ہدایت کیلئے کسی انسان کو مقرر کردے، کائنات میں پھیلی ہوئی چیزوں کا تذکرہ اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج.......... دوسرے رکوع میں فرمایا انسان جلدی کرتا ہے اس کا حال

بھی عجیب ہے. جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہر لمحہ ہم کو پکارتا ہے اور جب ہم اسکی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو ایسا ہو جاتا ہے جیسے اسے کوئی تکلیف پہنچی ہی نہیں تھی. پچھلی قوموں کی ہلاکتیں اور انکی جگہ دوسروں کا تقرر تاکہ یہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو. کفار کا یہ مطالبہ کہ اس قرآن کو بدل دو یا کوئی اور قرآن لے آؤ. اے نبی! آپ فرما دو میں اپنے من سے اس میں تبدیلی کا کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو وحی الٰہی کا پابند ہوں. نبی کا کام بلا کم و کاست اللہ کے احکام بندوں تک پہنچانا ہے.......... تیسرے رکوع میں فرمایا مشرکین پر جب عذاب آتا ہے تو وہ اللہ کو پکارنے لگتے ہیں اور جب عذاب ٹل جاتا ہے تو وہ پھر اللہ کا انکار کرنے لگتے ہیں، دنیا پر مت اتراؤ، اللہ سلامتی کے گھر جنت کی طرف بلاتا ہے بس نیک راستہ پر چلنے والے کامیاب ہونگے اور نافرمان ناکام ہونگے، چوتھے رکوع میں فرمایا پوچھو تم کو آسمان و زمین سے رزق کون دیتا ہے، تخلیق کا کام کس کا ہے، ہدایت کس کے ہاتھ میں ہے. مگر وہ گمانوں کی پیروی کرتے ہیں، تمام غلط اندازوں کے مقابلہ میں صحیح اور مضبوط بات بتانے والی صرف ایک کتاب ہے وہ قرآن ہے اگر تم کو اس قرآن میں شک ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت بنا کر لے آؤ، پانچویں رکوع میں فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا فرض ادا کر دیا اگر اسکے بعد بھی کوئی قرآن پر ایمان نہیں لایا تو وہ خود ذمہ دار ہے، ہر شخص اپنے عمل کا ذمہ دار ہے، کلام الٰہی اور کلام نبوی کو سننا اسوقت فائدہ مند ہوگا جب دل کے یقین کے ساتھ سنا جائے حشر کا ہولناک منظر، ہر ایک کا وقت مقرر ہے، نفع و نقصان سب اسکی مرضی پر موقوف ہے. چھٹے رکوع میں فرمایا روز قیامت مجرم یہ تمنا کریں گے کہ کاش روئے زمین کے سارے خزانے ہمارے قبضے میں ہوں تو فدیہ میں

Scanned by CamScanner

دیگر عذاب سے چھٹکارا مل جائے، سب کچھ تو صرف اللہ ہی کا ہے، قرآن حکمت و نصیحت کا خزانہ ہے اور دلوں کی بیماریوں کے لئے نسخہ شفا ہے لوگ جس دولت کو جمع کررہے ہیں یہ اس سے کہیں بہتر دولت ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی سے کسی چیز کو حلال و حرام کرلیتے ہیں وہ آخرت میں چھوٹ نہیں سکتے۔ ساتویں رکوع میں فرمایا اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تمہاری ہر حرکت اور عمل اسکے سامنے ہے لیکن جب تم اس قرآن میں مشغول ہوتے ہو تو اس کی خاص نگاہ کرم تم پر ہوتی ہے اللہ کے دلیوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ انکی زندگی ایمان و تقویٰ سے آراستہ ہے اور ہر جگہ خوشخبری ان کیلئے مقدر ہے۔ اللہ کے فرمان کو بدلا نہیں جاسکتا، دشمنوں کی باتوں سے رنج نہ کرو، عزت کے خزانے اللہ کے پاس ہیں، یہ لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں، ایسے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ آٹھویں رکوع میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اہل مکہ کو قوم نوح کا حال سنائیے آخر ان کا انجام کیا ہوا اور پھر فرعون کے تکبر کا کیا حال ہوا، حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ھارون کامیاب ہوئے اور جادوگروں کو ذلت کی شکست ہوئی کیونکہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ جادو اور باطل کو مٹادے گا۔ نویں رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کا تذکرہ، انکی دعائیں، فرعونیوں کیلئے حضرت موسیٰ کی بددعا، انکی ہلاکت، فرعون کے ڈوبنے کا اور اسکے ایمان کا اعلان مگر فرمایا کہ عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانا مفید نہیں ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ہم تیرے جسم کو محفوظ رکھیں گے تاکہ بعد والوں کے لئے موجب عبرت ہو۔

دسویں رکوع میں فرمایا بنی اسرائیل کو ہم نے انکی دولت کا مالک بنادیا اور مزید نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن وہ بھی آپس کے اختلاف سے بچے نہیں، یہ

قرآن حق ہے اس میں شک نہ کرو، حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ، عذاب کے آثار ظاہر ہوچکے تھے مگر انہوں نے سچے دل سے توبہ کی، اللہ نے آیا ہوا عذاب ٹال دیا، ایمان و ھدایت سب اسکے ہاتھ میں ہے۔ نافرمان اسکے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔ نجات و کامیابی مرسلین اور انکے متبعین کا حق ہے، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے، اگر اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسکے فضل کو کون روک سکتا ہے اور اگر وہ محروم کردے تو کوئی دینے والا نہیں، اللہ نے راستہ بتلادیا ہے جو چاہے اسے اختیار کرے، ھدایت و گمراہی انسان کے ذاتی نفع نقصان کے لئے ہے، بس وحی الہٰی کی پیروی کرو، اس پر جمے رہو، آخری فیصلہ اللہ کا ہونے والا ہے۔

سورۃ ھود کے پہلے رکوع میں فرمایا قرآن حکیم وہ کتاب ہے جس کا ایک ایک لفظ نپا تلا ہے اور حکمت و دانائی سے بھرپور ہے، اسکے نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک اللہ کی بندگی کرو اور اسی کی دعوت دو، ہر مخلوق کا رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، آزمائش کا سامنا، منکرین دوبارہ زندہ ہونے کو جادو سمجھتے ہیں، اگر یہاں بچ گئے تو آخرت میں تو کوئی چھوٹنے والا نہیں۔ دوسرے رکوع میں فرمایا، انسان راحت و آرام کے بعد مصیبت میں گرفتار ہوکر پچھلی مہربانیاں بھول جاتا ہے اور نعمت ملے تو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ کیلئے میری تکلیف ختم ہوگئی، ہاں مؤمن و نیکوکار اس سے علیحدہ ہیں یہ قرآن کلام الہٰی ہے اگر انکو اس میں شک ہے تو وہ اس جیسی دس سورتیں بنالائیں، جو دنیا کا طالب ہوگا اسے دنیا مل جائے گی، آخرت میں اسکے لئے کچھ نہیں۔ سب برابر نہیں ہوسکتے۔

تیسرے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت و دعوت، انکی قوم

Scanned by CamScanner

کے سوال و جواب، ہر نبی نے سب سے پہلے توحید کی دعوت دی اور یہ اعلان کیا کہ اس کام کا تم سے اجر مطلوب نہیں ہے، اجر و بدلہ تو اللہ کے ذمہ ہے، چوتھے رکوع میں قوم نوح کی بد عملی، حضرت نوح کا کشتی بنانا، قوم کا مذاق اڑانا، طوفان کا آنا، حضرت نوح اور انکے مومن ساتھیوں کا کشتی میں سوار ہونا، بیٹے کو ساتھ آنے کی دعوت، اس کا انکار کرنا، پوری قوم کی غرقابی، کشتی کا جودی پہاڑ پر رکنا، عذاب کا تھمنا، پھر بیٹے کے لیے حضرت نوح کی دعا، اللہ کی طرف سے ممانعت، نبی سے نسبت ان لوگوں کی تسلیم کی جائے گی جو نبی پر ایمان رکھتے ہوں اور انکی اطاعت کرتے ہوں، اللہ کے ہاں صرف اسی کی قدر و قیمت ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

دسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج دسویں تراویح ہوئی، ساڑھے بارہ جزء ہو گئے، آج کے سوا جزء میں سورۂ ھود کے آخری چھ رکوع، سورۂ یوسف مکمل اور سورۃ الرعد کے ابتدائی دو رکوع ملا کر کل بیس رکوع پڑھے گئے۔

آج کے پہلے رکوع میں قوم عاد کی بغاوت و نافرمانی حضرت ھود علیہ السلام کی نصیحتیں، انکے جواب میں قوم کی مزید سرکشی، ان پر اللہ کا عذاب آنا، اور فرمایا قیامت تک اس قوم کا ذکر لعنت کے ساتھ ہوتا رہے گا، دوسرے رکوع میں قوم ثمود کا تذکرہ ہے، حضرت صالح علیہ السلام اس قوم کو سمجھاتے رہے، پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا وقت کے نبی کا معجزہ تھا، بد بختوں نے اس اونٹنی کو قتل کر دیا بس پھر تین دن کے اندر عذاب الٰہی سے سب ہلاک کر دے گئے، تیسرے رکوع میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کا واقعہ انسانی شکل میں فرشتوں کی آمد، بڑھاپے میں اولاد کی خوشخبری، اہلیہ صاحبہ کا تعجب، حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر، قوم کی بد بختی و خباثت جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عذاب الٰہی نے اس قوم کو تہ و بالا کر دیا۔

Scanned by CamScanner

چوتھے رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام کا اور انکی قوم کا ذکر ہے۔ یہ قوم کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی ناپ تول میں کمی کرنا اس کا خاص مزاج تھا، حضرت شعیب قوم کو ہر طرح سمجھاتے رہے مگر قوم کسی طرح نہ مانی بلکہ حضرت شعیب کو طرح طرح کی دھمکیاں دیتی رہی آخر زلزلہ اور آگ کے عذاب نے اس قوم کو نیست و نابود کردیا، پانچویں رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر، فرعون دنیا میں کفر و شرک کا لیڈر تھا قیامت کے دن بھی وہ لیڈر ہوگا اور سب کو لیکر جہنم میں داخل ہوگا، بد بخت دوزخ میں رہیں گے اور سعید و نیک بخت لوگوں کا ٹھکانہ جنت ہوگا، سورت کے آخری رکوع میں فرمایا شریعت پر جمے رہو، حد سے آگے نہ بڑھو، ظالموں کی طرف نہ جھکو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، نیکیوں پر قائم رہو، اللہ کا یہ دستور نہیں کہ لوگ اصلاح کے کام میں لگے ہوں اور پھر ان کو ھلاک کردے، نافرمانوں کو بہت جلد اپنا انجام معلوم ہوجائیگا وغیرہ وغیرہ.......

سورۂ یوسف بارہ رکوع کی ہے۔ پوری سورت میں اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بتلایا ہے اور پھر اس قصہ کو قرآن کریم میں کسی دوسری جگہ ذکر نہیں کیا، پہلے رکوع میں فرمایا، عربی زبان فصیح و بلیغ زبان ہے، لھذا اس میں قرآن کریم نازل کیا، واقعہ یوسف کو بہترین قصہ فرمایا، حضرت یوسف نے بچپن میں خواب دیکھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے انکو سجدہ کررہے ہیں، انکے والد حضرت یعقوب نے منع کیا کہ بیٹے یہ خواب کسی کو نہ بتلانا اس میں تمہارے لئے نبوت و حکومت کی بشارت ہے، شیطان انسان کا دشمن ہے، آخر ان کے بھائیوں کو حسد شروع ہوگیا، دوسرے رکوع میں فرمایا، یوسف اور برادران یوسف کے واقعہ میں عبرت و نصیحت کی بے شمار نشانیاں

ہیں وہ پکنک (Picnic) کے بہانہ اور کھیل تماشہ کے نام پر حضرت یوسف کو لے گئے اور اس چھوٹی سی معصوم جان کو ویران کنویں میں ڈالدیا۔ گھر آکر اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے رونے لگے کہ یوسف کو بھیڑیا کھاگیا اور اطمینان دلانے کیلئے انکی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے، اللہ نے حضرت یوسف کو زندہ وسلامت رکھا راستہ چلتے قافلہ نے پانی کیلئے ڈول ڈالا تو اس میں پانی کے بجائے حسین و جمیل اور خوبصورت ترین حضرت یوسف تھے، انہوں نے چند درھموں کے بدلے حضرت یوسف کو فروخت کردیا، تیسرے رکوع میں فرمایا عزیز مصر نے انکو خریدا اور محل میں اپنے بیٹے کی طرح رکھا، جب جوان ہوئے تو بادشاہ کی بیوی انکے حسن پر عاشق ہوگئی وہ اپنا مقصد پورا کرنا چاہتی تھی مگر نبی تو نیکی اور پاکدامنی میں پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور خاص حفاظت الٰہی انکے شامل حال رہتی ہے، ملکہ نے ان پر الزام لگایا مگر اللہ نے اپنی قدرت سے عزیز مصر کے سامنے حضرت یوسف کی معصومیت ظاہر فرمادی جسکو بادشاہ نے بھی سمجھ لیا، چوتھے رکوع میں فرمایا راج محل کے عشق کی داستان گھر گھر پھیل گئی، زبانوں پر چرچا تھا کہ بادشاہ کی بیوی خرید کردہ غلام پر عاشق ہوگئی، اس نے اپنی خفت و شرمندگی مٹانے کیلئے محل میں دعوت رچائی، سب کو بلایا، پھل، چھری، کانٹے سامنے رکھدیئے ادھر حضرت یوسف کو سامنے آنے کا حکم دیا انکو دیکھ کر عورتیں حیران رہ گئیں، پھلوں کو کاٹنے کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے اور کہنے لگیں اللہ کی قسم یہ تو کوئی نورانی فرشتہ ہے، اس طرح بیگم عزیز نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئی تو اسکو جیل بھیجدیا جائے گا، حضرت یوسف نے دعا کی اے رب انکے فریب میں مبتلا ہونے سے بہتر جیل جانا ہے یہ دعا قبول ہوئی، آخر حضرت

Scanned by CamScanner

یوسف جیل بھیجدیے گئے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا ان کے ساتھ مزید دو نوجوان بھی جیل خانے گئے۔ انہوں نے الگ الگ خواب دیکھے اور حضرت یوسفؑ سے تعبیر دریافت کی۔ حضرت نے تعبیر بتانے سے پہلے دعوت و تبلیغ کا کام کیا۔ توحید کی دعوت دی نبی جہاں کہیں رہیں وہ اپنا کام کرتے ہیں پھر فرمایا تم دونوں میں سے ایک کو سزا ہوگی اور دوسرا اپنی ڈیوٹی پر بحال ہوجائے گا اور حضرت یوسف کئی برس جیل میں رہے۔ چھٹے رکوع میں فرمایا بادشاہ نے ایک خواب دیکھا، درباری اس کا مطلب بیان نہیں کرسکے بس یہ خواب ہی حضرت یوسف کی رہائی کا سبب بنا۔ ساتویں رکوع میں ہے کہ حضرت یوسف نے بادشاہ کی دعوت پر جیل خانہ سے باہر آنے سے انکار کردیا اور فرمایا جب تک میرے کیس (Case) کی تحقیق نہ ہو میں باہر نہیں آؤں گا۔ بادشاہ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ حضرت یوسف بے قصور ہیں۔ آخر بادشاہ کی بیوی کو اعلان کرنا پڑا کہ یوسف پاکدامن ہیں، خطا کار میں ہوں۔ حضرت یوسف کی بے گناہی اور تقویٰ و پرہیزگاری سے متاثر ہوکر بادشاہ نے انکو اپنا وزیر اور مشیر خاص بنالیا۔ نیکی ضائع نہیں ہوتی، اللہ اس کا صلہ ضرور عطا فرماتا ہے۔ آٹھویں رکوع میں فرمایا حضرت یوسف کی بتائی تعبیر کے مطابق علاقہ میں قحط کا دور شروع ہوا۔ برادران یوسف غلہ لینے کیلئے مصر پہنچے وہ حضرت یوسف کو نہیں پہچان سکے، سمجھ رہے تھے کہ یوسفؑ کنویں میں ختم ہوگئے مگر حضرت یوسف انکو پہچان گئے وہ لوگ کہاں سوچ سکتے تھے کہ جس بھائی کو کنویں میں ڈالا تھا وہ آج مصر کے تخت حکومت پر ہوگا، بھائیوں کو اناج دیا قیمت بھی نہیں لی اور اگلی بار اپنے دوسرے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لانے کی خواہش ظاہر کی، حضرت یعقوبؑ بمشکل ان کو بھیجنے پر راضی ہوئے، نویں رکوع میں ہے کہ وہ بھائی دوسری مرتبہ

بنیامین کے ساتھ مصر پہنچے اور حضرت یوسف نے بڑی تدبیر کے ذریعہ بنیامین کو اپنے پاس روک لیا، صورت حال دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ یہ کیا اسکے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی مگر حضرت یوسف کا تحمل دیکھیے کہ سب کچھ سنتے رہے، انکے اشارے میں کیا سے کیا ہوسکتا تھا۔ دسویں رکوع میں ہے یہ لوگ یہاں سے مایوس ہوکر کنعان پہنچے اور حضرت یعقوب سے کہا کیا بتائیں بنیامین نے وہاں چوری کی تو حاکم مصر نے انکو گرفتار کرلیا، یہ سننا تھا کہ حضرت یعقوب کیلئے فراق یوسف کا پرانا زخم ہرا ہوگیا۔ حضرت یوسف کی جدائی میں شدت غم سے روتے روتے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں تھیں، جس دن سے حضرت یوسف حضرت یعقوب سے جدا ہوئے انکی آنکھ کا آنسو نہیں تھما تھا مگر وہ نہ کسی پر غصہ کرتے تھے، نہ کسی سے شکوہ کرتے تھے انکے دل کا بخار آنکھوں کے راستہ سے نکلتا تھا اور اپنے رنج و غم کا دکھڑا صرف اللہ کو سناتے تھے۔ حضرت یعقوب نے فرمایا پھر مصر جاؤ یوسف اور اسکے بھائی کو تلاش کرو اور رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو چنانچہ یہ مصر پہنچے، گھر کا حال سنایا، حضرت یوسف نے انکو قریب بلایا، بات کی پہچان گئے کہ یہ وہی یوسف ہیں حضرت یوسف نے انکو معاف کردیا، عفو و درگزری نبیوں کا شیوہ ہے، فرمایا یہ میری قمیص لیکر جاؤ ابا جان کے چہرے پر ڈالدو ان کی آنکھیں روشن ہوجائیں گی اور ان سب کو میرے پاس لے آؤ۔ گیارھویں رکوع میں ہے ادھر حضرت یوسفؑ کی قمیص روانہ ہوئی اور ادھر حضرت یعقوبؑ نے فرمایا مجھے تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے حضرت یوسفؑ کی قمیص چہرے پر ڈالتے ہی حضرت یعقوب کی بینائی واپس آگئی اور حضرت یعقوبؑ اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ مصر روانہ ہوگئے۔ حضرت یوسف نے اپنے والدین کا بڑا استقبال کیا (برسوں کا بچھڑا بیٹا آج

مصر کے تخت حکومت پر ہے اس کیفیت کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے نہ کوئی لکھ سکتا ہے)۔

فرمایا آج یہ منظر، یہ ملن اس خواب کی تعبیر ہے کہ چاند سورج اور ستارے مجھکو سجدہ کر رہے ہیں۔ میرے رب نے مجھ پر کیسے کیسے انعامات فرمائے۔ حضرت یوسف نے دعا کی اے خالق ارض و سماء، اے مالک کون و مکاں تو ہی میرا ولی ہے دنیا و آخرت میں۔ اسلام کی حالت میں مجھے وفات دے اور مجھے نیک بندوں میں ملادے۔ اے نبی! یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو ہم وحی کے ذریعہ آپ کو بتلا رہے ہیں۔ آپ ان تمام واقعات کے وقت موجود نہیں تھے مگر یہ سب دنیا کے انسانوں کو سنانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتے۔ یہ قرآن تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے۔ سورت کے آخری رکوع میں فرمایا آسمانوں اور زمین میں قدرت الٰہی کی کتنی نشانیاں ہیں مگر لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ نبی کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کا راستہ توحید کا راستہ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام مرد تھے۔ انکو جھٹلانے والوں کا انجام سامنے ہے اور ان واقعات میں عقلمندوں کیلئے عبرت و نصیحت کا پیغام ہے۔ یہ من گھڑت واقعات نہیں۔ انکی بنیاد سچائی پر ہے اور اسی سے ایمان والوں کو ھدایت و رحمت ملتی رہے گی۔

سورۃ الرعد کے پہلے رکوع میں فرمایا قرآن حق ہے پھر بھی بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اللہ نے آسمان بغیر ستون کے کھڑا کر دیا۔ چاند سورج کا سفر قیامت تک کیلئے متعین کر دیا اور آسمان و زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جو اسکی یکتائی کا اعلان کرتی ہیں مگر منکروں کو تعجب ہے کہ دوبارہ کیسے زندہ ہونگے اتنی نشانیاں دیکھ کر پھر بھی نشانی کا مطالبہ ہے اور کہتے ہیں کہ اس نبی پر کوئی نشانی

کیوں نہیں اتری۔ اے نبی! آپ تو ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کو راستہ بتانے والے ہیں۔ دوسرے رکوع میں فرمایا حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے اسکی اصل حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں۔ بندوں کی حفاظت کیلیے اس نے فرشتے مقرر کر دیے ہیں مگر انسان جب بدلتا ہے تو اسکے ساتھ اللہ کا معاملہ بھی بدل جاتا ہے۔ سب اسکی حمد و ثنا میں مصروف ہیں۔ اسی کو پکارنا ہے۔ نفع و نقصان اس کی مرضی پر موقوف ہے۔ نابینا و بینا، تاریکی و روشنی برابر نہیں۔ جن لوگوں نے ایمان اور نیکی پر زندگی گذاری ان کا انجام بہتر ہے اور جو اسکے خلاف چلے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Scanned by CamScanner

گیارھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج گیارھویں تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے پونے چودہ جزء ہوگئے، سورۃ الرعد کے آخری چار رکوع، سورۃ ابراھیم اور سورۃ الحجر مکمل اور سورۃ النحل کے ابتدائی بارہ رکوع، اس طرح کل انتیس رکوع تلاوت کیے گئے، آج کے پہلے رکوع میں فرمایا ایک وہ شخص جو بالکل اندھا ہے اور ایک وہ شخص جس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے، جو لوگ قول و قرار کو پورا کرتے ہیں انکو حساب کا خوف ہے اللہ کی مرضی کے طالب ہیں اسکے راستہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کو اور انکے متعلقین کو جنت میں داخلہ ملیگا، فرشتے ہر طرف سے ان کا استقبال کریں گے اور سلامتی کا پیام دیں گے، اور وہ لوگ جو قول و قرار کو توڑتے ہیں، رشتوں کو کاٹتے ہیں، فساد مچاتے ہیں وہ لعنت کے مستحق ہیں اور برے ٹھکانے کے .... روزی اللہ کے ہاتھ میں ہے دنیا میں مست و مگن مت ہو یہ دنیا دھوکہ کا سامان ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا ھدایت

و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے وہ ھدایت اسکو دیتا ہے جو اسکی طرف آنا چاہے، ایمان والوں کو اللہ کی یاد سے چین اور سکون نصیب ہوتا ہے، اگر اللہ چاھتا تو اس قرآن کے ذریعہ بہت کچھ کرا سکتا تھا کہ سب کو ھدایت ملجاتی لیکن بس یہ اس کی مشیت ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اے نبی! آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، اللہ کی طرف سے سزا نہ ملنے پر وہ یہ نہ سمجھیں کہ چھوٹ گئے، پہلے والے لوگوں کو بھی ڈھیل دی گئی تھی، اللہ کو تو ہر ایک کے عمل کی خبر ہے، وہ دنیا و آخرت میں بچکر کہیں نہیں جاسکتے، ہر ایک کا بدلہ اسکے عمل کے مطابق ہے، انکی پرواہ نہ کرو، چوتھے رکوع میں فرمایا آپ سے پہلے آئے نبی و رسول بیوی بچوں والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نئی کتاب قرآن کریم دیکر بھیجنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، کتاب کا اتارنا، نشانی کا دینا اللہ کی مرضی پر ہے، اللہ جس بات کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس بات کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اسی کے پاس اصل کتاب ہے، یہ منکر آپ کو مانیں نہ مانیں اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک آپؐ اسکے رسول ہیں!۔

سورۃ ابراھیمؑ کے پہلے رکوع میں فرمایا نزول کتاب کا مقصد دنیائے انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانا ہے، ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں پیغام دیکر بھیجا تاکہ بات کھل کر آجاوے مگر سب کچھ اسی کی مرضی سے ہوتا ہے، بنی اسرائیل پر انعامات الٰہی کا مختصر تذکرہ، دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ کی نعمتیں بے شمار اگر تم شکر کرو گے تو مزید نوازے جاؤگے اور اگر تم نے ناشکری کی تو اسکی پکڑ بھی بہت سخت ہے، یہ بات پچھلی قوموں کا تذکرہ کرکے اور نبیوں کے واقعات کے ذریعہ بھی اچھی طرح سمجھا دی گئی ہے، بس ایمان و توکل، مصائب پر صبر اھل حق کا شیوہ ہے، تیسرے رکوع میں منکرین

Scanned by CamScanner

کی طرف سے رسولوں کو جلاوطنی کی دھمکی اور اللہ کی طرف سے ان ظالموں کی ہلاکت کی خبر اور پھر جہنم کی رسوائی کہ ان کا عمل راکھ کا ڈھیر ہے اللہ انکو ہٹا کر دوسروں کو لاسکتا ہے۔ آخرت کے عذاب میں بڑے چھوٹے سب برابر ہو جائیں گے۔ چوتھے رکوع میں ہے کہ آخرت میں فیصلہ کے بعد لوگ شیطان کو ملامت کریں گے کہ تو نے ہم کو پھنسایا تھا۔ شیطان جواب دے گا کہ میں تمہارے اوپر حاکم نہیں تھا جو زبردستی گناہ کرالیتا میں تو صرف پکارتا تھا تم مجھے ملامت نہ کرو آج میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ ظالموں کا انجام اور مومنین کا انجام بیان فرمایا نیکی و کلمہ طیبہ اور گندی بات کی مثال بیان فرمائی ہے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا اللہ نے منکرین و کافرین کو بڑی بڑی نعمتیں دیں مگر وہ کفر و ناشکری پر تلے رہے۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ کی مرضیات میں لگے رہیں۔ اللہ کی قدرت کو نہ بھولیں۔ اسکے احسانات کو یاد کریں اسی نے سب کچھ دیا اسکی نعمتیں بے شمار ہیں اگر تم اسکی نعمتیں گننا چاہو تو گن نہیں سکتے مگر انسان بڑا ظالم و ناشکرا ہے۔ چھٹے رکوع میں حرم بیت اللہ کا تذکرہ، حضرت ابراھیم علیہ السلام کا اپنی اھلیہ اور فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کعبہ مشرفہ کے پاس چھوڑنا، معمار حرم کی تعمیر جہاں اور انکی دیگر دعاؤں کا بیان ہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا ظالموں کو فورا سزا نہ ملے تو وہ خوش نہ ہوں اللہ کو انکی سب حرکتیں معلوم ہیں اور انکی پکڑ کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ اے نبی! ظالموں کو اس دن کے عذاب سے خبردار کر دیجئے۔ جس دن انکے ہوش اڑ جائیں گے اور انکے مکر و فریب کا پردہ چاک ہو جائے گا اللہ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ زمین و آسمان کی موجودہ حالت بدل چکی ہوگی، سب اللہ کے حضور کھڑے ہونگے۔ اور ہر نفس کو بدلہ ملکر رہے گا۔ یہ اطلاع قرآن کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا دو!۔

سورۃ الحجر کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ آیتیں کتاب قرآن مبین کی ہیں۔ ایک وقت آئیگا جب منکر لوگ تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔۔۔۔۔ قومیں مقررہ وقت پر ھلاک کی گئیں۔ ایمان لانے کیلئے تو یہ قرآن ہے۔ اللہ نے اسکو نازل کیا اور فرمایا ہم ہی اسکے محافظ و نگہبان ہیں۔ جنھیں ایمان نہیں لانا وہ کوئی نشانی دیکھ کر بھی نہیں لائیں گے۔ دوسرے رکوع میں آسمان وزمین اور دیگر نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہر نعمت کے خزانے اللہ کے پاس ہیں تیسرے رکوع میں تخلیق آدم، فرشتوں کو سجدہ کا حکم، ابلیس کا سجدے سے انکار، اس کیلئے، اسکی ذریت و متبعین کے لئے جھنم ہے، جس کے سات دروازے ہونگے۔ چوتھے رکوع میں فرمایا ایمان والوں کیلئے جنت کی نعمتیں ہیں۔ انکے سینے پاک ہوں گے اور انکو کوئی دکھ نہیں پہنچے گا، حضرت ابراھیم کو بڑھاپے میں اولاد کی خوشخبری فرشتوں کا انسانی شکل میں آنا، پانچویں رکوع میں ہے یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے وہ انکو نہیں پہچان سکے۔ قوم کی خباثت و بدبختی اور حضرت لوط کی گھبراہٹ اور پریشانی، اس قوم کی تباہی و بربادی، قوم لوط کے واقعہ میں عبرت و نصیحت کی بڑی نشانیاں ہیں، سورت کے آخری رکوع میں فرمایا ایک نبی کو جھٹلانا تمام نبیوں کو جھٹلانا ہے۔ دنیا کے ظاہری اسباب عذاب الٰہی کو ٹال نہیں سکتے۔ سات آیتیں (سورہ فاتحہ) اور قرآن عظیم جیسی دولت عطا فرمائی، دنیا کی ساری دولتیں اسکے سامنے بے حقیقت ہیں۔ اے نبی بس آپ اپنا کام کیئے جائیے، دشمنوں کی سب حرکتیں ہم کو معلوم ہیں وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

سورۃ النحل کے پہلے رکوع میں اپنی دیگر نعمتوں کے ذکر کے ساتھ فرمایا اللہ نے تمہارے لئے بہت سی سواریاں پیدا کی ہیں اور آئندہ تمہارے لئے ایسی

سواریاں بنائے گا جنہیں تم ابھی نہیں جانتے، تمہارے آرام وراحت اور زیب و زینت کیلئے اس نے کتنی چیزیں پیدا کی ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا پینے کیلئے پانی جانوروں کیلئے چارہ، سرسبز کھیتیاں، زیتون، کھجور، انگور، اور ہر طرح کے پھلوں کے باغات، شب وروز کا نظام محکم، چاند سورج اور ستاروں کا عمل، زمین سے اگنے والی رنگ برنگی چیزیں ٹھاٹھیں مارتا سمندر، بلند و بالا پہاڑ، یہ سب اسکی وحدانیت و یکتائی اور عظمت وقدرت کی نشانیاں ہیں، اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو نہیں گن سکتے، اللہ کو چھوڑ کر وہ جنکو پکارتے ہیں وہ سب مخلوق ہیں اور انکو ذرہ برابر اختیار نہیں، تیسرے رکوع میں فرمایا تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا اس کا نتیجہ سامنے آجائیگا، چوتھے رکوع میں فرمایا حق کے خلاف جو سازشیں آج کی جاری ہیں پہلے بھی ہوئیں، ان لوگوں نے دنیا ہی میں اپنے انجام دیکھ لئے اور آخرت کی رسوائی ابھی باقی ہے، مگر دعوت حق کو قبول کرنے والے آخرت میں سرخرو اور کامیاب رہیں گے، پانچویں رکوع میں مشرکوں کے شرک کے جواز کا رد ہے، اللہ نے سمجھانے کیلئے ہر امت میں رسول بھیجا تھا اور سب سے آخر میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، موت کے بعد کی زندگی کافروں کی سمجھ میں نہیں آئی، آخرت اس لئے بھی ضروری ہے کہ جھوٹ اور سچ واضح ہو جائے، اور ہر چیز کے وجود کیلئے ارادۂ الٰہی اور امر کن کافی ہے، چھٹے رکوع میں فرمایا جن لوگوں نے حق کیلئے ظلم برداشت کیے، ہجرت کی دنیا و آخرت میں ان کا اجر محفوظ ہے، اے نبی! آپ سے پہلے بھی رسولوں کو بھیجا گیا تھا اور یہ قرآن ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ آپ انسانوں کو صاف صاف بتادو کہ ان کیلئے کیا کچھ اتارا گیا ہے، اللہ جس طرح چاہے اپنے بندوں کو پکڑ سکتا ہے سب

اسکے سامنے عاجز و بے بس ہیں۔ ساتویں رکوع میں اللہ کا فرمان ہے کہ دو معبود نہ ٹھیراؤ، معبود تو صرف ایک ہی ہے اور ساری مخلوق اسکے سامنے عاجز ہے وہ لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں بتوں کا حصہ لگاتے ہیں، قتل اولاد کے بدترین عمل میں مبتلا ہیں، آٹھویں رکوع میں فرمایا اگر اللہ انسانوں کو انکے ظلم پر پکڑنا شروع کرے تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچے، اس نے ہر ایک کی پکڑ کا وقت مقرر کر دیا ہے.....

اے نبی! ہم نے یہ کتاب آپ پر نازل کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ آپ انکے اختلاف کو بیان کر دیں، قرآن کا پیغام سب کیلئے ہے مگر اس کا اصل فائدہ تو ایمان والوں کو نصیب ہوتا ہے، نویں رکوع میں فرمایا چوپایوں پر غور کرو گوبر اور خون کے درمیان سے لذیذ اور میٹھا دودھ تم کو ملتا ہے، کھجور اور انگور میں تمہارے لئے فائدے ہیں، اور شہد میں بہت سی بیماریوں کیلئے شفاء ہے، دسویں رکوع میں فرمایا اللہ نے روزی اپنی حکمت و مصلحت سے سب کو الگ الگ دی ہے، اسی نے بیوی، بچے اولاد عطا فرمائی اور انسان کیلئے ہر طرح کا انتظام فرمایا۔ اللہ کی بندگی کرنے والا اور مشرک دونوں برابر نہیں ہوسکتے وہ بت تو اپنے پجاری پر خود بوجھ ہوتا ہے۔

گیارھویں رکوع میں فرمایا زمین و آسمان کا ہر راز اللہ جانتا ہے، قیامت پل جھپکنے میں یا اس سے بھی کم وقت میں آجائے گی، اللہ کیلئے کچھ مشکل نہیں، اللہ نے تم کو کتنی نعمتیں دی ہیں، ماں کے پیٹ سے لیکر کھانے پینے، رہنے بسنے کیلئے کیا نہیں دیا، جانوروں کے چمڑوں اور کھالوں سے ڈیرے خیمے، ٹینٹ بناتے ہو اور جانوروں کے بال روئیں اور اون سے بھی کتنی چیزیں تیار کرتے ہو، ناشکری کا انجام برا ہے، بارھویں رکوع میں فرمایا منکر جب اللہ کا

Scanned by CamScanner

عذاب دیکھ لیں گے تو توبہ کرنا چاہیں گے مگر انکی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور انکو کسی طرح کی ڈھیل نہیں ملیگی۔ اس دن ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور اے نبی آپ ان تمام پر گواہ ہوں گے قرآن کریم میں تو ہر چیز کا بیان نہایت مفصل ہے اور یہ کتاب ھدایت و رحمت اور بشارت ہے فرمانبرداروں کے لئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

بارھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج بارھویں تراویح ہوئی۔ سوا جزء کے حساب سے آج نصف قرآن پندرہ پارے ہوگئے سورۃ النحل کے آخری چار رکوع، سورۃ بنی اسرائیل مکمل اور سورۃ الکھف کے ابتدائی نو رکوع آخر جزء تک کل پچیس رکوع پڑھے گئے۔

آج کے پہلے رکوع کی پہلی آیت ہے ان اللہ یامر بالعدل۔۔۔۔۔۔ مسلمانو! اللہ تم کو حکم دیتا ہے عدل وانصاف کرنے کا، احسان کرنے کا اور قریب کے لوگوں کو دینے کا اور وہ تم کو روکتا ہے بے حیائی کی باتوں سے، برائیوں سے اور ظلم وزیادتی کے کاموں سے۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ آگے فرمایا قول وقرار پورا کرو اور قسموں کا لحاظ رکھو، وعدہ پورا کرو اور ان چیزوں کا غلط استعمال مت کرو، تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ مٹ جائیگا اور اللہ کے پاس جو ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ۔۔۔۔۔ پڑھ لیا کرو شیطان کا زور مومنین پر نہیں چلتا کس پر چلتا ہے اسکو

Scanned by CamScanner

آگے کی آیت میں بتلا دیا ہے۔ دوسرے رکوع میں قرآنی آیات سے متعلق
یہود و مشرکین کی افترا پردازی کا تذکرہ، یہ قرآن روح الامین حضرت جبرئیل
علیہ السلام کے ذریعہ حق کی بنیاد پر اتارا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تیسرے رکوع میں
فرمایا ایک دن آئے گا کہ لوگوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ اللہ کی دی ہوئی
پاکیزہ اور حلال چیزیں کھاؤ اور اسی کا شکر، اسی کی بندگی کرو۔ اس نے مردار،
بہتا خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کی ہر چیز حرام کردی ہے۔ ہاں مجبور
مستثنیٰ ہے۔ اپنے من سے کسی چیز کو حرام و حلال مت کرو۔ یہ اختیار تو صرف اللہ
کو ہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا حضرت ابراھیم اپنے تنہا وجود
میں ایک امت تھے انکے مزید کمالات کے ذکر کے ساتھ دعوت الی اللہ کا طریقہ
بتلایا کہ حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دو۔ بدلہ اتنا ہی لو جتنا
تمہارے ساتھ ظلم ہوا ہے اور صبر کرنے والوں کے بڑے مراتب ہیں۔ صبر کرو
اور دشمنوں کی سازشوں سے تنگ دل مت ہو جو نیکی اختیار کرے گا اللہ کی مدد
اسکے شامل حال رہے گی۔

سورۂ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کی پہلی آیت ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ .... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
شب معراج میں مکہ مکرمہ سے یروشلم کی مسجد اقصیٰ تک تشریف لیجانے کے ذکر
کے ساتھ آپ کے کمالات کا بیان ہے۔ حضرت موسیٰ پر نزول تورات کا
تذکرہ، بنی اسرائیل کی سرکشی و بغاوت اور ان پر عذاب کی پیشن گوئی۔ یہ قرآن
ہی سب سے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مومنین کیلئے بشارت ہے اور بے ایمانوں
کیلئے عذاب الیم کا پیغام ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا انسان بڑا جلد باز ہے وہ
بہت جلد کوئی فیصلہ کرلیتا ہے۔ رات اور دن کا آنا جانا، شب و روز کا اتار

چڑھاؤ، چاند سورج کا طلوع اور غروب قدرت کی نشانی۔ مہینوں اور سالوں کی
گنتی اور حساب میں بھی ہے۔ قیامت کے دن ہر انسان کا اعمال نامہ اسکے گلے کا
ہار ہوگا ہر شخص اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر لیجائیگا اللہ کسی بے قصور کو
سزا نہیں دیتا۔ تیسرے رکوع میں فرمایا تم اپنے رب کا فیصلہ سن لو۔ اللہ کی
بندگی کرو اسکے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔
رشتے داروں، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ فضول خرچی مت کرو۔ ہر کام میں
میانہ روی اختیار کرو۔ روزی رساں اللہ ہے۔ چوتھے رکوع میں فرمایا تنگی کے
خوف سے اولاد کو قتل مت کرو۔ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کسی کو ناحق قتل
مت کرو۔ یتیم کے مال میں ھیرا پھیری سے بچو۔ وعدہ پورا کرو۔ ناپ تول میں کمی
مت کرو۔ بغیر تحقیق کسی بات کو نہ مانو۔ زمین پر اترا کر مت چلو۔ پانچویں رکوع
میں فرمایا اس قرآن میں ہم نے ہر طرح سے سمجھایا ہے مگر وہ پھر بھی بھاگتے ہیں
سب اللہ کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں اور جب قرآن میں اللہ وحدہ لاشریک کا
ذکر آتا ہے تو کچھ لوگ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں اور انکو مر کر دوبارہ زندہ ہونے پر
تعجب ہے۔ بعث بعد الموت کے دلائل۔ چھٹے رکوع میں فرمایا میرے بندو میری
بات مانو شیطان کے چکر میں مت آؤ۔ اللہ نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت
دی ہے۔ مشرکین جن ہستیوں کو پکارتے ہیں انکو نفع نقصان کا کوئی اختیار نہیں
جھٹلانے والوں کا انجام.... ساتویں رکوع میں فرشتوں کو سجدہ کا حکم، ابلیس
کا سجدے سے انکار اور یہ اعلان کہ میں قیامت تک اولاد آدم کو بہکاتا رہوں گا۔
شیطان کے سارے دعوے جھوٹے ہیں۔ اللہ نے انسان کیلئے کتنی نعمتیں پیدا کی
ہیں۔ اگر وہ انسانوں کو سزا دے تو کوئی بچانے والا نہیں۔ تمام مخلوقات پر بنی
آدم کی فضیلت کا بیان۔ آٹھویں رکوع میں فرمایا قیامت کے دن ہر آدمی اس

Scanned by CamScanner

قائد کے ساتھ ہوگا جسکی دنیا میں اس نے پیروی کی ہوگی، اور ذرہ برابر کسی پر ظلم نہیں ہوگا، جو شخص اس دنیا میں ھدایت سے اندھا بنا رہا آخرت میں بھی وہ ایسا ہی رہیگا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دشمنوں کی سازشوں کا تذکرہ، نویں رکوع میں پانچوں نمازوں کا حکم اور تہجد کی فضیلت، حضور کے لئے اسکی فرضیت اور مقام محمود کا تذکرہ، ہجرت کی دعا، باطل کی ناکامی کی پیش گوئی اور قرآن ایمان والوں کیلئے شفاء و رحمت ہے اور ظالموں کیلئے خسارہ، انسان بڑا ناشکرا ہے اور ہر شخص اپنے طریقہ پر کام کر رہا ہے، دسویں رکوع میں فرمایا روح کے بارے میں لوگوں کو بہت ہی کم علم ہے، اگر تمام جنات و انسان اکٹھا ہوجائیں تب بھی وہ قرآن جیسا کلام نہیں بنا سکتے نبی پاک کیلئے کفار کا مادی ساز و سامان کا مطالبہ، گیارھویں رکوع میں نبی کی بشریت پر کفار کے اعتراض کا جواب، گمراہی و ھدایت سب من جانب اللہ ہے، منکرین آخرت کا برا انجام ہونے والا ہے، رحمت و مغفرت کے خزانے اللہ کے اختیار میں ہیں اور انسان بڑا تنگ دل ہے اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات دیئے جانے کا تذکرہ، اللہ نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے تاکہ وہ سب تک پہنچ جائے، اور جب اسکی تلاوت کی جاتی ہے تو مومنین پر خوف طاری ہوجاتا ہے، سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں، سارے اچھے نام اسی کیلئے ہیں۔ حمد و ثنا اسی کا حق ہے اور اسکی عظمت و کبریائی و بادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔

سورۃ الکھف کے پہلے رکوع میں ہے کہ قرآن صاف اور سلیس کتاب ہے، اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے، نافرمانوں کو خبر دار کرتی ہے اور ایمان والوں کیلئے بشارت ہے، کفار کے ایمان نہ لانے پر اللہ کی طرف سے نبی کیلئے

تسلی کا پیغام...... زمین پر جو کچھ ہے وہ ایک دن ختم ہوجائے گا اصحاب کھف کے غار میں پناہ لینے کا تذکرہ، دوسرے رکوع میں اصحاب کھف کا واقعہ جو بڑے مومن و موحد لوگ تھے، انہوں نے اپنے کو بچانے کیلئے غار میں پناہ لی تھی، تیسرے رکوع میں انکے حالات بتائے گئے ہیں، انکی تعداد کتنی تھی اصل حقیقت اللہ ہی جانتا ہے لوگ بس اٹکل کے تیر چلاتے ہیں، قرآن نے انکے جو حالات بتلائے ہیں اس سے زیادہ کی کھوج مت کرو، چوتھے رکوع میں فرمایا آئندہ کسی کام کو کرنے کیلئے انشاء اللہ ضرور کہا کرو، اصحاب کھف تین سو نو برس غار میں رہے کیسے رہے یہ بس اللہ کو معلوم ہے، کلام الہٰی کی تلاوت کرو اس کا قانون بدل نہیں سکتا، اسکو ہمیشہ یاد کرو، یہ قرآن حق ہے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ایسے ظالموں کا برا انجام ہے، جہنم اور اس کا ہولناک عذاب اور مومنین کیلئے طرح طرح کے انعامات، پانچویں رکوع میں دو آدمیوں کا قصہ ایک نے شکر کیا اور دوسرے نے ناشکری کی، چھٹے رکوع میں دنیا کی زیب و زینت کی مثال، اسکی بے ثباتی اور نیکیوں کی بقاء، اور جب قیامت آئے گی تو پہاڑوں اور زمین کا کیا حال ہوگا، انسان دنیا میں یکہ و تنہا آیا تھا اسی طرح آخرت میں وہ اپنے رب کے حضور پہنچے گا اور اعمال کا دفتر دیکھ کر کہے گا کہ ہائے افسوس ہر چھوٹی اور بڑی بات اس اعمال نامہ میں درج ہے۔

ساتویں رکوع میں حضرت آدم اور ابلیس کا تذکرہ، ابلیس جنات میں سے تھا مجرموں کا ٹھکانہ دوزخ ہے، آٹھویں رکوع میں فرمایا ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں، نبیوں کو بھیجنے کا مقصد، کلام الہٰی سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم و بد بخت ہے، نویں رکوع میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا واقعہ، حضرت موسیٰ کو حکم ہوا جاؤ اور جہاں تمہارے توشہ کی مچھلی زندہ

Scanned by CamScanner

ہوجائے وہیں تم کو ہمارا مقبول بندہ ملیگا، موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کے ساتھ چلنے کی خواہش کی، حضرت خضر کی طرف سے صبر وضبط اور سوال نہ کرنے کی ھدایت، اس پارے کی آخری آیتوں میں فرمایا دونوں چلے کشتی میں سوار ہوگئے، حضرت خضر نے کشتی توڑدی، حضرت موسیٰ سے صبر نہ ہوسکا چلتے چلتے آبادی میں داخل ہوئے، حضرت خضر نے ایک لڑکے کو قتل کردیا حضرت موسیٰ برداشت نہ کرسکے، اس کے بعد کا واقعہ اگلے پارے میں دیکھئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن۔

تیرھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج تیرھویں تراویح ہوئی، سوا سولہ جزء ہوگئے ، سورۃ الکھف کے آخری تین رکوع، سورۃ مریم وسورۃ طہٰ مکمل اور سورۃ الانبیاء کے ابتدائی چار رکوع اس طرح آج اکیس رکوع تلاوت کئے گئے، پندرھویں پارے کے آخر سے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ چل رہا ہے۔

آج کے پہلے رکوع میں فرمایا وہ دونوں چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، حضرت خضر نے دیوار بنادی، حضرت موسیٰ خاموش نہ رہ سکے آخر دونوں میں جدائی کا وقت آگیا، جدائی سے پہلے حضرت خضر نے تمام واقعات کے اسباب و وجوہات بتلادئے اور فرمایا یہ سب کچھ میں نے اپنے اختیار سے نہیں کیا، دوسرے رکوع میں ذوالقرنین بادشاہ کا ذکر، ان کی طاقت کا بیان، انہوں نے مشرق و مغرب کا سفر کیا تھا، یاجوج وماجوج کا تذکرہ وغیرہ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا سب سے زیادہ خسارے میں وہ لوگ ہیں جو غلط کام کرکے سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کررہے ہیں، اچھے کام کرنے والوں کیلئے تو جنت الفردوس ہے، سمندر کی سیاہی بنالی جائے وہ ختم ہوجائے گی مگر اللہ کی

Scanned by CamScanner

تعریف پوری نہیں ہو سکتی، جو اپنے رب سے ملنا چاہتا ہے اسے نیک عمل کرنا چاہیے اور وہ رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سورۃ مریم کے پہلے رکوع میں حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں اولاد کیلئے دعا، بارگاہ الٰہی میں دعا کی قبولیت اور بیٹے کی بشارت، جن کا نام اللہ نے ولادت سے پہلے یحیٰی تجویز کیا۔ یحیٰی علیہ السلام کو یہ حکم کہ کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھامے رہنا، دوسرے رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر، بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، ماں کی گود میں حضرت عیسیٰ کا بولنا اور ان پر انعامات الٰہی کا تذکرہ، جو لوگ اللہ کی قدرتوں کا انکار کر رہے ہیں انھیں اس حسرت وندامت کے دن سے خبردار رہنا چاہیے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہو گا۔ تیسرے رکوع میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ذکر کہ انہوں نے اپنے باپ کو کس طرح شرک وبت پرستی سے روکا اور توحید کی دعوت دی اور انکی ہجرت کا تذکرہ اور یہ بشارت کہ بعد کے لوگوں کی زبان پر انکی نیکی اور سچائی کے تذکرے جاری رہیں گے۔ چوتھے رکوع میں حضرت موسیٰ، حضرت ھارون، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات اور دیگر تمام نبیوں کا ذکر کہ انکی کیا صفات تھیں، انکے بعد کے لوگ خواہشات کے غلام بن گئے، وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے، مگر ہاں جو توبہ کر لیں اور زندگی بدل دیں انکے لئے جنت ہے۔ جنت میں خلاف مزاج کوئی بات نہ ہوگی اور نعمتیں ہی نعمتیں ہونگی۔ نبی کی خدمت میں حضرت جبرئیل کی حاضری حکم الٰہی سے ہوتی ہے، پانچویں رکوع میں آخرت میں زندہ ہونے پر تعجب کا جواب ہے اور آگے فرمایا تم اپنے رب کا فیصلہ سن لو تم میں سے آخرت میں ہر شخص کو پل صراط سے گزرنا ہو گا، بس نیکی پر قائم رہنے والے گزر جائیں گے اور

ظالم گھٹنوں کے بل جہنم میں گر جائیں گے، یہاں جو ڈھیل ملی ہوئی ہے اس سے دھوکہ میں نہ آنا چاہیے، وہاں پتہ چل جائیگا کہ کون کامیاب ہے اور کون ناکام ہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا شیطان تو کافروں پر اپنا داؤ چلاتا ہے۔ آخرت کا انتظار کرو، اللہ سے ڈرنے والے کہاں ہونگے اور مجرمین کہاں پہنچیں گے، سارے سہارے ختم ہو چکے ہونگے صرف ایک اللہ کا سہارا ہو گا مگر یہ ظالم اس کیلئے اولاد ثابت کرتے ہیں، یہ اتنی بڑی بات ہے کہ آسمان و زمین کو شق ہو جانا چاہیئے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں، (توبہ توبہ) یہ رحمٰن کے لئے اولاد بتاتے ہیں حالانکہ ساری کائنات اسکی ادنیٰ غلام ہے، جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ انکے دلوں میں محبت پیدا فرما دیتا ہے اللہ اور اسکے رسولوں سے بغاوت کرنے والی قومیں مٹا دی گئیں۔ آج انکی بھنک بھی سنائی نہیں دیتی!۔

سورۂ طٰہٰ کے پہلے رکوع میں فرمایا قرآن اس لئے اتارا کہ جنکے دل نرم ہیں وہ نصیحت حاصل کریں، آسمانوں کے اوپر سے لیکر زمینوں کے نیچے تک تمام کائنات کا خالق ومالک اللہ ہے، جس بات کو کوئی نہ سن سکے جو نہ زبان پر ہو مگر وہ اسکے علم میں ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قیامت کا آنا، حضرت موسیٰ کے معجزات کا تذکرہ، دوسرے رکوع میں حضرت موسیٰ کی دعائیں، پیدائش کے بعد حضرت موسیٰ کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالنا، حضرت موسیٰ و حضرت ھارون علیہما السلام کو دعوت و تبلیغ کے حکم کے ساتھ یہ ھدایت کہ فرعون سے نرم بات کہنا شاید وہ مان جائے حضرت موسیٰ کے ساتھ فرعون کا مباحثہ۔ تیسرے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ، جادوگروں کی ہار، ان کا ایمان لانا، فرعون کی دھمکی اور مومنین کی استقامت کا بیان ہے، چوتھے رکوع میں فرمایا ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعہ حکم

دیا کہ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر راتوں رات مصر سے ہجرت کر جاؤ، فرعون نے ان کا پیچھا کیا، اللہ نے بنی اسرائیل کو نجات دی، فرعون اپنے ساز و سامان کے ساتھ دریا میں غرق ہوگیا، بنی اسرائیل پر من و سلویٰ کا اترنا، حضرت موسیٰ تورات لینے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور قوم بچھڑا پرستی میں مبتلا ہوگئی اور انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ جو مورتی نہ بات کرسکے، نہ اسے نفع ونقصان کا اختیار ہو اسے کیسے معبود بنایا جاسکتا ہے، پانچویں رکوع میں حضرت ھارون علیہ السلام کی دعوت توحید اور تبلیغ کا ذکر ہے، کوہ طور سے واپسی پر حضرت موسیٰ کا غضب وغصہ، سامری کا قصہ مذکور ہے، معبود برحق صرف اللہ کی ذات ہے اور یہ واقعات وحی کے ذریعہ بتائے جارہے ہیں، اس آخری نصیحت نامہ سے جو منہ موڑے گا آخرت میں وہ بڑے خسارے میں رہیگا۔ چھٹے رکوع میں فرمایا قیامت کا حال سنکر اے نبی یہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ قیامت کے دن سب پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائیں گے اور زمین کی ساری اونچ نیچ ختم ہوجائیگی۔ اس دن اسی کی شفاعت چلیگی جسے اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دے۔ اختیار تو اسی کا ہوگا اور ظالم بڑے خسارے میں ہوں گے اور جو نیک عمل اور ایمان لیکر آئیگا بس اسی کا بھلا ہوگا۔ اس قرآن کو عربی میں اتارا اور آئندہ آنے والے حالات کو صاف صاف بیان کردیا ہے۔ اس میں جلدی نہ کرو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اے رب میرے علم میں اضافہ کردے۔ ساتویں رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ، فرشتوں کو سجدہ کا حکم، ابلیس کا سجدے سے انکار، حضرت آدم وحضرت حوا کا جنت میں داخلہ، اس رکوع سے پہلے والی آیت میں یہ ذکر کہ ان سے صرف بھول ہوئی تھی مگر اللہ کی طرف سے معافی کا پیغام، زمین پر ان کے آنے کا تذکرہ اور ساتھ میں یہ

بشارت کہ ھدایت نامہ انسانوں کو پہنچتا رہیگا۔ اور جو اس نصیحت سے اعراض کریگا دنیا میں اس کا جینا تنگ ہوجائیگا اور وہ آخرت میں اندھا کرکے اٹھایا جائیگا، اور وہ یہ کہے گا کہ اے رب تونے مجھے اندھا کیوں بنادیا، ارشاد ہوگا دنیا میں تیرے پاس میری آیتیں آئیں تونے ان کو بھلا دیا اسی طرح آج تجھے نظر انداز کردیا گیا، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا عذاب مقررہ وقت پر آتا ہے اگر پہلے سے رب کا یہ فیصلہ نہ ہوا ہوتا تو ظالموں کا ابھی صفایا ہوجاتا، بس صبر وسکون سے اللہ کی بندگی میں لگے رہو، انکی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہ دیکھو، خود بھی نماز کا اھتمام کرو اور گھر والوں سے بھی اسکی پابندی کراؤ، اللہ کی دی ہوئی روزی بہتر اور باقی رہنے والی ہے، آخری نتیجہ کا انتظار کرو سب کو معلوم ہوجائے گا۔

سورۃ الانبیاء کے پہلے رکوع میں فرمایا لوگ قیامت سے بے خبر ہیں حالانکہ حساب وکتاب کی گھڑی قریب آپہنچی ہے اور اسکی تیاری کرانے کیلئے پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لاچکے، مخالف لوگ انکی باتوں کو پریشاں خیالی اور شاعری سمجھتے ہیں، بے ایمان ھلاک کردیے گئے، ہمیشہ کی زندگی کسی کو نصیب نہیں اللہ کا وعدہ سچا ثابت ہوا، اے لوگو یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے اسمیں تمہارا تذکرہ موجود ہے کیا تم نہیں سمجھتے، دوسرے رکوع میں فرمایا جن لوگوں نے اللہ اور اسکے رسولوں سے دشمنی کی انکو تباہ وبرباد کردیا اور انکی جگہ دوسرے لوگوں کو آباد کردیا اور اس وقت ان ظالموں کو اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا، یہ زمین وآسمان بیکار نہیں پیدا کئے گئے، اللہ ان کا خالق ومالک ہے، اگر آسمان وزمین میں ایک سے زائد معبود ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہوجاتا، اللہ کے کام پر کوئی اس سے نہیں پوچھ سکتا،

Scanned by CamScanner

بقیہ سب سے جواب طلب کیا جائیگا۔ اے نبی آپ سے پہلے ہر رسول کی طرف ہم نے یہ وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں بس تم میری ہی بندگی کرو، تیسرے رکوع میں بتلایا کہ اللہ نے انسان کے فائدے کیلئے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں اور ہر چیز کو پانی سے زندگی دی ہے وہ جب چاہے گا زندگی چھین لے گا ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور خیر وشر سے انسان کا امتحان ہوگا اور جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا، چوتھے رکوع میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی بچانے والا نہیں، فرضی معبود کیا کسی اور کی مدد کریں گے وہ خود اپنی مدد نہیں کرسکتے، زمین گھٹتی آرہی ہے اور تنگ ہوتی جارہی ہے قیامت کے دن ذرے ذرے کا حساب ہوگا...... اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو وہ بھی تولا جائیگا اور اللہ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا، یہ سمجھانے کیلئے پہلے بھی لوگوں کو روشن نصیحت دی گئی تھی اور یہ آخری نصیحت نامہ بھی بڑا بابرکت ہے پھر بھی تم ایمان سے منہ پھیرتے ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

چودھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات ! الحمد للہ آج چودھویں تراویح ہوئی ساڑھے سترہ جزء ہوگئے، سورۃ الانبیاء کے آخری تین رکوع۔ سورۃ الحج و سورۃ المؤمنون مکمل اور سورۃ النور کے ابتدائی دو رکوع اس طرح کل اکیس رکوع پڑھے گئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا مشرکوں کے پاس بت پرستی کی کوئی دلیل نہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید، بت شکنی کا واقعہ، قوم کا غصہ، انکے آگ میں ڈالے جانے اور قدرت کی طرف سے اس کے ٹھنڈا ہونے کا ذکر ہے، حضرت ابراہیم پر انعامات اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی کا تذکرہ ہے، دوسرے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی غرقابی کے ذکر کے ساتھ حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام کا تذکرہ بھی کہ اللہ نے ان دونوں کو بے مثال حکومت و سلطنت، قوت فیصلہ اور حکمت و نبوت سے نوازا تھا، حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری اور اس سے نجات، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل علیہم السلام کا ذکر

Scanned by CamScanner

خیر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ سے نجات، حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں اولاد کی دعا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں اس کاظہور اور پھر حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ ہے، تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی تھی اور اصولوں میں سب متحد تھے ۔ تیسرے رکوع میں ہے قیامت اور قیامت کے قریب یاجوج وماجوج نکلیں گے، مشرک اور انکے جھوٹے معبودوں کے لئے جھنم ہے، اور جب قیامت آئے گی تو آسمانوں کو دستاویز کی طرح لپیٹ دیا جائیگا اور نیک لوگوں کو جنت کا وارث بنادیا جائیگا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالموں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے!۔

سورۃ الحج کے پہلے رکوع میں قیامت کے خوفناک زلزلہ کا ذکر ہے، شیطان کی پیروی انسان کو جہنم کا ایندھن بنادے گی، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کی دلیلیں اور مثالیں اور دوسری تمثیلات کا ذکر ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا دنیا کی خاطر دین اختیار کرنے والے بڑے نقصان میں ہونگے، بتوں کی بے بسی و بیکسی، ایمان وعمل صالح کامقام، ساری کائنات اللہ کے حضور سر بسجود ہے۔ اللہ جسکو ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، تمام جھگڑوں اور اختلافات کا آخری فیصلہ کل اللہ کی عدالت میں ہوگا۔ منکروں کو آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے اور سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائیگا۔ تیسرے رکوع میں فرمایا جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کا بڑا استقبال ہوگا، جن لوگوں نے اللہ کے راستہ سے اور مسجد حرام سے روکا وہ کافر ہوگئے۔ مسجد حرام مقامی و بیرونی افراد کیلئے مرکز عبادت ہے، وہاں اگر کوئی ظلم کی بنیاد پر برائی کا ارادہ بھی کریگا تو اسکو دردناک سزا دیجائے گی، چوتھے رکوع میں تعمیر بیت اللہ اور معمار حرم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زبانی حج کی فرضیت کا

اعلان، حج میں انسانوں کیلئے بڑے فوائد ہیں، حج کے ارکان کا ذکر، قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ، شرک سے بچو، شعائر اللہ کی تعظیم کرو۔ پانچویں رکوع میں مناسک وقربانی کے ذکر کے ساتھ مؤمنین کی صفات نیز قربانی کا فلسفہ سمجھایا ہے۔ چھٹے رکوع میں جہاد کی اجازت وفرضیت کا بیان ہے، اسکے بغیر روحانی تربیت کے مراکز، خانقاہیں، عبادت خانے اور مسجدیں محفوظ نہیں رہ سکتی تھیں۔ اھل ایمان کے ساتھ اللہ کی مدد کا وعدہ اور بے ایمانوں کی تباہی کے مناظر اور اللہ کے ہاں ایک دن، ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ساتویں رکوع میں فرمایا کہ نبی پاک تمام کو انکے انجام سے باخبر کرانے والے ہیں۔ سب کچھ اللہ کے قبضہ واختیار میں ہے۔ آٹھویں رکوع میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے راستہ میں ہجرت کی پھر وہ شہید ہوگئے یا موت آگئی ان کیلئے اللہ کے ہاں بڑی خاص عنایات ہیں اور اسکی مہربانیاں تو تم دن رات دیکھ سکتے ہو، نویں رکوع میں پھر اسکے احسانات کا ذکر اور فرمایا کہ سارے جھگڑوں کا فیصلہ اللہ کے ہاں ہوگا، بے ایمانوں اور منکروں کو قرآن سے بڑی ناگواری ہوتی ہے اگر ان کا بس چلے تو قرآن سنانے والے کا وجود مٹادیں۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اے انسانو! غور سے سنو ایک مثال بیان کی جاتی ہے! اللہ کو چھوڑ کر تم جن معبودوں کی پوجا کرتے ہو وہ سب ملکر ایک مکھی بھی نہیں بناسکتے اور اگر مکھی کچھ اٹھا کر لیجائے تو وہ اسے چھین بھی نہیں سکتے۔ یہ پجاری بڑا نکما ہے اور جسکو پوج رہا ہے وہ بھی بڑا کمزور ہے، اللہ کو ایک مانو فرشتوں اور انسانوں میں سے اسی نے چنا ہے، سب کو اسکے حضور پہنچنا ہے، اسکے احکام کو مضبوطی سے تھامے رہو ملت ابراھیمی پر کھڑے رہو، اس نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے وہی تمہارا مولیٰ ومددگار ہے۔

Scanned by CamScanner

سورۃ المومنون کے پہلے رکوع میں فرمایا مومنین کامیاب ہونگے، کون جو نماز خشوع و خضوع سے پڑھتے ہیں، بیکار باتوں سے بچتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جنسی غلط کاموں سے دور رہتے ہیں، امانت اور قول و قرار کا پاس و لحاظ کرتے ہیں وہی جنت الفردوس کے وارث ہونگے۔ انسانی پیدائش کے مراحل و درجات اور آخرت میں دوبارہ زندہ کیا جانا اور اسکو سمجھانے کیلئے اپنی قدرتوں کا تذکرہ ہے، دوسرے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام انکی قوم کی سرکشی و تباہی اور ایمان والوں کی نجات کا ذکر ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا کہ اس قوم کو سب سے زیادہ تعجب آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر تھا اور وقت کے نبی کو وہ اپنے جیسا بشر سمجھ رہے تھے۔ آخر اس قوم سے جگہ خالی کرائی گئی اور دوسرے لوگوں کو موقعہ دیا گیا، حتیٰ کہ حضرت موسیٰ و حضرت ھارون علیہما السلام کا زمانہ آگیا۔ فرعونیوں نے ان نبیوں کی ایک نہ سنی تو ھلاک ہوئے پھر دنیا نے حضرت عیسیٰ و حضرت مریم کی نشانیاں بھی دیکھ لیں، چوتھے رکوع میں فرمایا پاک چیزیں کھاؤ اور کام اچھا کرو، ایک امت بنکر رہو، گروہ بندی سے بچو، دین حق سے ہٹ گئے ہر ٹولی کے پاس جو کچھ ہے اسکو اسی پر ناز ہے، مومنین کی صفات انھیں اختیار کرو، اللہ کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، مجرمین جب عذاب میں پکڑے جائیں گے تو خوب چیخیں گے چلائیں گے پر چھوٹنے کا راستہ نہیں پائیں گے، پانچویں رکوع میں فرمایا اللہ نے تم کو کان، آنکھیں اور دل دیئے تاکہ کانوں سے اللہ کی آیتیں سنو، آنکھوں سے دیکھو اور دل و دماغ سے سوچ سمجھ کر ایمان لاؤ اور ان نعمتوں کا صحیح شکر ادا کرو...... اور اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا عذاب ابھی آسکتا ہے..... برائی کا جواب بھلائی سے دو نیکی ضائع نہیں ہوتی، نیکی کا میدان دنیا کی زندگی ہے،

صور پھونک دیا گیا تو سب ختم ہو جائے گا، آخرت میں تو وہ لوگ کامیاب ہوں گے جنکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا اور جنکے اعمال ہلکے ہونگے وہ ناکام ہیں، جزا سزا ہر ایک سب ہونا ہے، انسانوں کو بیکار نہیں پیدا کیا گیا۔ بادشاہت صرف اللہ کی ہے، وہ معبود برحق یکہ و تنہا ہے، بس دعا کرتے رہو اے رب بخش دے اور رحم کر دے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ۔

سورۃ النور کے پہلے رکوع میں زنا کار عورت اور زنا کرنے والے مرد کی سزا کا بیان ہے کہ انکے سو 100 کوڑے لگاؤ، ان پر ترس نہ کھاؤ اور اس سزا کے وقت ایمان والوں کی ایک جماعت حاضر رہنا چاہیے، کسی پاک دامن مرد و عورت پر تہمت لگانے کی سزا اور اپنی بیوی پر تہمت لگانے کی سزا کا بیان ہے، دوسرے رکوع میں ہے کہ بد بختوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صاحبہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا جسکو قرآن واقعۂ افک سے تعبیر کرتا ہے، منافقوں نے اس جھوٹ کا اتنا پروپیگنڈا کیا کہ بعض صحابہ بھی متاثر ہوگئے، یہ روش منافقوں کی پرانی ہے کہ جھوٹ کو اتنا پھیلاؤ کہ لوگ سچ سمجھنے لگیں، قرآن نے مومنین سے کہا تم بلا تحقیق اس بات کو اپنی زبان پر کیسے لائے، تم کو تحقیق کرنی چاہیے تھی، یہ وحی کا دور ہے، نبی کا زمانہ ہے کہ تم عذاب سے بچ گئے، ورنہ نہ معلوم کیا ہوتا مگر یاد رکھو خبردار آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا جو لوگ ایمان والوں میں بے حیائی کے چرچے کرتے ہیں انکے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے مگر اللہ نے مومنین پر رحم فرمادیا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

پندرھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج پندرھویں تراویح ہوئی، سوا جزء کے حساب سے پونے انیس جزء ہوگئے، سورۃ النور کے آخری سات رکوع، سورۃ الفرقان اور سورۃ الشعراء مکمل اس طرح کل چوبیس رکوع پڑھے گے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر مت چلو اور ان لوگوں کی معافی کا ذکر ہے جو سنی سنائی باتوں اور منافقوں کی سازشوں کا شکار ہوگئے تھے اور یہ ہدایت ہے اہل ثروت کو کہ ضرورت مندوں کی امداد واعانت جاری رکھیں، جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، وہ ہوشیار رہیں، گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں انس واجازت کے بغیر نہ داخل ہو، گھر والوں کو سلام کرو، اجازت نہ ملے تو واپس ہوجاؤ، مساجد، مدارس اور پبلک مقامات پر داخلہ کے لئے اجازت

کی ضرورت نہیں، پردے کے احکامات، بیواؤں کے نکاح کا حکم۔ تیسرے رکوع میں فرمایا زمین و آسمان کی رونق وروشنی اللہ ہی سے ہے، ایمان والوں کی صفات اور کافروں کا ہر عمل کفر و شرک کی وجہ سے غیر معتبر اور نامقبول ہے، انکے اعمال کی مثال اور اللہ کو حساب لینے میں ذرا دیر نہیں لگے گی۔ چوتھے رکوع میں فرمایا آسمان و زمین، بادل، پہاڑ، دریا، موسم ٹھنڈا گرم یہ سب اللہ کی قدرت کے نمونے ہیں، سب اللہ کی تعریف و تسبیح میں مصروف ہیں اور ہر ایک کو اپنی دعا کا طریقہ معلوم ہے، مویشی جانور، کیڑے کوڑے، رینگنے والے دو پیر اور چار پیروں سے چلنے والے یہ سب اسکی نشانیاں ہیں، شک و شبہ کے مریض و منافقین کو جب اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ منہ بناتے ہیں، پانچویں رکوع میں فرمایا پکے اور سچے مومن اللہ اور اسکے رسول کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں وہ اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انکو زمین میں غلبہ عطا کرے گا بس شرط یہ ہے کہ خالص اسی کی بندگی کا طوق گلے میں ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی زنجیریں پیروں میں ہوں، اللہ کو کوئی عاجز نہیں کرسکتا۔ چھٹے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! تمہارے گھروں میں کام کرنے والے کم عمر کے نوکر چاکر انکو چاہیے کہ تین وقتوں میں تمہارے کمروں میں آنے کیلئے اجازت لیا کریں۔ نماز فجر سے پہلے، دوپہر ظہر کے وقت اور نماز عشاء کے بعد وہ تمہارے کمروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں، چھوٹے بچے جو بھی بغیر اجازت آجاتے ہیں بڑے ہونے کے بعد وہ بھی اجازت سے داخل ہوں، بوڑھی عورتوں کیلئے پردہ کس قسم کا ہونا چاہیے، کھانا سب ملکر کھاؤ کوئی حرج نہیں اور الگ الگ کھاؤ تب بھی کوئی حرج نہیں، اس طرح کے دیگر معاشرتی مسائل کا ذکر ہے،

اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا نبی کے گھر سے رخصت ہونے کا ادب یہ ہے کہ اجازت لیکر واپس ہو، رسول کے بلادے کو ایسا نہ سمجھو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو، اور رسول کے بلانے پر حاضری واجب اور بلااجازت واپسی حرام ہے!۔

سورۃ الفرقان کے پہلے رکوع میں فرمایا بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے پر فرقان یعنی قرآن نازل کیا، سب کچھ اسی کا ہے، کیسے ہیں وہ لوگ جو ایسی چیزوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جنہیں ذرہ برابر کسی چیز کا اختیار نہیں، ان مشرکوں کو رسول پر یہ اعتراض ہے کہ یہ کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، اور انکے پاس فرشتے اور دنیا کے خزانے کیوں نہیں ہیں اور یہ نبی کو جادو کا شکار سمجھتے ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا جہنم کی آگ اور وہاں کی خوفناک آوازوں سے ہر نظر کانپ اٹھے گی اور ہر کلیجہ دہل جائیگا، مومن کافر سب کو الگ الگ بدلہ ملیگا، اے نبی آپ سے پہلے کے بھی تمام رسول کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

تیسرے رکوع میں ان لوگوں کا ذکر جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے، وہاں کا منظر دیکھ کر کافر کہیں گے ہائے افسوس ہم نے اللہ کے رسول کا راستہ کیوں نہیں اختیار کیا اور رسول اکرم بارگاہ الٰہی میں شکایت کریں گے کہ پروردگار یہ میری وہ قوم ہے جس نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اور پھر اس اعتراض کا جواب کہ پورا قرآن بیک وقت کیوں نہیں اترا، چوتھے رکوع میں حضرت موسیٰ و حضرت هارون علیہما السلام، قوم نوح، عاد و ثمود اور دیگر قوموں کا ذکر، خواہشات کو معبود بنانے والے جانوروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں، پانچویں رکوع میں فرمایا دنیا کی مثال سورج کے سایہ کی طرح ہے جو گھٹتا بڑھتا ہے اور

اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے، کائنات میں اسکی قدرت کے کتنے مظاہر ہیں اس نے قرآن میں ہر چیز واضح طور پر بیان کردی ہے اور اس قرآن کے ذریعہ جہاد جاری رکھنے کا حکم دیا اور یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور اسکو خاندان والا اور سسرال والا بنایا، اے نبی! آپ کا رب بڑی قدرتوں کا مالک ہے، اسی مالک سے مانگنا، اسی پر بھروسہ کرنا ہے اور سجدے کے سارے حقوق صرف اسی کیلئے ہیں۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا چاند سورج کے الٹ پھیر اور دن رات کے اتار چڑھاؤ سے بھی اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، رحمن کے بندوں کی خاص صفات یہ ہیں کہ وہ زمین پر وقار وعاجزی سے چلتے ہیں، نادان ان سے الجھیں تو سلامتی والی بات کہکر آگے بڑھ جاتے ہیں، رات کا بڑا حصہ رب کے سامنے سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں اور عذاب نار سے بچنے کی دعا کرتے ہیں، فضول خرچی نہیں کرتے، کنجوسی بھی نہیں کرتے، میانہ روی اختیار کرتے ہیں، اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے، ناحق قتل نہیں کرتے، بدکاری نہیں کرتے اور جو ایسا کرے تو اس کا انجام بہت برا ہے، مگر ہاں توبہ کرنے والا اس سے مستثنیٰ ہے، اس کیلئے انعامات ہیں، رحمن کے خاص بندوں کی صفات یہ بھی ہیں کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، برائیوں سے دامن بچاکر گزر جاتے ہیں، آیات الٰہی کے ذریعہ انکو نصیحت کی جاتی ہے تو اندھے بہرے ہوکر نہیں گرتے، اور دعا کرتے ہیں کہ بیوی بچوں کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک نصیب کر اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے، ایسے ہی لوگوں کیلئے سب کچھ ہے۔

سورۃ الشعراء کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ کتاب مبین کی آیات ہیں جو لوگ اس پر ایمان نہیں لائے، اے نبی! آپ اتنا غم کیوں کرتے ہیں کہ شاید

Scanned by CamScanner

آپ اپنی جان دیدیں گے. اگر لوگ زمین میں پھیلی ہوئی چیزوں پر غور وفکر کرتے تو انکو اللہ کی معرفت حاصل ہوجاتی۔ ------ دوسرے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ، فرعون کو تبلیغ کرنے کا ذکر اور حضرت موسیٰ کے بعض معجزات عصا دید بیضا (لاٹھی اور روشن ہاتھ) کا تذکرہ ہے، تیسرے رکوع میں جادوگروں سے مقابلہ، حضرت موسیٰ کی کامیابی، جادوگروں کی ناکامی، ان کا ایمان لانا، فرعون کی گھبراہٹ، مومنین کیلیے سخت سزاؤں کی دھمکی اور اہل ایمان کی دعاؤں کا تذکرہ ہے، چوتھے رکوع میں ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لیکر چلدو، فرعون نے اپنے پورے لاؤ لشکر سے ان کا پیچھا کیا، آگے دریا آگیا، بنی اسرائیل گھبرا گئے، حضرت موسیٰ کو حکم ہوا لاٹھی دریا پر مار دو، قدرتِ الٰہی سے دریا میں خشک راستے بن گے. حضرت موسیٰ اور انکے ساتھی پار ہوگئے، فرعونی جب ان خشک راستوں میں آئے تو وہ راستے غضب الٰہی کا پہاڑ بنکر گر پڑے، سارے فرعونی ڈوب کر ھلاک ہوگئے۔ پانچویں رکوع میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اپنی قوم سے گفتگو کا ذکر، ان کی دعائیں اور قدرت کی مہربانیوں کا تذکرہ ہے، اصل کامیابی کس کی ہے اور شیطان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ کہاں پہنچنے والا ہے، چھٹے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر، قوم کی بغاوت و سرکشی اور آخر میں اس کی تباہی کا تذکرہ ہے۔

ساتویں رکوع میں قوم عاد کا ذکر، وقت کے نبی حضرت ھود علیہ السلام کس طرح اس قوم کو سمجھاتے رہے نہ ماننے پر طاقت وقوت کے دعوے کرنے والی اس قوم کا کیا حشر ہوا، آٹھویں رکوع میں قوم ثمود کی سرکشی اور حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر ہے، قوم کے مطالبہ پر پہاڑ سے اللہ نے اونٹنی نکالدی

بدبختوں نے اسے شہید کردیا آخر وہ ھلاک کردیے گئے، نویں رکوع میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے، ان پلید لوگوں نے حضرت لوط کو بے وطن کرنے کی دھمکی دی اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔ آخر پتھروں کی بارش نے ان کا صفایا کردیا۔ دسویں رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام اور انکی قوم کا تذکرہ ہے، ہر نبی نے اپنی قوم کے سامنے یہ اعلان کیا کہ میں تم سے اس دعوت و تبلیغ پر کسی اجر و بدلہ کا سوال نہیں کرتا، میرا اجر و ثواب تو اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے، حضرت شعیب کی قوم کاروباری بے ایمانی میں مبتلا تھی، کم تولنا اور کم ناپنا ان کا معمول تھا، حضرت شعیب نے ہر طرح اس قوم کو سمجھایا آخر غضب الٰہی نے اس کو نیست و نابود کردیا، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے جسے اللہ نے روح الامین حضرت جبرئیل کے ذریعے اپنے آخری نبی کے دل پر اتارا ہے جو فصیح و بلیغ زبان میں ہے اور اسکی ایسی حفاظت کی کہ شیطان ذرہ برابر اس میں دخل اندازی نہیں کرسکتا، ہر طرف سے ناکہ بندی کردی گئی ہے، نبی کو اسکی دعوت و تبلیغ کے ساتھ یہ فرمایا کہ آپ اسی پر بھروسہ رکھو، جب تم بندگی کیلیے کھڑے ہوتے ہو تو اس کی خاص نگاہ کرم تم پر ہوتی ہے اور ساجدین کی دیکھ بھال کے سبب اور بھی ہمارے منظور نظر ہوگئے، یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، یہ کسی اور کا کلام نہیں، نہ یہ شاعری ہے، شاعر تو خیالات کی وادیوں میں پھرتے رہتے ہیں مگر ہاں جو شعراء ایمان و نیک عمل میں پختہ ہیں وہ مستثنیٰ ہیں، آگے چل کر سب کو اپنا انجام معلوم ہونا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

Scanned by CamScanner

سولھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات، اللہ کا کرم ہے کہ آج سولھویں تراویح ہوئی، سوا جز کے حساب سے بیس جزء ہوگئے، سورۃ النمل و سورۃ القصص مکمل اور سورۃ العنکبوت کے ابتدائی چار رکوع اس طرح کل بیس رکوع پڑھے گئے، آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا قرآن روشن کتاب ہے، اھل ایمان کیلئے ھدایت و خوشخبری ہے اور جنکو آخرت کی فکر نہیں، دنیا میں مست و مگن ہیں وہ آخرت میں بڑے نقصان میں ہونگے، آگے یہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ آگ لینے گئے مگر ان کو رسالت سے نوازا گیا، ان کے بعض معجزات کا ذکر، دوسرے رکوع میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا ذکر ہے، حضرت سلیمان، حضرت داؤد کے جانشین ہوئے، اللہ نے حضرت سلیمان کو ایسی حکومت دی تھی جو انکے بعد کسی کو نہیں ملی، جنات تابع، پرندوں کی بولیاں سمجھنا اور ہواؤں کے دوش پر اڑتے ہوئے چیونٹی کی بات سن لینا، ھد ھد کا قصہ اور اس کے ذریعہ ملک سباء کی خبر اور بلقیس کے نام مکتوب سلیمانی کا ذکر ہے، تیسرے رکوع میں ملکہ سباء کا دربار شاہی میں حضرت سلیمان کے خط پر مشورہ، درباریوں کی طرف سے فوجی کارروائی کی تجویز لیکن ملکہ کی رائے کہ تحفے تحائف بھیجکر

انکو آزمایا جائے، حضرت سلیمان نے ان تحفوں کو ٹھکرادیا اور حکم دیا کہ اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ دربار سلیمانی میں حاضری دو، پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں حضرت سلیمان نے ملکہ کا تخت منگوالیا، بلقیس کی آمد اور ایمان کا ذکر ہے۔ چوتھے رکوع میں قوم ثمود کا ذکر، اس قوم کے نو غنڈوں نے رات کے وقت حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا، اس قوم کی تباہی و بربادی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کہ جنسی بدعنوانی میں مبتلا تھی، آخر اللہ کا عذاب آیا، حضرت لوط اور انکے مومن ساتھی محفوظ رہے مگر انکی بیوی اس بدبخت قوم کے ساتھ ہلاک ہوگئی، پانچویں رکوع میں توحید کا بیان، اس کے منتخب بندوں پر سلامتی کا ذکر، زمین آسمان، کھیتی، سبزی، جھاڑ پہاڑ، پھل پھول وغیرہ۔۔۔۔ یہ سب کس کے کرشمے ہیں۔ اللہ جب چاہتا ہے بے کس و بیقرار کی فریاد سنکر اسکی تکلیف دور کردیتا ہے، قیامت برحق ہے اور اس کا علم صرف اللہ کو ہے، چھٹے رکوع میں فرمایا وہ کہتے ہیں زمین میں سڑ گلنے کے بعد کیسے زندہ ہوجائیں گے، اس کا جواب دیا کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو، نافرمانوں کو یہاں بھی عبرتناک سزائیں مل چکی ہیں اور آخرت کا وعدہ یقینی ہے اللہ کیلئے کچھ مشکل نہیں، اللہ نے تو سب کچھ بتلادیا ہے اور قیامت کے قریب زمین سے ایک جانور نکلے گا جو انسانوں سے بات کرے گا، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اس دن لوگ گروہ در گروہ گھیر گھار کرلائے جائیں گے صور پھونکا جائے گا تو ہوش اڑجائیں گے، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے، نیکی والے امن و امان میں ہونگے اور کالے کرتوت والے اوندھے منہ جہنم میں پہونچیں گے پیغمبر نے نصیحت پہنچانے کا حق ادا کردیا، جو عمل کرے اس کا بھلا ہوگا اور جو عمل نہ کرے تو اللہ و رسول کو اسکی کوئی پرواہ نہیں۔

Scanned by CamScanner

سورۃ القصص کے پہلے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ، حضرت موسیٰ کی پیدائش کے بعد انکی والدہ نے بحکم الٰہی انکو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈالدیا، فرعونیوں نے اس تیرتے ہوئے صندوق کو اٹھالیا، اس طرح حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں پہنچے، قدرت نے انکی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالدیا کہ انکے سب سے بڑے دشمن سے انکی ظاہری پرورش کرائی پھر اللہ نے حضرت موسیٰ کو انکی والدہ کے پاس پہنچادیا تاکہ آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ یہ بات جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ اپنے فیصلوں پر غالب ہے۔ دوسرے رکوع میں حضرت موسیٰ کی جوانی کا بیان، انکے ہاتھوں ایک فرعونی کا بھولے سے قتل، مزید دیگر واقعات، حضرت موسیٰ کے قتل کے منصوبے اور وہاں سے حضرت موسیٰ کی روانگی کا تذکرہ ہے۔

تیسرے رکوع میں فرمایا حضرت موسیٰ نے مدین کا رخ کیا، مدین میں ایک کنویں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں سے ملاقات، پھر انکی حضرت شعیب کی خدمت میں حاضری پر روداد زندگی کا بیان، بیٹی کی جانب سے حضرت موسیٰ کی امانت و نیکی کی گواہی ..... اور مشروط طور پر حضرت موسیٰ کا حضرت شعیب کی بیٹی سے نکاح کا تذکرہ ہے، چوتھے رکوع میں فرمایا حضرت موسیٰ مدین سے اپنے گھر والوں کو لیکر روانہ ہوئے، دوران سفر سردی کی وجہ سے آگ اور راستہ کی تلاش تھی کہ وادیٔ طور میں اللہ سے ہمکلامی اور شرف نبوت حاصل ہوا، معجزات دیکر اللہ نے حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ نے درخواست کی کہ آپ میرے ساتھ بھائی ھارون کو بھیجیے وہ مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہیں، دعوت و تبلیغ کیلئے علم و فصاحت کی بھی ضرورت ہے، معجزات دیکھ کر بھی فرعون کی طرف سے انکار و بغاوت، خدائی

کے دعوے اور اپنے وزیر ہامان کو یہ حکم کہ میرے لئے ایک اونچا محل بناؤ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھ لوں گا، یہی غرور اس کو لے ڈوبا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملعون قرار دیا گیا، پانچویں رکوع میں فرمایا ہم نے موسیٰ کو ہدایت سے بھرپور کتاب تورات عطا کی تھی اور یہ تمام واقعات بیان کرنا اے پیغمبر آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے، ان واقعات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہیں تھے، اگر آپ کے ساتھ انکار کا معاملہ ہے تو آپ پرواہ نہ کیجئے، لوگوں نے حضرت موسیٰ اور انکے بھائی کو بھی کیا کچھ نہیں کہا؟ آگے سب کو معلوم ہوجائے گا، چھٹے رکوع میں فرمایا ہم تو انسانوں کیلئے لگاتار ہدایت نامہ جاری کیے ہوئے ہیں کہ وہ نصیحت قبول کرلیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہدایت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کس کے دل میں ہدایت کے راستہ پر چلنے کی تمنا ہے۔ بس کتنی بستیاں والے ہیں کہ انہوں نے حق سے منہ موڑا وہ اپنی معیشت پر اترا رہے تھے ہم نے انکو ہلاک کردیا، انکو بہت کم رہنا نصیب ہوا اور ہر ہر چیز کے وارث ہم ہی ہونگے، مگر ہاں اس سے پہلے ہم انکو خبردار کرچکے تھے۔

ساتویں رکوع میں فرمایا قیامت کے دن اعلان کیا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلالو مگر کہیں سے کوئی جواب نہیں آئیگا اور یہ بھی پوچھا جائیگا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا، اصل تو اللہ کی قدرت ہے وہ مختار کل ہے، شب و روز کی بھلائیاں اسی کے کرم سے انسانوں کو نصیب ہوتی ہیں، آخرت کی عدالت میں مقدمہ کی کارروائی کیلئے ہر جماعت میں سے گواہ لائے جائیں گے کہ دلیل پیش کرو...... آٹھویں رکوع میں قارون کا قصہ ہے اسکو اللہ نے اتنی دولت دی تھی کہ خزانے نہیں بلکہ خزانوں کی کنجیاں اور چابیاں اٹھانے کیلئے

Scanned by CamScanner

ایک بڑی زبردست طاقتور جماعت کی ضرورت تھی، مال اللہ نے اس لئے دیا
کہ انسان اسکے ذریعہ آخرت کا توشہ تیار کرے مگر اس مال نے قارون کے اندر
اکڑ پیدا کردی، اکڑنے والے اور اترانے والے لوگ اللہ کو پسند نہیں، اس نے
مال کا حق ادا نہیں کیا تو اللہ نے قارون کو اس کے خزانوں اور کوٹھی بنگلہ
سمیت زمین کے اندر دھنسا دیا، کل جو لوگ قارون کی دولت دیکھ کر للچا رہے تھے
آج اس کا یہ بدترین حشر دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اللہ کا فضل ہمارے شامل حال
نہ ہوتا تو ہمارا بھی یہی انجام ہوتا، بس اللہ نے ہم کو بچالیا، اس سورت کے
آخری رکوع میں فرمایا آخرت کا گھران لوگوں کا ہے جو زمین پر اپنی بڑائی نہیں
ہانکتے اور فساد نہیں مچاتے اور اچھا انجام ڈر کر کام کرنے والوں کا ہے، جو نیکی
لیکر آئے تو اسکو تو بہت بہتر بدلہ ملیگا اور جو برائی کے ساتھ آئے گا تو اسی کے
مطابق سزا پائے گا۔ اے نبی جس نے یہ قرآن آپ پر نازل کیا ہے وہ آپ
کو اپنی منزل تک ضرور پہنچادے گا، آپ پر تو اللہ کی رحمت ہی رحمت ہے،
اس سے لو لگاؤ، اسی سے دعا کرو وہی معبود برحق ہے، سب کو فنا ہے، اسی کو بقا
ہے، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی بارگاہ میں سب کو جانا ہے۔

سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں فرمایا کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انکی
آزمائش نہیں کی جائے گی، ضرور آزمائش کی جائے گی، پہلے والے لوگوں کو بھی
آزمایا گیا تھا ایمان کے دعوے کے ساتھ آزمائش ضروری ہے، کوئی بھاگ
کر کہاں جاسکتا ہے جو شخص جو کچھ بھی کریگا اپنے لئے کریگا اللہ کو کسی کی کوئی بھی
پرواہ نہیں، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے، انسان کو چاہیے کہ نیکی
پر مضبوطی سے جما رہے، دوسرے رکوع میں فرمایا حضرت نوح علیہ السلام
ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو سمجھاتے رہے پھر طوفان آیا، قوم ڈوب گئی، حضرت

نوح اور کشتی والے سلامت رہے، حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعوت کا
تذکرہ، اللہ جسکو سزا دینا چاہے تو کوئی اسے بچا نہیں سکتا اور وہ زمین و آسمان
کے کسی حصہ سے بھاگ نہیں سکتا، تیسرے رکوع میں فرمایا منکر و کافر ہی
اللہ کی رحمت سے مایوس و ناامید ہیں، انکی دنیا میں دوستی چند روزہ ہے آخرت
میں سب ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے، حضرت ابراھیم علیہ السلام،
حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیھم السلام کا ذکر، حضرت لوط
کی قوم جنسی بے راہ روی میں مبتلا تھی، چوتھے رکوع میں فرمایا جب ہمارے
فرشتے حضرت ابراھیم کے پاس بشارت لیکر پہنچے تو ساتھ ہی یہ اطلاع بھی کردی
کہ اب ہم حضرت لوط کی بستیوں کو بھی برباد کردیں گے، پھر اھل مدین، عاد و
ثمود، قارون، فرعون و ھامان کا ذکر کہ یہ لوگ بڑے چالاک و ہوشیار ہونے کے
باوجود شیطان کے فریب میں آگئے۔ بس ہم نے ان میں سے ایک ایک کو پکڑا،
کسی پر پتھروں کی بارش کردی، کسی کو ایک چیخ نے ہلاک کردیا، کسی کو زمین
میں دھنسا دیا اور کسی کو پانی میں ڈبا ڈبا کر مار ڈالا، جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر
دوسروں کو معبود بنالیا ہزار قوتوں کے باوجود انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
مکڑی کے گھر کو اپنا گھر بنالیا، مکڑی کے گھر میں کسی کو کہاں پناہ مل سکتی ہے،
مکڑی کا گھر تو سب سے کمزور گھر ہوتا ہے، یہ سب واقعات اور مثالیں انسانوں
کو سمجھانے کے لئے ہیں، طاقت و قوت اللہ کے اختیار میں ہے کیونکہ آسمان
و زمین میں صرف اسی کی حکومت ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Scanned by CamScanner

سترھویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج سترھویں تراویح ہوئی اکیس جزء ہوگئے، پارہ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ پڑھا گیا، اس جزء میں انیس رکوع اور تین آیات ہیں، سورۃ العنکبوت کے آخری تین رکوع، سورۃ الروم، سورۃ لقمٰن، سورۃ السجدۃ مکمل اور سورۃ الاحزاب کے ابتدائی تین رکوع پڑھے گئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع کی پہلی آیت ہے اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ اے نبی وحی کے ذریعہ جو کتاب آپ کو دی گئی ہے اسکی تلاوت کیجئے اور نماز قائم رکھیئے، نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کے ذکر کو ہر طرح بڑائی حاصل ہے۔ جسطرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ان تمام آسمانی کتابوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جو اللہ نے دوسرے نبیوں پر نازل کی تھیں، اس آخری کتاب کے بعد انکو اور کس نشانی کی ضرورت ہے، اس کتاب میں انکے تمام مسائل کا حل ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا اے نبی کہدو میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے،

انسان کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ جھوٹی بات کو قبول کرلے، ایسے ہی لوگوں کو عذاب کی جلدی ہے حالانکہ وہ اپنے مقررہ وقت پر آئیگا اور جب آئیگا تو سب پتہ چل جائیگا، ھجرت کا حکم کہ موت تو بہرحال ہر ایک کو آنی ہے اور ہر مخلوق کا رزق اللہ کے ذمہ ہے، اس وعدے پر یقین رکھنے والوں کیلئے سب کچھ ہے اور بے یقین لوگوں سے ذرا پوچھو یہ زمین و آسمان، یہ چاند اور سورج اور یہ ساری چیزیں کس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں؟ وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ یہ ساری کاریگری اللہ کی ہے، تیسرے رکوع میں فرمایا یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ کھیل تماشہ ہے، آخرت کی فکر کرو، شرک سے بچو کہ اس کا انجام برا ہے، ہاں جو لوگ توحید پر یقین رکھتے ہوئے اللہ کے راستہ میں مشقتیں اٹھاتے ہیں، قربانی دیتے ہیں ان پر ھدایت کے راستے کھلتے ہیں اور ایسے ہی نیک لوگوں کو اللہ کی حمایت نصیب ہوتی ہے!۔

سورۃ الروم کے پہلے رکوع میں فرمایا اھل روم مغلوب ہونے کے بعد چند سال کے اندر پھر غالب آجائیں گے وہ دن ایمان والوں کے بھی خوشیوں کے دن ہونگے، کسی کو غالب کرنا، کسی کو مغلوب کرنا اللہ کے دست قدرت میں ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں، ظاہری دنیا تو خوب جانتے ہیں مگر آخرت سے غافل ہیں، وہ کائنات میں قدرت کا مضبوط و مستحکم نظام دیکھ لیں کہ جھٹلانے پر ان سے زیادہ طاقت و قوت والوں کا انجام کیا ہوا۔

دوسرے رکوع میں فرمایا قیامت میں فرمانبردار و نافرمان سب الگ الگ کردیئے جائیں گے، اھل ایمان تو جنت کے باغوں میں مزے اڑاتے ہوں گے اور منکر عذاب میں گرفتار ہوں گے، صبح وشام اور دن اور رات ہر لحہ حمد و ثنا، تسبیح و تعریف کی تنہا مستحق اللہ کی ذات عالی ہے، اور موت و حیات بھی اسی کی

مرضی پر موقوف ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اس کی نشانیاں تو دیکھو تمہارے جوڑے باندھے تاکہ میاں بیوی کو ایک دوسرے سے چین اور راحت نصیب ہو۔ انسانوں میں زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی قدرت کا پتہ دیتا ہے۔ دن میں سامان معاش اور رات کا آرام اسی کی نشانی ہے۔ خوف و امید لئے ہوئے بجلی کی چمک کس کی نشانی ہے؟ زمین و آسمان اور ساری کائنات جس نے پہلی بار یہ سب کچھ پیدا کر دیا دوبارہ پیدا کرنا اس کے لئے کیا کچھ مشکل ہے؟ اس غالب و دانشمند کیلئے تو سب برابر ہے۔ چوتھے رکوع میں وحدانیت کی مثالیں اللہ نے ہر ایک کو فطرت اسلام پر پیدا کیا ہے باہر کا ماحول، انسان کو خراب کرتا ہے اسی سے متاثر ہو کر انسان شرک اور گروہ بندی میں گرفتار ہوتا ہے یا پھر مصیبت پڑے تو اللہ ہی کو پکارتا ہے۔ راحت و تکلیف، کشادگی و تنگی سب اسکی مرضی پر ہے۔ بندوں کو ان کا حق دو۔ انکے حقوق میں کمی نہ کرو، ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ۔۔۔۔۔۔۔ پانچویں رکوع میں ہے کہ دھرتی اور دنیا، خشکی و دریا میں جو فساد پھیلتا ہے وہ انسانوں کے کالے کرتوت کے سبب ہے تاکہ انسان باز آجائے مگر۔۔۔۔۔۔۔ بس دین فطرت پر قائم رہو، اللہ ضرور ایمان والوں کی مدد کرے گا۔ اللہ کی رحمت کے آثار اپنی آنکھوں سے دیکھو زمین مرچکی ہوتی ہے مگر وہ اس کو زندہ کر دیتا ہے بس آخرت میں وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے مگر جو راہ کھو چکے ہیں وہ کیا سمجھیں گے، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا سمجھنے کیلئے تو انسان کا بچپن، کمزوری، جوانی، بڑھاپا، تمام ہی نشانیاں ہیں، لمبی عمر پانے والا بھی آخرت کو دیکھ کر یہی کہے گا کہ دنیا میں بہت کم رہنے کا موقع ملا، قرآن میں سب کچھ کھول کر بیان کر دیا۔ بس یقین رکھو، بے یقین لوگ تم کو آپے سے باہر نہ کر دیں!۔

سورۂ لقمان کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، ہدایت و رحمت سے بھرپور ہیں، بعض لوگ لَهْوَ الْحَدِيْث خرافاتی باتوں کے خریدار بنتے ہیں اور آیات الٰہی سے بہرے بنکر چل دیتے ہیں، ان کا انجام خراب ہے، ہاں اس کتاب کے حکموں پر چلنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں سب اللہ نے پیدا کیا ہے۔ غیر اللہ کیا پیدا کریں گے وہ خود مخلوق ہیں دوسرے رکوع میں حضرت لقمان کا ذکر انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے میرے بیٹے دیکھ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم، ماں تھک تھک کر اس کا بوجھ لادے رہی اور اسکو دودھ پلانے میں دو سال لگائے دین کے خلاف ان کا کہنا نہ مانو، دنیا کے ہر کام میں بھلے طریقہ سے ان کا ساتھ دو۔ اے میرے بیٹے کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ کی حکومت ہے اور وہ حساب کے دن اسکو سامنے لے آئیگا۔ اے میرے بیٹے نماز کی پابندی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور زندگی کے ہر میدان میں صبر و ہمت کے ساتھ رہو، لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا، گال پھلا کر بات نہ کرنا زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ یہ اللہ کو ناپسند ہے۔ میانہ روی اختیار کرنا اور آواز شریفانہ ہو سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا غور کرو اللہ نے کتنی نعمتیں دی ہیں اور تمہارے لئے کیا کچھ پیدا نہیں کیا۔ اگر زمین کے تمام درختوں کے قلم بنالئے جائیں اور سمندر کی سیاہی بنالی جائے اور سات سمندر اور لے آئے جائیں تب بھی اللہ کی تعریف کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ قلم اور سمندر ختم ہو جائیں گے مگر اللہ کی خوبیاں پوری نہیں ہو سکتیں اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا مشرک مشکلات میں گھبر کر اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس دن سے ڈرو جب کوئی

Scanned by CamScanner

کسی کے کام نہیں آئیگا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ دنیا کی زندگی سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ قیامت برحق ہے اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ بارش کا علم اس کو ہے۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، بد بخت ہے نیک بخت ہے۔ قسمت والا ہے، مفلس ہے، جنتی ہے جہنمی ہے۔ کل آنے والے دن میں تم کو کیا پیش آنے والا ہے اور کس کی موت کس سرزمین پر لکھی ہے ان سب باتوں کی خبر صرف اللہ کو ہے۔

سورۃ السجدہ کے پہلے رکوع میں فرمایا قرآن کریم رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ حکومت تو صرف اللہ کی ہے۔ انسان جائے گا کہاں، موت کا فرشتہ انسان کو اپنی کسٹڈی میں رکھتا ہے۔ وقت آنے پر رب کے دربار میں پیش کردے گا۔ دوسرے رکوع میں فرمایا مجرم اللہ کی عدالت میں شرم وندامت سے سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے اے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا ایک بار ہم کو دنیا میں اور بھیجدیا جائے تاکہ ہم اچھے کام کرکے آئیں۔ یہ تو نافرمان ہوں گے اور فرمانبرداروں کے لئے ایسی نعمتیں چھپا رکھی ہیں جن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ سب کا انجام الگ الگ ہے اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ دیئے جانے کا ذکر، صبر پر سرداری کا وعدہ ہے اور ہر اختلاف کا آخری فیصلہ قیامت میں ہو گا اور اس دن ایمان لانا کسی کے لئے مفید نہیں ہوگا!

سورۃ الاحزاب کے پہلے رکوع میں فرمایا کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو وحی کی پیروی کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرو اسکی نگہبانی کافی ہے۔ کسی انسان کے سینہ میں جس طرح دو دل نہیں ہوسکتے اسی طرح کسی کی دو حقیقی مائیں اور دو حقیقی باپ بھی نہیں ہوسکتے۔ بیوی کو ماں کہنے سے وہ ماں نہیں بنجاتی اور منہ

بولے بیٹے حقیقی بیٹوں کے برابر نہیں ہوسکتے۔ ہر شخص کو اسکے حقیقی باپ کے نام سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے مومنین کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز و محبوب ہے۔ اور آپ کی ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں۔ اور ہم نے تمام انبیاء علیہم السلام سے پکا قول وقرار لیا تھا۔ دوسرے رکوع میں غزوہ احزاب کا ذکر جسکو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے تمام باطل قوتوں کی مدینہ منورہ پر چڑھائی۔ مومنین کی آزمائش وامتحان، منافقین کی غداری اور جہاد سے بھاگنے کے حیلے بہانے مگر فرمایا کہ موت تو بھاگنے سے نہیں ٹل سکتی...... تیسرے رکوع میں فرمایا جو بھی اللہ اور آخرت کا امیدوار ہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے ایسے تمام لوگوں کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ صحابہ کرام نے جب غزوہ احزاب میں اللہ کی مدد دیکھی تو ان کا جوش ایمان اور اللہ ورسول کے وعدوں پر ان کا یقین اور بڑھ گیا۔ اللہ نے ان کو کامیاب کیا ان کا رعب بٹھادیا اور کافر ناکام ونامراد واپس ہوئے۔ اس پارے کی آخری آیتوں میں فرمایا اے نبی آپ ازواج مطہرات سے فرما دو اگر تم کو دنیا مطلوب ہے تو یہ دیکر میں تم کو رخصت کردوں اور اگر اللہ ورسول اور آخرت کی طلبگار ہو تو سن لو اللہ نے نیک بندیوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ بڑوں کی غلطی بڑی ہوتی ہے اور انکو سزا دینا بھی اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

اٹھارویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج اٹھارویں تراویح ہوئی۔ ڈیڑھ رکوع کم بائیس جزء ہوگئے۔ سورۃ الاحزاب کے آخری چھ رکوع، سورۃ السبا اور سورۃ الفاطر اس طرح سترہ رکوع پڑھے گئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا ازواج مطہرات کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کی حیثیت عام عورتوں کی طرح نہیں ہے۔ خواتین غیر مردے نازک لہجہ میں بات نہ کریں ورنہ جس کے دل میں کھوٹ ہے اسکو غلط گمان آسکتا ہے۔ عورتیں گھروں میں پردے کے ساتھ رہیں۔ جاہلیت کا بناؤ سنگار نہ کریں، نماز و زکوۃ کا اھتمام اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کریں۔ نبی کے گھرانے کے لئے اللہ کا فیصلہ ہر طرح کی پاکیزگی کا ہے۔ اور حکمت سے بھری اللہ کی آیتوں کا چرچا اپنے گھروں میں جاری رکھو۔ دوسرے رکوع میں ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کی صفات، اللہ و رسول کے فیصلہ کے بعد کسی کو اپنا اختیار باقی نہیں رہتا۔ لے پالک کی مطلقہ بیوی سے نکاح کا جواز ..... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں آپ کی ذات والاصفات پر نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اس نعمت کا شکریہ یہ ہے

کہ تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو وہ تم پر اپنی مہربانیوں کے دروازے کھول دے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں اور کمالات اور خصوصیات نیز بعض خانگی اور ازدواجی مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھے رکوع میں معاشرتی مسائل ہیں کہ بلا اجازت کسی کے گھر اور دعوت میں نہ جاؤ بلادے پر بھی جب جاؤ تو اتنا پہلے نہ پہنچ جاؤ کہ کھانا تیار ہونے کا تم کو انتظار کرنا پڑے اور جب کھانا کھا چکو تو جی لگا کر نہ بیٹھو چلتے بنو۔ اس طرح کے مجلسی آداب ہیں۔ ازواج مطہرات کا مقام و مرتبہ کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پوری امت کی مائیں ہیں۔ بعض گھریلو احکامات، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم، جو لوگ اللہ و رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور کسی بے گناہ پر تہمت لگانے کا بھی بہت برا انجام ہے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا عورتیں باہر نکلتے وقت پردہ کریں۔ نفاق اور دل کے مریضوں کو برائی کا موقع نہیں ملیگا۔ قیامت کب آئیگی اس کا صحیح علم صرف اللہ کو ہے وہ بہت برا دن ہوگا کافر و مجرم اپنا انجام بد دیکھ کر کہیں گے کاش ہم نے اللہ و رسول کی بات مان لی ہوتی۔ وہ اپنے بڑوں کی شکایت کریں گے کہ پروردگار یہی ہماری گمراہی کا سبب بنے تو ان کو دو گنا عذاب دے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! دیکھو تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو تکلیف پہنچائی تھی۔ مومنو! اللہ سے ڈرو صاف اور سیدھی بات کہو۔ اللہ و رسول کا فرمانبردار کامیاب ہے۔ جو بار امانت اٹھانے کی طاقت بلند و بالا آسمان، مضبوط زمین، سر بفلک پہاڑوں میں نہ تھی وہ انسان نے اپنے کمزور کاندھوں پر اٹھالیا۔ اس امانت کے حساب کے دن انسانوں کے اعمال کا نتیجہ الگ الگ ظاہر ہوگا!

Scanned by CamScanner

سورۃ السبا کے پہلے رکوع میں فرمایا تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں جو ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اور زمین وآسمان کا کوئی ذرہ اسکے علم سے خارج وباہر نہیں۔ منکروں کو قیامت کا انکار ہے حالانکہ قیامت کا آنا اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک کو اسکے کئے کا بدلہ ملجائے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے دلائل تو لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں دوسرے رکوع میں ہے کہ پہاڑ اور پرندے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہم آواز ہوکر اللہ کی حمد وثنا میں مصروف رہتے تھے۔ لوہے کو اللہ نے ان کے لئے نرم کردیا تھا۔ ان کے معجزات کا ذکر۔ ہوا وجن حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے۔ ایک ماہ کا سفر صبح کے تھوڑے سے وقت میں طے کرلیتے اور ایک ماہ کی اڑان شام کے مختصر وقت میں پوری کرلیتے۔ حضرت سلیمان اسی طرح جنات سے بڑے بڑے کام لیتے تھے۔ مسجد اقصیٰ بیت المقدس کی تعمیر کرائی۔ حضرت سلیمان کی وفات کا ذکر، جنات کو غیب کا علم نہیں ہے۔ ملک سبا کے حالات، وہاں کی پیداوار اور پھر تباہی......اور یہ ذکر کہ ابلیس نے اولاد آدم کے متعلق جو گمان قائم کیا تھا اس نے اپنے خیال کو سچا کردکھایا...... تیسرے رکوع میں مشرکین کو خطاب کہ تم جن چیزوں کی بندگی کرتے ہو وہ سب بے حقیقت ہیں انھیں ذرہ برابر اختیار نہیں۔ روزی رساں تو اللہ کی ذات ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے بشیر ونذیر ہیں۔ آپ فرمانبرداروں کو کامیابی کی خوشخبری سناتے ہیں اور نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں۔ حساب کا دن مقرر ہے وہ ذرا آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ چوتھے رکوع میں ہے کہ کافر لوگ کہتے ہیں ہم اس قرآن کو نہیں مانتے اور نہ اس سے پہلے والی کتابوں کو اس قرآن کے انکار کا نتیجہ آخرت میں معلوم ہوجائے گا۔ وہاں ایک دوسرے پر الزام

رکھیں گے۔ دنیا میں ہمیشہ خوش حال لوگوں نے سب سے پہلے وقت کے رسولوں کا انکار کیا اور اپنی اکڑ بتاتے رہے۔ خوشحالی اور رزق کی تنگی اللہ کی خوشنودی یا اسکی ناراضگی کی دلیل نہیں ہے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا تم اپنے مال واولاد کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے اسکی بارگاہ میں تقرب کے لئے تو ایمان وعمل صالح کی ضرورت ہے۔ جو اس پر کامل یقین رکھے اسکے راستہ میں خرچ کرے۔ آخرت میں فرشتے کہیں گے کہ یہ لوگ جنوں کی پوجا پاٹ کرتے تھے اور جب ان کو کتاب الٰہی کی آیتیں سنائی جاتیں تو اسکو جھوٹ یا جادو گری سمجھتے تھے حالانکہ اس قرآن سے پہلے ابھی قریب میں ان کو کوئی کتاب نہیں ملی اور یہ انکار وتکذیب تو پہلے والے لوگ بھی کرتے رہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا تم دو دو اور تنہا تنہا حاضر دماغی سے صاحب قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر غور کرو وہ تمہارے خیر خواہ ہیں۔ وہ تم سے کسی قسم کا معاوضہ طلب نہیں کرتے۔ دین حق آچکا ہے تم اس پر ایمان لاؤ۔ قیامت کا منظر دیکھنے کے بعد ایمان لانا کسی کے لئے مفید نہیں ہوگا!

سورۃ الفاطر کے پہلے رکوع میں فرمایا تعریف اللہ کے لئے ہے اس نے آسمان وزمین کو بغیر کسی نمونہ کے پیدا فرمایا ہے۔ بعض فرشتوں کے دو دو بازو ہیں۔ بعض کے تین تین اور بعض کے چار چار بازو ہیں۔ اللہ جسے اپنی رحمت سے نوازے اسے کون محروم کرسکتا ہے اور جسے وہ محروم کردے اسکو کہیں سے کھولنے والا نہیں .... بس دنیا پر فریفتہ ہوکر شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا دشمن ہے تم بھی اسکو اپنا دشمن سمجھو وہ اپنے سنگی ساتھیوں کو جہنم میں لیجانا چاہتا ہے۔ ہاں جو اسکے مکروفریب سے بچ گئے ان کے لئے انعامات کے

Scanned by CamScanner

وعدے ہیں۔ دوسرے رکوع میں فرمایا سب سے بڑی خرابی وگمراہی یہ ہے کہ آدمی اپنے کالے کرتوت کو اچھا سمجھنے لگے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے دلائل تو ہم ان کو دکھا رہے ہیں اور عزت کے خزانے تو اللہ کے پاس ہیں۔ پاکیزہ کلام اور نیک اعمال اسکے حضور پہنچتے ہیں۔ خرابی تو دوسروں کے لئے ہے انسان کی ابتداء سے لیکر انتہا تک ہر مرحلہ پر اللہ کا کنڑول ہے۔ اس کا علم ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ دو دریا ایک میٹھا دوسرا کھارا ان میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد اور رات اور دن کا اتار چڑھاؤ یہ سب اسکی وحدانیت وقدرت کا نشان ہے۔ اس مضبوط نظام میں غیر اللہ کو ذرہ برابر اختیار نہیں۔ ان کی بے بسی کا یہ حال ہے کہ اگر تم ان کو پکارو تو سن نہ سکیں۔ اور اگر سن لیں تو جواب نہ دے سکیں اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کردیں گے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اے انسانو تم سب محتاج وفقیر ہو، غنی وبے نیاز اور حمد وثنا کی مستحق تو تنہا اللہ کی ذات ہے اسے تمہاری ضرورت نہیں آخرت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا سب برابر نہیں۔ بینا ونابینا تاریکی وروشنی، سایہ اور دھوپ، زندگی وموت برابر نہیں تو سب کا انجام کیسے ایک ہوسکتا ہے۔ نبیوں نے اسی سے خبردار کردیا اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ چوتھے رکوع میں قدرتوں کا ذکر، ایمان والوں کی صفات اور یہ فرمایا کہ ہم اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے ان کو بناتے ہیں جن کو چن لیتے ہیں۔ آخرت میں ان کو کیا ملیگا اور اس کے منکر جہنم میں کیسے چیخیں گے۔ چلائیں گے مگر چھٹکارا نہیں پائیں گے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اسکی یکتائی کے بڑے دلائل ہیں۔ بڑے بڑے

مغرور ومتکبر زور وزر کے پجاری، اقتدار وحکومت کے دعویدار اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکے۔ اگر اللہ انسانوں کی ہر غلطی پر پکڑنا شروع کردے تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچے۔ اس نے اپنی گرفت کا وقت مقرر کردیا ہے اور وہ اپنے بندوں کی ایک ایک نقل وحرکت پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

انیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج انیسویں تراویح ہوئی، تیئیس جزء ہوگئے، سورۂ یٰس، سورۃ الصّٰفّٰت، سورۂ صٓ مکمل اور سورۃ الزمر کے ابتدائی تین رکوع، اس طرح کل اٹھارہ رکوع پڑھے گئے۔

آج کا خلاصہ اس طرح ہے، سورۂ یٰسٓ کے پہلے رکوع میں فرمایا یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ یٰس، قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بیشک آپ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں آقائے دل نعمت حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کی سب سے بڑی شہادت قرآن حکیم ہے آپ کا کام دعوت الی اللہ ہے اور اس کا فائدہ اسکو حاصل ہوگا جو نصیحت قبول کرے، موت بھی ہے اور دوسری زندگی بھی یقینی ہے ہم نے سب محفوظ کرلیا ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا اس بستی کو یاد کرو جہاں کئی رسول آئے مگر وہاں کے لوگ تمام رسولوں کو جھٹلاتے رہے، نبی کا کام اللہ کے احکام پہنچادینا ہے، ہر دور میں اہل باطل نے نحوست و بدبختی کو اہل حق کی طرف منسوب کرنے کی غلط کوشش کی ہے، قوم اور

رسولوں کے درمیان بیچ بچاؤ کیلئے شہر کے دور علاقہ سے ایک مومن شخص آیا مگر قوم نے اسکی ایک نہ سنی آخر اسے شہید کردیا، اللہ نے اسے جنت کا داخلہ دیدیا وہاں انعامات الٰہی دیکھ کر کہنے لگا کاش میری قوم کو میری اس حالت کا پتہ ہوتا مگر وہ قوم ایمان نہیں لائی، بس عذاب الٰہی کے ایک جھٹکے نے اس قوم کو نیست و نابود کردیا اور نافرمانوں کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے، تیسرے رکوع میں آخرت کی زندگی کے دلائل، ہر قسم کی پیداوار اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے، انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ایک دانہ بھی اگا سکے اور اس قادر مطلق نے پھل پھول، پتیوں، درختوں میں اور خود انسانوں میں بھی جوڑے رکھے ہیں، رات اور دن کو دیکھو، چاند، سورج کو دیکھو، سورج ایک خاص رفتار سے اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے، چاند کی منزلوں کو خاص انداز سے مقرر کردیا، سورج کی مجال نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن کے پہلے آسکتی ہے، سب اپنے اپنے دائرہ (سرکل) میں گھوم رہے ہیں۔ آسمان و زمین میں اللہ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں اور ان ہی سے پتہ چلتا ہے کہ آخرت یقینی ہے اور قیامت اچانک آجائے گی، چوتھے رکوع میں فرمایا جب صور پھونکا جائیگا تو سب اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔ حساب و کتاب ہوگا اور وہ دن انصاف کا دن ہوگا، اھل جنت بڑے مزے اور آرام میں ہوں گے، بارگاہ الٰہی سے انکو سلام آرہا ہوگا، پیام آرہا ہوگا، نافرمانوں کا ان نعمتوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا، اس دن انکے منہ پر سیل لگادی جائیگی اور انکے ہاتھ پیر خود گواہی دیں گے کہ ان سے کیا کام کرکے آئے ہو، اس سورت کے آخر میں فرمایا ہم جسکو عمر زیادہ دیتے ہیں تو اسکی کمر کو جھکا دیتے ہیں، یہ دیکھ کر بھی انکو عقل نہیں آئی، ہم نے اپنے نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور یہ علم انکے شایان شان نہیں، یہ قرآن تو نصیحتوں اور

Scanned by CamScanner

حکمتوں سے بھرپور دستور زندگی ہے بس غور وفکر سے کام لو، اللہ کی نعمتوں کو پہچانو اور شکر ادا کرو، معبودان باطل دوسرے کے کیا کام آئیں گے وہ خود اپنی مدد نہیں کرسکتے، انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو دوبارہ پیدا ہونا آسانی سے سمجھ میں آجائے، جس نے آسمان وزمین جیسی مخلوق پیدا کردی اسکے لئے انسان کو بنانا کیا مشکل ہے، ہر چیز اپنے وجود کیلئے صرف اسکے امر کن کی محتاج ہے، وہ پاک ہے، وہی مالک ہے اور سب کو اسی کے پاس جانا ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت کے پہلے رکوع میں فرشتوں کی قسم، ستاروں کا تذکرہ اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے دلائل ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا حکم ہوگا کہ مشرکوں کو مع انکے معبودوں کے جمع کرو اور انکو جہنم کا راستہ دکھادو، سارے سہارے ٹوٹ چکے ہونگے وہ جہنم رسید ہونگے ہاں اللہ کے مخلص بندوں کا کیا کہنا وہ عیش وعشرت میں ہوں گے، انکی وہاں مجلسیں ہونگی اور وہ اپنی گفتگو میں دنیا کے دوستوں اور ساتھیوں کا بھی تذکرہ کریں گے، مومنین جنت سے جھانک کر ان نافرمانوں کو جہنم مین دیکھیں گے تو چیخ پڑیں گے اور اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ اس برے انجام سے اللہ نے بچالیا، تیسرے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام اور انکی قوم کا تذکرہ اور واقعۂ قربانی، حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خواب دیکھا اور اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کو ذبح کررہا ہوں، بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے، بیٹے نے کہا ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کیجئے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر وثابت قدم پائیں گے، جب وہ دونوں باپ بیٹے اس حکم کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوگئے انہوں نے سر تسلیم جھکا دیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا، بس ہم نے آواز دی اے ابراھیم تم نے اپنا

خواب سچا کر دکھایا۔ چوتھے رکوع میں حضرت موسیٰ وحضرت ھارون کا ذکر، حضرت الیاس علیہ السلام کی تبلیغ کا تذکرہ، انکی قوم بعل نامی بت کی پوجا کرتی تھی، حضرت لوط علیہ السلام اور انکی تباہ شدہ قوم کا ذکر ہے۔ پانچویں رکوع میں فرمایا حضرت یونس علیہ السلام مسافروں سے بھری کشتی میں سوار ہوگے، کشتی طوفان میں گھر گئی، قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونس کا نام نکلا وہ دریا میں کود گئے، مچھلی نے انکو نگل لیا، اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے، پھر ہم نے انکو چٹیل میدان میں ڈالدیا وہ بہت بیمار و کمزور تھے، ان پر کدو کی بیل کا سایہ کردیا اور ایک لاکھ سے زائد انسانوں کیلئے انکو رسول بنایا، حضرت یونس کی قوم کی دیگر تفصیل، اسی کے ساتھ فرشتوں اور جنات کا ذکر ہے کہ فرشتوں اور جنوں کو کوئی اختیار حاصل نہیں، اختیار تو تمہارے رب کے ہاتھ میں ہے وہی رب العزت ہے اور ہر عیب سے، ہر عجز سے، ہر کمزوری سے پاک ہے، اور رسولوں پر سلام ہی سلام، ہو اور ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالین کیلئے ہے۔

سورۂ صٓ کے پہلے رکوع میں فرمایا قسم ہے قرآن کی جو نصیحتوں سے بھرپور ہے، قرآن سنانے والے کو کافروں نے جادوگر اور جھوٹا کہا، توحید کی بات پر انکو تعجب ہوا، نبیوں سے مقابلہ ھلاکت وبربادی کے سوا کچھ نہیں، قوم نوح، عاد وثمود اور دیگر بڑی بڑی قومیں سچائی کو جھٹلاکر عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکیں۔ دوسرے رکوع میں حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ، انکے معجزات اور فیصلوں کا تذکرہ ہے، حضرت داؤد کے ساتھ پہاڑ اور پرند بھی صبح وشام اللہ کی حمد وثنا میں مصروف رہتے تھے، تیسرے رکوع میں فرمایا نیک وبد برابر نہیں ہوسکتے، یہ برکت والی کتاب ہم نے اس لئے نازل کی ہے کہ لوگ اسکی آیتوں

Scanned by CamScanner

میں غور وفکر کریں اور عقل مند نصیحت حاصل کریں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات، اللہ نے انکو ایسی حکومت دی تھی جو انکے بعد کسی کو نہیں ملی، چوتھے رکوع میں حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعات، ان کی بیماری کا ذکر، انکی دعاء اللہ کی طرف سے قبولیت، شفا وصحت کا سامان، اللہ انکے صبر کی تعریف کرتا ہے، وہ بہترین بندے تھے، حضرت ابراھیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت اسماعیل، حضرت الیسع اور حضرت ذوالکفل علیہم السلام کا ذکر ہے۔ جنت کی نعمتوں کے تذکرہ کے ساتھ اہل جہنم کی باھمی بات چیت کا بیان ہے، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا نبی کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے کہ وہ خطرناک وقت سے آگاہ کریں کیونکہ قیامت بڑی زبردست چیز ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش، شیطان کے راندۂ درگاہ ہونیکا ذکر، اللہ سے اسکی گفتگو، قیامت تک کی مہلت اور جہنم کا اعلان ہے۔۔۔۔۔۔

سورۃ الزمر کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اسمیں زندگی کا بندوبست ہے، اسی کا بتایا ہوا دین اللہ کے ہاں مقبول ہے جسے انکار کیا اس کو راستہ نہیں مل سکتا، اللہ خالق و مالک ہے، کائنات کا نظام اسکی مرضی سے چل رہا ہے، تمام انسانوں کی تخلیق ایک مرد وعورت سے کی ہے، جانوروں میں آٹھ نر مادہ ہیں جو انسانوں کے زیادہ کام آتے ہیں اور خود انسان کی تخلیق تین اندھیریوں میں کی، ایک تاریکی پیٹ کی، دوسری تاریکی رحم کی اور تیسری تاریکی وہ جھلی جو بچے کے جسم پر لپٹی ہوتی ہے یہ سب کس کی کاریگری ہے؟ بس قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا جو جیسا کرے گا ویسا نتیجہ پائے گا۔ علم والے اور بے علم، دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے اس دنیا میں بھی اچھا بدلہ

ہے اور نیکی پر چلنے والوں کیلئے تو ہمیشہ کی راحت ہے جو حسن وخوبی کے ساتھ عمل کرتے ہیں وہی ھدایت یافتہ اور وہی عقلمند ہیں اور عقلمندوں کے لئے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔ تیسرے رکوع میں فرمایا اسلام کی توفیق اللہ کا بڑا احسان ہے، اللہ نے جس کا سینہ اسلام کیلئے کھولد یا وہ اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی روشنی میں ہے، اللہ نے سب سے بہتر کلام قرآن اتارا۔ دنیا میں قرآن سے بہتر کوئی اور کلام نہیں ہوسکتا، جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اللہ کا ڈر رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، انکے جسم کی کھالیں نرم ہوجاتی ہیں اور انکے دل اللہ کے ذکر کی طرف جھک پڑتے ہیں، یہ اللہ کی ھدایت ہے اس کتاب کے ذریعہ جس کو چاہتا ہے ھدایت کے راستہ پر چلا دیتا ہے، اس قرآن میں تو ہر بات اچھی طرح بیان کی ہے، آخر موت تو سب کو آنی ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ آخرت میں ہونا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

بیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے آج بیسویں تراویح ہوئی، چوبیس 24 جزء ہوگئے، پارہ فمن اظلم پڑھا گیا، اس جزء میں انیس رکوع اور دو آیات ہیں۔ سورۃ الزمر کے آخری پانچ رکوع، سورۃ المؤمن مکمل اور سورۃ حٰم سجدہ کے ابتدائی پانچ رکوع اس طرح کل انیس رکوع ہوئے۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ بات کہے اور آئی ہوئی سچائی جھٹلادے، جو سچائی لیکر آیا اور اس سچائی کی تصدیق کی ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہیں، عنقریب پتہ چل جائیگا کہ کون غالب آتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم کو کوئی روک نہیں سکتا، اللہ نے قرآن کریم کے ذریعہ صحیح راستہ بتلادیا ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا، نیند کے ذریعہ ہر روز موت کا تجربہ کرایا جاتا ہے، کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ایک اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل تنگ ہونے لگتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر آتا ہے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں، ہر اختلاف کا آخری فیصلہ اللہ کی عدالت میں ہونا ہے۔ ظالم اس دن دنیا بھر کے خزانے دیکر چھوٹنا چاہیں گے مگر انکو نجات نہیں ملیگی۔ دنیا میں تو اس کا یہ حال تھا کہ مصیبت آتی تو ہم کو پکارا اور جیسے ہی چھٹکارا ملا تو سب کچھ بھول گیا، رزق کے خزانے تو اللہ کے اختیار میں

ہیں، رزق کا نظام تقسیم عبرت ونصیحت کا سامان ہے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا میرے بندو تم مایوس وناامید نہ ہو اللہ کی رحمت اور شان کریمی بے حساب ہے، اگر سچے دل سے توبہ کرلو تو وہ تمام گناہ بخشنے کا سکتے۔ وہ غفور رحیم ہے، اسی کی طرف پلٹ آؤ، اسی کی طرف جھکو اور اسی کے نازل کیے ہوئے قانون کی پیروی کرو حسرت و مایوسی دور ہوگی، وہی ہر چیز کا خالق ومالک ہے۔ آسمان وزمین کی کنجیاں کیلیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ چوتھے رکوع میں فرمایا سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ ہر ایرے غیرے کی بندگی کی جائے، اے نبی آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف یہ وحی بھیجی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام اعمال برباد ہوجائیں گے، بس اللہ کی بندگی کرو، شکر کا راستہ اختیار کرو۔ قیامت کے دن آسمان وزمین سب اسکی مٹھی میں ہونگے اور صور پھونکا جائے گا تو سب بے ہوش ہوجائیں گے اور پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو سب زندہ ہوکر کھڑے ہوجائیں گے۔ اور سب کو نیکی و بدی کا پورا پورا بدلہ ملجائیگا، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا حساب وکتاب کے بعد کافروں کو دھکے دیکر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور ایمان والوں کو سلام وپیام اور عزت واکرام کے ساتھ جنت میں داخلہ ملیگا۔

سورۃ المؤمن کے پہلے رکوع میں فرمایا اس کتاب کا اتارا جانا زبردست علم والے اللہ کی طرف سے ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بھرپور انعام دینے والا، اسکے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس کا انکار کرنے والوں کی تباہی کا تذکرہ، حاملین عرش اور مقرب فرشتے ایمان والوں کیلئے دعائیں کرتے ہیں، دوسرے رکوع میں فرمایا قیامت کے دن سب نکل پڑیں گے کوئی چیز چھپی نہیں رہے گی اور

، اعلان ہو گا آج کس کی حکومت ہے۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ وہ خود ہی جواب دیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سوا سب کا زور ختم ہو گیا۔ بس اس دن سے ڈرو اور ڈراؤ۔۔۔۔۔۔ تیسرے رکوع میں فرمایا زمین میں چل پھر کر غور کرو اللہ اور اسکے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا، حالانکہ وہ بڑے طاقتور تھے جیسے فرعون، ھامان، قارون مگر انہوں نے ہمارے نبی حضرت موسیٰ کا مقابلہ کیا آخر ان کا کیا حشر ہوا۔ چوتھے رکوع میں فرعونی دربار کے اس مومن شخص کا ذکر جس نے اپنے ایمان کو چھپا رکھا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حمایت میں اس شخص نے بڑی پرجوش اور ایمان افروز تقریر کی۔۔۔۔ فرعون کی ناکامی کا تذکرہ۔ پانچویں رکوع میں پھر اس درباری مومن کی دعوت و تبلیغ کا تذکرہ کہ دنیا کی زندگی تھوڑے دن کا سامان ہے اور آخرت کا گھر ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے، ہر ایک کو اسکے عمل کے مطابق بدلہ ملیگا، جو نیک عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت بس وہ مومن ہے تو اسکو جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ قبر کا عذاب عالم برزخ برحق ہے، مرنے کے بعد فرعونیوں کو روزانہ صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور آخرت میں تو سخت ترین عذاب ہو گا اور اھل دوزخ کی گفتگو کا ذکر ہے۔ چھٹے رکوع میں فرمایا ہم نے اپنے رسولوں کی اور مومنین کی دنیا میں بھی مدد کی ہے کیونکہ اہل حق کی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا مختصر تذکرہ، مغروروں کے شر سے بچنے کیلئے اللہ سے پناہ مانگو وہی سب سے بڑا ہے۔ نابینا و بینا اور نیک و بد برابر نہیں تو پھر انجام کیسے یکساں ہو گا۔ قیامت برحق ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ جو کچھ مانگنا ہے صرف اللہ سے مانگو، گھمنڈیوں کا برا حشر ہو گا، ساتویں رکوع میں فرمایا اللہ نے انسان کی راحت و آرام کیلئے کیا کیا نعمتیں پیدا کی ہیں اسکی بے شمار نعمتوں کا

ذکر، انسانی پیدائش کے مراحل اور زندگی کے منازل کا بیان ہے۔ آٹھویں رکوع میں فرمایا پچھلی قوموں کے واقعات عبرت و نصیحت کیلئے ہیں وہ کس طرح گھسیٹ کر جہنم میں لائے جائیں گے، سارے سہارے ختم ہو چکے ہونگے، وہ اپنے شرک کا انکار کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جارہی ہے اور فرمایا ہم نے بہت سے رسولوں کے قصے آپ کے سامنے بیان کردئے اور بہت سے نبیوں کے واقعات بیان نہیں کیے۔۔۔۔۔۔۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اللہ کی نشانیوں پر غور کرو اور ایمان لاؤ۔ ایمان کے بغیر ساری طاقتیں فیل ہوجائیں گی ایمان کی محنت و عمل کا میدان دنیا کی زندگی ہے آخرت میں عذاب الٰہی دیکھ لینے کے بعد ایمان لانا مفید نہیں ہو گا وہ دن تو منکروں کیلئے بڑے خسارے اور نقصان کا دن ہو گا۔

سورہ حم سجدہ کے پہلے رکوع میں فرمایا یہ کتاب رحمن و رحیم کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی ہر آیت مفصل ہے اور اس کو فصیح و بلیغ عربی زبان میں نازل کیا ہے قرآنی حکم سنکر کافروں کے لنگڑے عذر، ان کا انجام بد، ایمان کی دعوت اور یہ خوشخبری کہ مومن باعمل کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر و ثواب ہے، دوسرے رکوع میں قرآن کے بعد اللہ کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ ہے کہ اس نے زمین و آسمان اور انکے متعلق تمام چیزوں کو صرف چھ دن میں پیدا کردیا، قدرت کی یہ کاریگری اور ایسی عظیم نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی کوئی ایمان نہ لائے تو اسے پچھلی قوموں کا انجام یاد رکھنا چاہیئے۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا وہ لوگ اللہ کی طاقت کو بھول کر اپنی طاقت کے دعویدار تھے مگر عذاب الٰہی کے ایک معمولی جھٹکے نے انکو کہیں کا نہیں رکھا۔ تیسرے رکوع میں فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سارے دشمنوں کو گھیر گھار کر جمع کرلیا جائے گا اور

Scanned by CamScanner

انکے کان، انکی آنکھیں اور انکے چمڑے انکے خلاف گواہی دیں گے اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب بتادیں گے، کیونکہ انسان اپنے عمل کا نشان مٹانے کیلئے آزاد نہیں ہے، بس ان لوگوں کیلئے جہنم کی آگ ہے اور چھٹکارے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔ چوتھے رکوع میں فرمایا کافر لوگ کہتے ہیں اس قرآن کو مت سنو اور جب یہ پڑھا جائے تو خوب ہنگامہ کرو تاکہ تم غالب آجاؤ اور تمہاری بک بک میں قرآن کی آواز دب جائے، ایسے لوگوں کیلئے جہنم کی دائمی سزا ہے، ہاں جن لوگوں نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار پھر اس پر استقامت دکھائی، مضبوطی کے ساتھ جمے رہے انکو اللہ کی طرف سے ہر مرحلہ پر تسلی کا پیغام ملتا رہتا ہے، ان کیلئے دائمی سکون اور من چاہی نعمتیں ہیں، پانچویں رکوع میں فرمایا انسان کی بھلائی اور سعادت مندی یہ ہے کہ خود بھی نیک بنے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دے، نیکی و بدی کبھی برابر نہیں ہو سکتی، برائی کا بدلہ بھلائی سے دو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمنی دوستی میں بدل جائے گی۔ اور جب بھی شیطان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ ہو تو اللہ سے پناہ طلب کرو، عبادت اور سجدے کے سارے حقوق صرف اسی کیلئے ہیں، اسکی بے شمار نعمتیں اور نشانیاں ہیں، قرآن کو تھامے رہو، یہی کتاب غالب آنے والی ہے، باطل نہ اسکے سامنے سے آسکتا ہے اور نہ اسکے پیچھے سے آسکتا ہے، یہ قرآن عربی ہے اور ایمان والوں کیلئے ھدایت کا ابلتا ہوا چشمہ اور بیماریوں میں شفاء ہے، اور بے ایمان تو اندھے بہرے ہیں، اس پارے کی آخری آیتوں میں فرمایا کتاب پہلے بھی دی گئی تھی۔۔۔۔۔ جو نیکی کریگا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو برائی کریگا اس کا وبال اسی پر پڑیگا اور رب تعالی بندوں پر ظلم کرنا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اکیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج اکیسویں تراویح ہوئی 25 جزء ہوگئے۔ اِلَيْهِ يُرَدُّ پڑھا گیا، اس پارے میں بیس رکوع ہیں، سورہ حم سجدہ کا آخری رکوع، سورۃ الشوریٰ، سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان، سورۃ الجاثیہ مکمل پڑھی گئیں۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔ انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسکو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بڑا مایوس ہوجاتا ہے، انعام ملتا ہے تو روگردانی کرتا ہے اور تکلیف آتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے بیٹھ جاتا ہے، حالانکہ اظہار حق کیلئے ہم اپنی نشانیاں خود انکی ذات میں اور اطراف عالم میں دکھاتے ہیں!

سورۃ الشوریٰ کے پہلے رکوع میں فرمایا اللہ کی طرف سے وحی کا سلسلہ جاری رہا، مشرکین اللہ کی شان میں ایسی گستاخیاں کرتے ہیں کہ آسمان پھٹکر گرپڑے مگر اللہ کی شان رحمت اور فرشتوں کی تسبیح و دعا کی برکت سے وہ اپنی

Scanned by CamScanner

جگہ پر قائم ہے۔ اسی طرح پیغمبر آخر الزماںؑ پر وحی کے ذریعہ قرآن اتارا تاکہ آپؑ دنیا کی مرکزی آبادی مکہ مکرمہ اور اسکے اطراف عالم کو خبردار کردیں۔ دوسرے رکوع میں فرمایا ہر اختلاف کا فیصلہ اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ نے تمہارے جوڑے بنائے اور جانوروں کے بھی جوڑے بنائے کہ انکی نسل جاری رہے۔ آسمانوں وزمین کی کنجیاں اور کیلیاں اس کے قبضہ میں ہیں۔ اللہ نے تمہارے لئے وہی راستہ پسند فرمایا جس کی تاکید پچھلوں کو تھی کہ امن قائم کرو اور اختلاف سے بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اختلاف تو آپس کی ضد سے پیدا ہوتا ہے۔ اب جو اختلاف ڈالیگا اور ماننے سے انکار کریگا وہ غضب الٰہی کا مستحق ہوگا۔

تیسرے رکوع میں فرمایا جو دنیا کا طلبگار ہے اسے ہم دنیا ہی میں کچھ دیتے ہیں۔ اس کا آخرت میں حصہ نہیں اور جو آخرت کا طلبگار ہے وہاں اسکو کئی گنا ثواب ملیگا۔ ظالموں کا وہاں ضرور حساب ہوگا۔ اے نبیؐ آپ کہدو میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔ ہاں رشتے داری کا پاس لحاظ رکھو اگر اللہ رزق کے دروازے کھولدے تو کوئی کسی کے تابع نہیں رہے۔ وہ انسانوں کے مایوس ہوجانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلادیتا ہے سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ چوتھے رکوع میں فرمایا تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کردیتا ہے اسکو کوئی عاجز نہیں کرسکتا۔ سمندر میں پہاڑ نما جہاز اسکی قدرت کا نشان ہیں۔ دنیا میں تم کو جو کچھ ملا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ آخرت کی نعمتیں سدا رہنے والی ہیں۔ ایمان والے اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، جب غصہ آجائے تو معاف کردیتے ہیں۔ اپنے رب کے احکامات قبول

کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور ہمارا دیا خرچ بھی کرتے ہیں۔ بغاوت سے کوئی چڑھائی کرے تو مقابلہ بھی کرتے ہیں، معافی کی فضیلت اور ظالم سے بدلہ لینے کی اجازت ہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا ھدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اسکے کاموں میں کسی کا دخل نہیں۔ اولاد کا ہونا اور نہ ہونا سب اسکی مرضی پر موقوف ہے۔ وحی کی اقسام وغیرہ۔۔۔۔۔!

سورۃ الزخرف کے پہلے رکوع میں فرمایا قسم ہے اس کتاب مبین کی اس قرآن کو ہم نے عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھو اور عمل کرو۔ اللہ نے انسان کیلئے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں مگر انسان بڑا ناشکرا ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا اس سے بڑھکر انسان کی خباثت اور کیا ہوگی کہ وہ اللہ کی ذات سے انسانی رشتے جوڑتا ہے۔ اسکی اولاد ثابت کرتا ہے۔ کسی کو اس کا بیٹا بیٹی قرار دیتا ہے۔ تیسرے رکوع میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اپنے باپ اور اپنی قوم کو نصیحت، مشرکین عرب کہتے تھے کہ یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا، گویا یہ اللہ کی تقسیم کے ٹھیکیدار ہیں۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب کفر اختیار کرلیں گے تو اللہ اپنے منکروں کو بہت کچھ دیتا۔ چوتھے رکوع میں فرمایا جو شخص نصیحت اور ذکر الٰہی سے منہ موڑتا ہے اس پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے وحی کی پیروی کا حکم، قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کیلئے نصیحت نامہ ہے اور اس کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ پانچویں رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات فرعون کی سرکشی اور آخر میں اس کی تباہی کا ذکر ہے۔ چھٹے رکوع میں قیامت کے قریب

Scanned by CamScanner

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا اشارہ اور آخرت میں تمام دوستیاں دشمنی سے بدل جائیں گی ہاں نیک لوگوں کی دوستی قائم رہے گی، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا ان بندوں پر اس روز نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے، وہ اور انکی بیویاں عیش و آرام کے نقشہ میں ...... اور مجرمین عذاب میں گرفتار ہونگے، آسمان وزمین میں بادشاہت، پاکی و تعریف صرف اللہ کی ہے۔

سورۃ الدخان کے پہلے رکوع میں فرمایا قرآن کریم کو ہم نے ایک برکت والی رات میں اتارا ہے وہ شب قدر ہے جو رمضان مبارک میں ہوتی ہے، قضاء وقدر کے فیصلے، اللہ کی وحدانیت و یکتائی کے دلائل، قیامت کی علامتیں اور ایک دھواں نکلے گا جو عذاب کی طرح لوگوں پر چھاجائیگا اور آخرت کی سخت پکڑ کا ذکر اور پھر فرعون کی تباہی کا نقشہ، دوسرے رکوع میں بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر، قوم تبع اور دیگر اقوام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ آسمان وزمین اور یہ ساری کائنات بیکار کھیل تماشہ نہیں ہے بلکہ یہ سب ایک عظیم مقصد سے پیدا کیے گئے ہیں، اسکو سمجھو، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا زقوم نامی درخت دوزخیوں کا کھانا ہوگا، اس کا پھل شیطان کے سروں کی طرح ہوگا، کھولتا ابلتا ہوا پانی پینے کو ملیگا، اسکے سر پر بھی عذاب کا گرم پانی ڈالا جائے گا، ہاں جنہوں نے تقوی و پرہیزگاری سے زندگی گذاری ان کیلئے تو ہمہ قسم کی نعمتیں اور ہمیشہ کی زندگی، یہ رب کریم کا ان پر فضل وانعام ہوگا۔ نصیحت حاصل کرنے کیلئے اس قرآن کے ذریعے نبی کی زبانی سب بتلادیا گیا!۔

سورۃ الجاثیہ کے پہلے رکوع میں فرمایا نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے زمین و آسمان میں بے شمار نشانیاں ہیں، یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم اے نبی! آپ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں، اب یہ لوگ کس چیز پر ایمان لائیں گے،

منکرین کیلئے دنیا کے سارے ساز و سامان بیکار ہیں۔ آخرت میں کچھ کام آنے والے نہیں، ھدایت سے بھرپور یہ قرآن ہے، دوسرے رکوع میں فرمایا جو کچھ بھی آسمان وزمین میں قدرت نے تمہارے لئے کیسی کیسی نعمتیں رکھی ہیں اور سب کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے بس جو نیکی کریگا تو اپنے بھلے کیلئے اور جو برا کریگا تو اسکا وبال اسی پر ہوگا۔

بنی اسرائیل کو کتاب و حکمت اور بہت کچھ دیا مگر انہوں نے آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا اور احکامات سے بھرپور شریعت آخری پیغمبر کو عطا فرمائی اور اسکی اتباع کا حکم ہے کیونکہ یہ قرآن انسانوں کیلئے بصیرت ہے اور ھدایت و رحمت ہے یقین لانے والوں کیلئے۔ تیسرے رکوع میں فرمایا دیکھو خواہش نفس کو معبود نہ بناؤ، خواہش کی پیروی انسان کو گمراہی کے گڑھے میں لیجائے گی اور کہیں کا نہ رکھے گی، حالانکہ آخرت برحق ہے اور دوبارہ زندہ ہوکر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا ہے، اس سورت کے آخری رکوع میں ہے اہل باطل قیامت کے دن بڑے نقصان میں ہونگے، مارے ہیبت کے ہر فرقہ اور ہر جماعت گھٹنوں کے بل گرجائے گی اور ہر جماعت کو اسکے نامہ عمل کی طرف بلایا جائے گا، ایمان والوں کیلئے جنت اور منکروں کیلئے دردناک سزا ہے اور آخری آیتوں میں فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہے جو رب ہے، آسمان کا رب ہے زمین کا، رب ہے سارے جہانوں کا اور اسی کی کبریائی و بڑائی قائم ہے آسمان وزمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

بائیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج بائیسویں تراویح ہوئی۔ 26 جزء ہوگئے، پارہ حٰم پڑھا گیا اس جزء میں اٹھارہ رکوع اور سات آیات ہیں۔ سورۃ الاحقاف، سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سورۃ الفتح، سورۃ الحجرات، سورۃ قٓ مکمل اور سورۃ الذاریات کا پہلا رکوع پڑھا گیا۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں فرمایا شرک کی کوئی دلیل نہیں ہے اس سے بڑھکر گمراہ اور کون ہوگا جو شرک کرے اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارے جو قیامت تک اسکی پکار کا جواب نہ دے اور اسکی دعا سے بے خبر بھی ہو۔ نبی کا کام بندوں تک احکام الٰہی پہنچانا ہے۔ دوسرے رکوع میں اسلام اور مسلمانوں پر کفار و مشرکین کے طنز و اعتراضات اور فرمایا جن لوگوں نے اللہ کو اپنا رب مانا اور پھر اس پر قائم رہے ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ وہی کامیاب و کامران ہیں، والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم، ماں کے احسانات کا ذکر ہے، آخرت کی زندگی کا تذکرہ ہے۔ تیسرے رکوع میں حضرت ھود علیہ السلام اور انکی قوم کا تذکرہ، اس قوم پر عذاب الٰہی کا نزول، اللہ

نے کان اور آنکھیں اس لئے دی ہیں کہ انسان اللہ کی نشانیوں کو دیکھے، آواز حق سنکر دل سے نصیحت قبول کرے، اس سورت کے چوتھے رکوع میں جنات کی ایک جماعت کا ذکر جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے قرآن کریم سنکر ایمان قبول کرلیا اور واپس جاکر اپنی قوم کو ایمان واسلام کی دعوت دی اور آخر میں صبر کی ھدایت!۔

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے رکوع میں فرمایا جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا انکے اعمال برباد ہوگئے، کامیاب وہ ہوئے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیئے اور ایمان لائے وہ اس پر جو اللہ نے حضور خاتم النبین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا، اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جمادے گا، دوسرے رکوع میں فرمایا کچھ لوگ اس طرح کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں، جنت میں کھانے پینے کی چیزوں کا تذکرہ، پانی، دودھ، شراب و شھد کی چار نہروں کا ذکر اور جہنم کی سختیوں کا بیان، نیک و بد دونوں کا انجام برابر نہیں ہوسکتا، تیسرے رکوع میں مؤمنین کی تمنا برائے جہاد کا ذکر، جو لوگ اقتدار کے نشہ میں عدل و انصاف کا دامن چھوڑ دیں ان پر اللہ کی لعنت ہے، لوگ قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے، کیا انکے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں، ایسے لوگ اپنے اعمال کا مزہ چکھ لیں گے، اس سورت کے آخری رکوع میں نفاق کے مریضوں کا حال، مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال برباد نہ ہونے دو، جن لوگوں نے کفر کیا دوسروں کو بھی روکا انکی ہرگز مغفرت نہیں ہوگی، بخل سے بچو، جو بخل و کنجوسی کریگا اس کا وبال اسی پر ہوگا، اللہ غنی ہے اور تم سب اس کے محتاج ہو، اگر تم منہ پھیر دگے

Scanned by CamScanner

تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئیگا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہونگے۔

سورۃ الفتح کے پہلے رکوع میں حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے فتح و کامیابی کی خوشخبری، معافی کا اعلان، صحابہ کرام کے ایمان کی تعریف، ان کیلئے بشارتیں، کفار و مشرکین کیلئے غضب و لعنت کی وعیدیں، نبی پاکؐ کی صفات، ایمان کا حکم جن لوگوں نے نبی کے ہاتھ پر بیعت کی ان لوگوں نے درحقیقت اللہ سے بیعت کی۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسرے رکوع میں منافقین کے حیلے بہانے اور اللہ کی طرف سے نبی کو انکی اطلاع، جہاد سے بھاگنے والوں کیلئے سخت عذاب کا اعلان، اور معذورین کو رخصت و اجازت، تیسرے رکوع میں بیعت رضوان کا ذکر، درخت کے نیچے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں کیلئے اللہ کی رضا و خوشنودی کا اعلان، صلح حدیبیہ کے فوائد اور فتح خیبر کی خوشخبری، حضرات صحابہ کرام کے مناقب و فضائل ہیں۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اللہ نے اپنے نبی کے خواب کو سچا کر دکھایا، آپ کا لایا ہوا دین ہی سچا دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ کے ساتھی صحابہ غیروں کیلئے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہیں، ان کی صفات اور خوبیاں پچھلی آسمانی کتابوں تورات و انجیل میں بھی ذکر کی گئی ہیں اور اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے!۔

سورۃ الحجرات کے پہلے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھ کر بات نہ کرو، مومنو تم نبی کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں گے اور تم کو خبر تک نہ ہوگی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کی حد درجہ تاکید و تعلیم، اے ایمان

والو! اگر تمہارے پاس کوئی شریر آدمی کسی قسم کی خبر لائے تو اسکی تحقیق کرو، بغیر تحقیق کسی کے متعلق کچھ یقین نہ کرو، ورنہ تم نقصان اٹھاؤ گے۔ اگر دو جماعتوں میں اختلاف ہوجائے تو ان کے درمیان صلح صفائی کرادو اور انصاف کی بات کہو، اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، ایمان والے آپس میں بھائی ہیں اور وہ بھائی بنکر زندگی گذاریں، دوسرے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! حقیر سمجھ کر کسی کا مذاق مت اڑاؤ اور عورتیں بھی دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے وہ بہتر ہوں جنکا مذاق اڑایا جاتا ہے، ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کسی کو برے لقب اور خراب نام سے نہ پکارو، بدگمانی سے بچو، اچھا گمان رکھو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کی جاسوسی مت کرو، ایک دوسرے کی غیبت مت کرو، غیبت کرنا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا ہے، اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قبیلے اس لئے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے نزدیک بہت زیادہ عزت و اکرام والا وہ ہے جو اسکی نافرمانی سے بچنے کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہے، سچا مومن وہ ہے جو اللہ اور اسکے رسول پر پکا یقین رکھے اور انکے راستہ میں ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار رہے، کوئی نبی پر اسلام لانیکا احسان نہیں رکھ سکتا، بلکہ اللہ کا تم پر یہ احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی توفیق عطا فرمائی۔

سورۃ قٓ کے پہلے رکوع میں فرمایا قسم ہے اس قران مجید کی لوگوں کو تعجب ہوا جب ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا، جن لوگوں کو ڈرایا گیا اور وہ نہیں مانے تو ان کا کیا کیا حشر ہوا وہ بھی اس رکوع میں دیکھ لو اور اللہ کی نشانیوں کو بھی۔ دوسرے رکوع میں فرمایا ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اسکے دل

Scanned by CamScanner

میں جو خیالات ہیں وہ بھی ہم خوب جانتے ہیں اور ہم تو انسان کی شہ رگ، رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، انسان کے دائیں و بائیں دو لکھنے والے بیٹھے ہوئے ہیں جو اسکی زندگی کا پورا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں، جب صور پھونکا جائے گا تو زندگی کا پورا دفتر سامنے آجائے گا۔ یہ اللہ کا قانون ہے اور اس کا قانون بدلا نہیں جاتا، اس سورت کے آخری رکوع میں جہنم کی گفتگو، متقین کے لئے جنت کی قربت، پچھلی قوموں کی ہلاکت، دعا و تسبیح کے اوقات بتلائے۔ طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب سے پہلے رات کے وقت اور سجدوں کے بعد۔ اس قرآن کے ذریعہ نصیحت کرنا جاری رکھو جس کو خوف ہو گا وہ میرے عذاب سے ڈر جائیگا۔

سورۃ الذاریات کے پہلے رکوع میں ہواؤں کی قسم اور آسمان کی قسم کے بعد فرمایا تم لوگ اختلاف کی بات کر کے الجھن میں پڑ گئے، اختلاف کے فیصلہ کا دن تو آرہا ہے، مومنین کی صفات کہ وہ نیکیوں میں لگے رہتے ہیں رات میں بہت کم سوتے ہیں اور سویرے سویرے استغفار کرتے ہیں اور مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حق سمجھ کر دیتے ہیں، زمین میں اور خود تمہارے اندر کتنی نشانیاں ہیں۔۔۔۔ اور اس جزء کی آخری آیتوں میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے مہمان، فرشتے بشکل انسان، بچھڑے کے بھنے ہوئے گوشت سے تواضع اور انکا انکار حضرت ابراھیمؑ کو بڑھاپے میں اولاد کی بشارت، اھلیہ صاحبہ کے تعجب پر فرشتوں کا یہ کہنا کہ اللہ کیلئے کوئی تعجب کی بات نہیں وہ صاحب حکمت اور مراد جاننے والا ہے۔۔۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

تیئیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج تیئیسویں تراویح ہوئی، 27 جزء ہوگئے، پارہ قال فما خطبکم پڑھا گیا، اس پارے میں بیس رکوع ہیں، سورۃ الذاریات کے آخری دو رکوع، سورۃ الطور، سورۃ النجم، سورۃ القمر، سورۃ الرحمٰن، سورۃ الواقعہ اور سورۃ الحدید مکمل پڑھی گئیں۔

آج کے تلاوت کردہ پہلے رکوع میں قوم لوط پر عذاب کا ذکر، عاد و ثمود، فرعون اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا تذکرہ ہے، ان قوموں نے اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اور اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا آسمان و زمین کا خالق و مالک اللہ ہے، اس نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ بس تم اللہ کی طرف دوڑو اور نصیحت جاری رکھو، اسلئے کہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے، میں نے جناتوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور انکی روزی میرے ذمہ ہے۔۔۔۔

سورۃ الطور کے پہلے رکوع میں ہے اللہ نے جن چیزوں کی قسم کھائی ہے وہ بڑی عظیم الشان ہیں، نافرمانوں کو فرشتے ذلت کے ساتھ جہنم میں لیجائیں گے اور ایمان والے اور انکی متبع آل و اولاد کا داخلہ عزت کے ساتھ جنت میں ہو گا،

Scanned by CamScanner

جنت کی نعمتوں کا تذکرہ، اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اے نبی! نصیحت جاری رکھیئے، آپؐ کو شاعر و مجنون کہنے والے انتظار کریں کہ انکا انجام کیا ہونے والا ہے اگر تم کو اس قرآن میں شک ہے تو اس جیسی کوئی ایک ہی بات بنا کر لے آؤ، کافروں کا مکروفریب چل نہیں سکتا، اے نبی آپؐ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کرو، آپؐ پر ہماری خاص نگاہ کرم ہے!۔

سورۃ النجم کے پہلے رکوع میں فرمایا نبی کا ہر فرمان وحی الہی ہے وہ اپنے من سے کچھ نہیں کہتے وہ تو وہی فرماتے ہیں جو انکی طرف وحی کی جاتی ہے، معراج نبوی، آیات الہی کا مشاہدہ، آسمانوں کی سیر اوپر کی دنیا کے نظاموں کا تذکرہ، دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ کے ہاں اسکی سفارش چلے گی جسکو اللہ شفاعت کا اختیار دے، یہ بت بے حقیقت ہیں، مشرک زنانہ ناموں کے پجاری ہیں اور اٹکل کے پیچھے چلتے ہیں، ان کے علم کی پہنچ بس یہیں تک ہے، اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے وہ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرتا ہے، تم اپنی پارسائی مت جتاؤ، وہ خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ پرہیزگار ہے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا آخرت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور انسان کو وہی کچھ ملیگا جسکی اس نے خود محنت و کوشش کی ہوگی، سمجھانے کیلئے کئی نعمتوں کا تذکرہ ہے، عقلمند کیلئے مناسب نہیں کہ انجام سے بے پرواہ ہو کر نصیحت کی باتوں کا مذاق اڑائے، سجدہ و بندگی کے سارے حقوق صرف اللہ کیلئے ہیں!۔

سورۃ القمر کے پہلے رکوع میں فرمایا قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ چکا، دنیا نے شق القمر کا معجزہ دیکھ لیا، قرآن کریم ہدایت و حکمت کا خزانہ ہے اور اس قرآن کو ہم نے ہر طرح سے آسان کر دیا ہے بس کوئی ہے جو نصیحت قبول کرے۔ پچھلی قوموں کی تباہی کا تذکرہ۔۔۔۔۔۔ دوسرے رکوع میں فرمایا ایک

نبی کو جھٹلانا تمام نبیوں کو جھٹلانا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے کا ذکر، اونٹنی کا قصہ، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا تذکرہ اور بار بار یہ اعلان کہ یہ قرآن ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ بس کوئی ہے جو نصیحت مانے اور سوچے سمجھے۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرعونیوں کی پکڑ دھکڑ کے بعد فرمایا پہلے کے لوگ زیادہ خوشحال وطاقتور تھے یا آج کے کفار؟ ان کا مجمع منتشر کر دیا جائے گا اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور ان سے اصل وعدہ تو قیامت کا وعدہ ہے۔ بس پل جھپکنے کی دیر ہے۔ ہر ایک کی نیکی و بدی اسکے نامۂ عمل میں محفوظ ہے!

سورۃ الرحمٰن کے پہلے رکوع میں فرمایا رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسکو بولنا سکھایا آگے مزید نعمتوں کا تذکرہ لیکن سب سے پہلے نعمت قرآن ذکر فرمائی حتیٰ کہ تعلیم قرآنی کو تخلیق انسانی پر مقدم کیا آگے دنیا و آخرت اور جنت کی نعمتوں کا تذکرہ نہایت بہترین انداز میں ہے اور ہر نعمت کے ذکر کے بعد فرمایا اے گروہ جن و انس تم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے یہ ایک ہی آیت اس سورت میں 31 اکتیس بار آئی ہے۔ چاند، سورج، ستارے، جھاڑ پہاڑ سب اسکے فرمانبردار ہیں۔ اس نے ترازو قائم کر دی اور حکم دیا کہ تول میں شرارت مت کرو، انصاف کے ساتھ ٹھیک وزن قائم رکھو اور ناپ تول میں کمی مت کرو۔ اس نے کھانے پینے کے لئے اور دیگر استعمال کی کیا کیا چیزیں تم کو دی ہیں۔ تو اے جنات و انسان تم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا روئے زمین پر جتنے ہیں سب فنا ہو جائیں گے باقی رہنے والی ذات وہ رب ذوالجلال کی ہے تو اے جنات و انسان تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

Scanned by CamScanner

اس سورت کی آخری رکوع میں جنت اور آخرت کی نعمتوں کا ذکر اور ہر نعمت کے بعد ارشاد ہوتا ہے اے جن وانس تم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کو جھٹلاوگے۔ ان نعمتوں کے اصل حقدار خوف الٰہی رکھنے والے ہیں!

سورۃ الواقعہ کے پہلے رکوع میں فرمایا جب قیامت قائم ہوگی تو نہ کوئی اسکو ٹال سکے گا اور نہ واپس کرسکے گا قیامت کسی کو گرادے گی اور کسی کو بلند کردے گی اور قیامت قائم ہونے کے بعد لوگوں کی تین قسمیں ہوجائیں گی ایک وہ جن کے سیدھے ہاتھ میں نامہ عمل دیا جائے گا۔ دوسرے وہ جن کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملیگا۔ اور تیسری جماعت ان کی ہوگی جو نیکیوں کی دوڑ میں آگے بڑھ گئے۔ جنت کی نعمتوں کا تذکرہ۔ دوسرے رکوع میں فرمایا جن کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملیگا ان کا بہت برا حال ہوگا۔ جہنم کی ہولناکیوں کا تذکرہ، موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے دلائل اور اسکو مثالوں سے سمجھایا ہے۔ اور اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا یہ قرآن بڑی کرامت والا ہے۔ مرکزی کتاب میں محفوظ ہے۔ پاک ہی اسکو چھو سکتے ہیں۔ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے تم اسکو معمولی بات نہ سمجھو۔ نیک و بد کا انجام اس کی روشنی میں دیکھ لو!

سورۃ الحدید کے پہلے رکوع میں فرمایا آسمان وزمین کی ہر مخلوق اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے وہی غالب و صاحب حکمت ہے۔ آسمان وزمین میں اسی کی بادشاہت ہے۔ موت وزندگی اسی کے اختیار میں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہی سب سے اول ہے وہی سب سے آخر رہے گا اور ظاہر و باطن میں اسی کا جلوہ ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ عرش کے اوپر سے لیکر زمینوں کے نیچے تک تنہا اسکی حکومت ہے اور کائنات کی ہر چیز اسکے وجود کی روشن دلیل

ہے۔ بس تم ایسے اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول پر یقین رکھو اور اس کے راستہ میں خرچ کرو۔ فتح مکہ سے پہلے جن لوگوں نے خرچ کیا اور لڑائی میں حصہ لیا تم میں سے کوئی بھی ان کے برابر نہیں ہوسکتا اور یہ خرچ کرنا تمہارے اپنے فائدے کے لئے ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا آخرت کے اندھیرے میں یہی روشنی کا کام دے گا، ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنے ایمان و عمل کی سرچ لائٹ میں چل رہے ہونگے، اور نفاق والے مرد اور نفاق والی عورتیں اندھیروں میں بھٹک رہے ہونگے اور دونوں کے درمیان دیوار حائل کردی جائے گی، ایک طرف تو رحمت ہی رحمت ہوگی اور دوسری طرف عذاب ہوگا، وہ عذاب والے چاہیں گے کہ کچھ لے دیکر چھوٹ جائیں لیکن وہاں یہ ممکن نہ ہوگا، نصیحت قبول کرنے کا وقت یہ دنیا کی زندگی ہے اور پھر خرچ کرنے کی فضیلت، تیسرے رکوع میں فرمایا دنیا کی زندگی اسکی زیب وزینت، ٹھاٹ باٹ، مال واولاد کی کثرت سب دھوکہ کا سامان اور کھیل تماشہ کی طرح غفلت میں ڈالنے والی چیزیں ہیں، اصل چیز آخرت ہے، رب تعالی کی طرف سے معافی کا اعلان ہے، جنت ہے اسکی طرف دوڑو، جو مصیبت زمین پر یا تم پر آتی ہے وہ پہلے سے ہم نے لکھ رکھی ہے جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ ملے اس پر اتراؤ مت۔ اللہ اترانے والے اور بڑائی ہانکنے والوں کو پسند نہیں کرتا، بس اسکی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت نوح اور حضرت ابراھیم اور پھر حضرت عیسی ابن مریم کا تذکرہ اور فرمایا رھبانیت اور ترک دنیا کا طریقہ اللہ نے نہیں بتلایا، ایمان پر جمے رہو، اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو اپنی رحمت سے نوازے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

چوبیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج چوبیسویں تراویح ہوئی۔ 28 جزء ہوگئے۔ پارہ قد سمع اللہ پڑھا گیا۔ اس پارے میں بیس رکوع ہیں سورۃ المجادلہ، سورۃ الحشر، سورۃ الممتحنہ، سورۃ الصف، سورۃ الجمعہ، سورۃ المنافقون، سورۃ التغابن، سورۃ الطلاق اور سورۃ التحریم کی تلاوت کی گئی۔ ابتدائی دو سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتیں دو رکوع والی ہیں۔

سورۃ المجادلہ کے پہلے رکوع میں فرمایا یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اے پیغمبر آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و تکرار کررہی تھی، عورت کا مقام و مرتبہ کہ اسکی آواز کو اللہ نے عرش عظیم سے سنا اور اسکی حمایت میں حکم نازل کردیا، ظہار کا حکم اور اس کا کفارہ، مائیں وہ ہیں جنکے پیٹ سے تم پیدا ہوئے، زمانۂ جاہلیت کے کام اور زمانۂ جاہلیت کی باتیں چھوڑ دو

اللہ اور اسکے رسول کے احکام کی پیروی کرو، دوسرے رکوع میں فرمایا یاد رکھو اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اگر تین آدمیوں کی میٹنگ ہوتی ہے تو چوتھا ان میں اللہ ہوتا ہے اور اگر پانچ آدمی خفیہ مشورہ کرتے ہیں تو چھٹا ان میں اللہ موجود رہتا ہے، تعداد کم ہو یا زیادہ اللہ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے، سوچ سمجھ کر کام کرو، سب اللہ کے علم میں ہے، منافقین کی شرارتیں، بارگاہ رسالت میں انکی گستاخیاں، سرگوشیاں، آداب مجلس، بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب، نماز و زکوۃ کی پابندی اور اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ہے اس سورت کے آخری رکوع میں منافقوں کے نفاق اور انکے جہنمی ہونے کا بیان، جس پر شیطان کا تسلط و قبضہ ہو تو وہ اللہ کو بھول جاتا ہے، اللہ کا فیصلہ ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے، ایمان والوں کو اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔

سورۃ الحشر کے پہلے رکوع میں مدینہ منورہ کے قریب یہود کی آبادی بنو نضیر کی تباہی کا تذکرہ، مال غنیمت کے احکام اور فرمایا رسول جس چیز کا حکم دیں اسے اختیار کرو اور جس چیز سے وہ روکیں اس سے باز آجاؤ، مدینہ منورہ کے انصار کی تعریف، انکے ایثار کا ذکر کہ اگرچہ انکو خود تنگی ہو پھر بھی وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور انکی دعائیں ہیں، دوسرے رکوع میں منافقوں کی شرارتوں اور انکی دغابازیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تم انکو متحد سمجھتے ہو لیکن اندر سے انکے دل پھٹے پڑے ہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے، ان کا حال شیطان جیسا ہے۔۔۔۔۔۔ اس سورت کے آخری رکوع میں فرمایا اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ دیکھنا سوچنا چاہئے کہ اس نے آنے والے کل کیلئے کیا کیا ہے، اللہ کو نہ بھولو ورنہ بربادی ہے، اہل جہنم اور اہل

Scanned by CamScanner

جنت دونوں برابر نہیں ہوسکتے، قرآن بڑا باعظمت ہے، اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو خوف الٰہی سے دب کر پھٹ جاتا، ریزہ ریزہ ہوجاتا، اللہ رب العزت کی صفات عالیہ اور اسکے اسمائے حسنیٰ کا بیان ہے!۔

سورۃ الممتحنہ کے پہلے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، اگر تم نے ان سے پوشیدہ دوستی کی بھی تو تم اللہ سے کونسی بات چھپاسکتے ہو، وہ تو سب کچھ جانتا ہے اور یہ بات نہ بھولو کہ قیامت کے دن تمہارے دوست اور رشتے ناتے کام نہیں آئیں گے، تمہارے لئے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے اسکو سامنے رکھو اور اسکی پیروی کرو، دوسرے رکوع میں دشمنوں کے مسلمان ہونے کی خوشخبری، دوستی و دشمنی کا معیار بتلایا جو دین کے بارے میں تم سے لڑتے ہیں اور انہوں نے تم کو بے گھر نہیں کیا انکے ساتھ دوستی اور حسن سلوک سے اللہ نے منع نہیں کیا، ہاں جو لوگ تم سے دین کے بارے میں لڑتے ہیں انہوں نے تم کو گھروں سے نکالدیا، تم کو بے وطن کردیا وہ تمہارے دشمنوں کے ساتھی ہیں ان سے دوستی اور تعلق قائم رکھنے میں اللہ کی طرف سے ممانعت ہے۔ حالت کفر سے نکل کر اسلام میں آئی ہوئی عورتوں کے احکام اور آیت بیعت۔۔۔۔

سورۃ الصف کے پہلے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ کہو کچھ اور کرو کچھ۔ اللہ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی دیوار بنکر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کا ذکر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری۔ اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں وہ اللہ کے نور کو اپنی

پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ دین کو مکمل کرکے رہے گا دوسرے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتادوں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دے وہ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا ہے اور اللہ کے راستہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا ہے پھر ہر طرح کی کامیابی کا وعدہ ہے۔ آخری آیت میں ایمان و ثابت قدمی کا نمونہ بیان فرمایا!

سورۃ الجمعہ کے پہلے رکوع میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے فرائض کا ذکر، یہود کو توراۃ جیسی کتاب دی گئی تھی مگر انہوں نے کتاب کا حق ادا نہیں کیا اور گدھے کی طرح بوجھ اٹھائے پھرتے رہے۔ کتاب الٰہی کے احکامات کی کوئی پرواہ نہیں کی اور دعویٰ یہ کیا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں مگر یہ کبھی لقائے الٰہی کی تمنا نہیں کرسکتے کیونکہ ان کے دل میں چور ہے اور یہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ موت تو ہر حال میں آکر رہے گی اس سے کسی کو مفر نہیں۔ دوسرے رکوع میں فرمایا اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دیجائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف چل دیا کرو اور خرید و فروخت اور دنیاوی کاروبار بند کردو، اذان کے بعد خرید و فروخت حرام ہے، ہاں نماز کے بعد تجارت اور رزق حلال کی تلاش باعث برکت ہے آخرت کا فائدہ اصل فائدہ ہے اسکے مقابلہ میں دنیا کے نفع کی کوئی حقیقت نہیں!

سورۃ المنافقون کے پہلے رکوع میں فرمایا اے نبی جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ اسکے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق پکے جھوٹے ہیں۔ منافقوں کی شرارتوں و خباثتوں کا تذکرہ اہل ایمان

Scanned by CamScanner

کو ان کی چالبازیوں سے ہوشیار کیا جارہا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے آس پاس جمع ہیں ان پر مال خرچ مت کرو تاکہ تنگی ہوگی تو یہ خود ہی بکھر کر یہاں سے چلے جائیں گے، منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ زمین و آسمان کے تمام خزانے اللہ کے قبضہ میں ہیں اور وہ یہ بات بھی نہیں جانتے کہ عزت اللہ کیلئے ہے اس کے رسول کیلئے ہے اور ایمان والوں کیلئے ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا ہوشیار رہو کہیں تمہارے مال و اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں یہ تو بڑے خسارے کی بات ہوگی۔ آخرت کیلئے جو کچھ کرنا ہے ابھی کرلو!۔

سورۃ التغابن کے پہلے رکوع میں فرمایا اللہ نے سب کچھ پیدا کیا، سب کچھ بنایا، انسان چاہے ایمان لائے یا کفر کا راستہ اختیار کرے، آخر اس کو عدالت الٰہی میں پہنچنا ہے۔ اللہ کیلئے حساب لینا کچھ مشکل نہیں، اللہ و رسول اور قرآن پر ایمان لانے کا یہ موقع ہے ایمان لاؤ، ہار جیت کے اس دن سے پہلے تاکہ کامیابی نصیب ہو ورنہ ناکامی کا منہ دیکھنا ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں آتی اس کے ہر کام میں حکمت و مصلحت ہے، اللہ و رسول کی اطاعت کرو، اگر نہ مانو تو سن لو ہمارے رسول کے ذمہ صرف بات کو پہنچا دینا ہے، بیوی بچوں سے ہوشیار اور چوکنا رہو مال و اولاد سب آزمائش و امتحان ہے بس جتنا ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو اس کے حکموں کو مانو اور اسکے راستے میں خرچ کرو وہ تم کو مزید نوازے گا اور تمہاری مغفرت فرمائے گا!۔

سورۃ الطلاق کے پہلے رکوع میں طلاق اور عدت کے احکامات، مطلقہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایات، بچوں کی پرورش سے متعلق احکام اور بار بار اللہ سے ڈرنے کا حکم، تقویٰ و پرہیز گاری کی تاکید کہ جو اس سے ڈر کر کام کریگا اللہ اسکے لئے نجات کا راستہ نکالدے گا اور ایسے شخص کو اللہ وہاں سے

روزی دیتا ہے جہاں سے رزق ملنے کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کیلئے کافی ہے، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے کام آسان کردیتا ہے اور اللہ کسی انسان کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ کے احکام چھوڑنے کی وجہ سے کتنی آبادیاں برباد کردی گئیں ان سے عبرت حاصل کرو، اللہ پر ایمان لاؤ اس کی مخلوق کو دیکھو اور اسکی قدرت کو پہچانو!۔

سورۃ التحریم کے پہلے رکوع میں فرمایا اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے تم اسے حرام کیوں کرتے ہو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی کا ایک واقعہ اور اسکے بعد کے حالات، ایمان والوں کو حکم ہے کہ خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچانے کی فکر کریں، فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے وہ ہر حکم الٰہی کو پورا کرتے ہیں، آخرت میں کافروں سے کہا جائیگا آج تم کوئی عذر و معذرت مت کرو تم کو وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا سچے دل سے توبہ کرو اس کا بدلہ بہت خوب ہے، جہاد کا حکم، کافروں کیلئے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کا ذکر اور مومنین کیلئے فرعون کی نیک بیوی اور حضرت مریم کی مثال ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

پچیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج پچیسویں تراویح ہوئی۔ 29 جزء ہوگئے پارہ تبارک الذی پڑھا گیا اس جزء میں بائیس رکوع ہیں اور گیارہ سورتیں ہیں، سورۃ الملک، سورۃ القلم، سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج، سورۃ نوح، سورۃ الجن، سورۃ المزمل، سورۃ المدثر، سورۃ القیٰمۃ، سورۃ الدھر اور سورۃ المرسلات کی مکمل تلاوت کی گئی ہر سورۃ میں دو رکوع ہیں۔

سورۃ الملک کے پہلے رکوع میں فرمایا اللہ بڑی برکت والا ہے، سارا ملک اسی کا ہے اور صرف اسی کا قبضہ و اختیار ہے، موت و حیات کا سلسلہ اللہ نے اس لئے جاری کیا کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے ہیں، اس کائنات میں غور کرو، اوپر سے نیچے تک دیکھو اور بار بار دیکھو کیسا مضبوط اور عمدہ نظام ہے، آخرت میں کفار و مشرکین کی ذلت و رسوائی کا بیان، دوسرے رکوع میں فرمایا اس نے زمین کو نرم کرکے تمہارے لئے قابل استعمال بنادیا تاکہ اسکے راستوں میں چل پھر سکو اور اسکے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور یاد رکھو اسی کے پاس لوٹ کر تم کو جانا ہے، آسمان و زمین میں اسکی قدرت

کی کتنی نشانیاں ہیں، کیا انہوں نے اوپر پرندوں کو اڑتے نہیں دیکھا جو کبھی قطار بناکر اڑتے ہیں، پروں کو کھولتے بھی ہیں اور سکیڑتے بھی ہیں، رحمٰن کے سوا کوئی انکو تھام نہیں سکتا، اگر اللہ اپنی نعمتوں کا دروازہ بند کردے تو کون ہے جو اسے کھول سکے!۔

سورۃ القلم کے پہلے رکوع میں کفار مکہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں اس کا جواب اللہ نے دیا اے نبی آپؐ کیلئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور آپؐ تو اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر ہیں، بہت زیادہ قسمیں کھانے والے کی بات میں نہ آؤ........ باغ والوں کا واقعہ۔ دوسرے رکوع میں فرمایا فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہوسکتے، ساق کی تجلی کا ذکر، حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور ان جیسے صبر کی تاکید کہ کفار تو بری نگاہوں سے آپؐ پر گھور کر دیکھتے ہیں اور یہ قرآن تمام جہانوں کیلئے نصیحت نامہ ہے۔

سورۃ الحاقۃ کے پہلے رکوع میں فرمایا جب قیامت آئے گی تو سب پتہ چل جائیگا، عاد و ثمود اور دیگر قوموں کی تباہی کا تذکرہ، صور پھونکے جانے کے بعد کی ہولناکیاں، مگر جنکو اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملیگا وہ ہر طرح کے آرام میں ہونگے، خرابی اور بڑی خرابی تو انکی ہوگی جنکو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا، دوسرے رکوع میں ہے یہ قیامت، یہ صور، یہ جنت و دوزخ کا تذکرہ، یہ پچھلی قوموں کی تباہی کے واقعات یہ کوئی شاعری نہیں اور نہ یہ خیالی قصہ سنانے والے کا قول ہے، یہ قرآن تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے اور یہ قرآن تو نصیحت ہی نصیحت ہے اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ تم میں سے کون کون اس قرآن کو جھٹلاتا ہے!

Scanned by CamScanner

سورۃ المعارج کے پہلے رکوع میں فرمایا قیامت قریب آگئی، لوگ اسکو بہت دور کی بات سمجھتے ہیں اور ہم اسکو قریب سے دیکھ رہے ہیں وہ دن بہت بڑا اور نہایت سخت ہوگا، کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا مجرم سب کچھ دیکر چھوٹنا چاہے گا لیکن ممکن نہ ہوگا، جہنم رسید ہوگا اسکی آگ کھال ادھیڑ دے گی، چہرہ بھون کر رکھدے گی اس لئے کہ وہ اپنے انجام کو بھولا ہوا تھا، مگر ہاں نمازی پکے اور پابند نمازی، مال کا حق ادا کرنے والے، آخرت پر یقین رکھنے والے عذاب الہٰی سے ڈرنے والے، شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے، امانت اور قول و قرار کا لحاظ رکھنے والے، سچی گواہی دینے والے اور نمازوں کے محافظ بس ایسے ہی لوگوں کو جنت میں اکرام کے ساتھ رکھا جائے گا، دوسرے رکوع میں فرمایا شان رسالت میں گستاخیاں کرنے والے قرآن کا مذاق اڑانے والے کیا یہ سمجھتے ہیں کہ نعمت والی جنت میں انکو داخلہ ملیگا، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، اس دن ان پر ذلت چھاگئی ہوگی اور انکی آنکھیں نیچی ہونگی، اسی دن کا تو ان سے وعدہ کیا جاتا تھا!۔

سورۂ نوح کے پہلے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کی بنوت و بعثت کا ذکر، کس طرح وہ قوم کو سمجھاتے رہے اور قوم کیسی سرکشی میں مبتلا رہی، حضرت نوح کی نصیحتوں پر قوم کا گستاخانہ رویہ دوسرے رکوع میں ہے کہ قوم سے عاجز آکر حضرت نوح نے بارگاہ الہٰی میں بددعا کی اور اھل ایمان کیلئے اللہ رب العزت سے عفو و درگزری کی درخواست کی!۔

سورۃ الجن کے پہلے رکوع میں ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کریم سنا تو انکے دل بدل گئے اور انہوں نے کہا ہم نے وہ عجیب و غریب قرآن سنا جو ھدایت کا راستہ بتلاتا

ہے بس ہم اس پر ایمان لے آئے، جنات نے اپنی قوم کو جو دعوت دی اس کا تذکرہ، نزول قرآن کے وقت سخت پہرا لگادیا گیا اور آسمان کی طرف جن و شیطان کی آمد و رفت بند کردی گئی کیونکہ آخری نصیحت نامہ اتر رہا تھا جس پر سب کی زندگی کا دار و مدار ہے، اور فیصلہ کرنا ہے کہ اسے کس راستہ پر چلنا ہے اور جس نے اس نصیحت نامہ سے منہ پھیرا اس کیلئے بڑا وبال ہے، عبادت و سجدہ صرف اللہ کیلئے کرو اور اسکے ساتھ کسی کو مت پکارو، دوسرے رکوع میں فرمایا نبی کا کام بھلائی کی دعوت دینا اور اللہ کے راستہ کی طرف بلانا ہے، جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ عذاب کا مستحق ہے عالم الغیب تو اللہ کی ذات ہے، ایک ایک چیز کو اس نے اپنی گنتی میں محفوظ کر رکھا ہے!۔

سورۃ المزمل کے پہلے رکوع میں فرمایا، اے مزمل! اے نبی رات کو تھوڑی دیر کھڑے رہو آدھی رات یا اس سے کچھ کم تھوڑی دیر کھڑے رہو، یا اس پر کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھو، رات میں عبادت کیلئے اٹھنا نفس کی تربیت کیلئے اچھا قدم ہے، اور اسوقت کے ذکر کی تاثیر بہت قائم رہتی ہے، صبر کا حکم، درگزری کی تاکید، فرعون نے رسول کی نافرمانی کی وہ نہیں بچ سکا تو تم اگر رسول کی نافرمانی کروگے تو کیسے بچ سکتے ہو، یہ قرآن نصیحت نامہ ہے بس جو چاہے اپنے رب کی طرف پہنچنے کا راستہ قبول کرے، دوسرے رکوع میں فرمایا اللہ تبارک وتعالی کو سب کی عبادتوں کا حال معلوم ہے بس جتنا ہوسکے قرآن پڑھو، فرض نمازیں اہتمام سے ادا کرو، زکوۃ دیتے رہو اور استغفار کرتے رہو!۔

سورۃ المدثر کے پہلے رکوع میں فرمایا اے مدثر! اے نبی کھڑے ہوجاؤ، خبردار کردو، اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور گندگی سے دور رہو...... جب صور پھونکا جائیگا تو وہ دن مشکلات کا دن ہوگا اور اس کی

Scanned by CamScanner

بڑی خرابی ہے جس نے اس قرآن کو جادو کہا یا کسی انسانی دماغ کی بناوٹ کہا، وہ جہنم میں داخل ہو گا۔۔۔۔۔۔ دوسرے رکوع میں اہل جنت واہل جہنم کی گفتگو اور آگے فرمایا انکو کیا ہو گیا کہ قرآن سے منہ پھیر کر بھاگتے ہیں یہ گویا جنگلی گدھے ہیں جو کسی شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن نصیحت ہے جس کا جی چاہے نصیحت قبول کرے!

سورۃ القیٰمۃ کے پہلے رکوع میں فرمایا کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے ؟ کیوں نہیں ہم اسکے ایک ایک جوڑ کو ٹھیک بٹھا کر دوسری بار پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ موت کے بعد دوبارہ زندگی کے دلائل، انسان بھاگ کر کہاں جاسکتا ہے قرآن کریم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک میں جمع کرنا، پڑھوانا، اسکی قراءت، پھر اس کا بیان کرادینا اس سب کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے۔ اس دن بہت سے چہرے بارونق وتروتازہ ہوں گے اور بہت سے چہرے بے رونق و اداس ہوں گے، دوسرے رکوع میں فرمایا جس نے میرے کلام کو سچ نہیں جانا، بے نمازی تھا، میری بات کو جھٹلایا اور منہ پھیر کر چلتا تھا اس کیلئے تباہی ہے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل!۔

سورۃ الدھر کے پہلے رکوع میں فرمایا انسان پر ایک وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز ہی نہ تھا ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا ہے کافروں کیلئے طوق اور بھڑکتی آگ کا ذکر، نیک بندوں کی صفات اور ان پر انعامات کا حسین تذکرہ، دوسرے رکوع میں فرمایا اے نبی ہم نے یہ قرآن آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے ایک خاص انداز سے نازل کیا ہے، صبح وشام اور رات کے وقتوں میں بھی ذکر و نماز اور تسبیح کا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ قرآن

نصیحت ہے بس جس کا جی چاہے اپنے رب کے ہاں جانے کا راستہ بنالے، تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، رب العالمین جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا اور ظالموں کیلئے تو دردناک عذاب تیار ہے!۔

سورۃ المرسلات کے پہلے رکوع میں ہواؤں کی قسم کا تذکرہ، قیامت کے حالات، پچھلے لوگوں کی ہلاکت کا بیان، دنیا و آخرت پر عجیب و غریب مثالیں اور بار بار یہ فرمانا کہ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ اس دن جھٹلانے والے برباد ہو جائیں گے جھوٹوں کیلئے وہ دن بڑی خرابی کا دن ہو گا، دوسرے رکوع میں فرمایا سچے انسان، پرہیزگار ہر طرح کے عیش وآرام میں ہوں گے، من پسند چیزیں انکو ملیں گی، یہ نیکیوں کا بدلہ ہو گا، بس جھوٹے بے ایمانوں کی خرابی ہوگی، اس قرآن کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائیں گے؟۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

چھبیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ آج چھبیسویں تراویح ہوئی۔ تیسواں جز، پارہ "عم" کے ابتدائی سترہ رکوع پڑھے گئے، سورۃ النبا، سورۃ النازعات دو دو رکوع والی ہیں۔ سورۃ عبس، سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ المطففین، سورۃ الانشقاق، سورۃ البروج، سورۃ الطارق، سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الغاشیہ، سورۃ الفجر، سورۃ البلد، سورۃ الشمس، سورۃ اللیل ان میں ہر سورت ایک رکوع کی ہے۔

سورۃ النبا کے پہلے رکوع میں فرمایا لوگ کس بات کی پوچھ تاچھ کررہے ہیں اس بڑی زبردست خبر کے بارے میں ان کا سوال ہے جس کے متعلق یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں۔ عنقریب بہت عنقریب ان کو معلوم ہوجائیگا۔ اللہ کی قدرت کی کتنی نشانیاں ہیں ان کو دیکھو ان سے سمجھو، فیصلہ کا وقت تو طے ہوچکا ہے۔ صور پھونکا جائیگا تو لوگ الگ الگ ٹولی بنکر آجائیں گے اور جہنم سرکشوں کی تاک میں لگی ہے۔ ان کا انجام برا ہوتا ہے اور عذاب بڑھتا ہی رہے گا۔ دوسرے رکوع میں فرمایا بے شک پرہیزگار ہی کامیاب ہوں گے۔ جنت میں کیا نعمتیں ملیں گی ان کا بیان آگے ہے۔ اس دن حضرت جبرئیل اور

تمام فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور وہی بول سکے گا جسکو اللہ نے بولنے کی اجازت دی ہو اور دنیا میں اسکی تیاری کی ہو اور کافر عذاب دیکھکر کہے گا ہائے میری کم بختی کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا!

سورۃ النازعات کے پہلے رکوع میں فرشتوں کی قسم کا تذکرہ پھر فرمایا قیامت کے دن ایسا زلزلہ آئے گا کہ ہر چیز لرزنے لگے گی۔ مسلسل جھٹکے آتے رہیں گے۔ دل کانپنے لگیں گے آنکھیں ہیبت سے خوفناک ہوجائیں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ، اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اللہ نے اسے عذاب میں پکڑلیا۔ اس میں عبرت و نصیحت کا پیغام ہے۔ دوسرے رکوع میں فرمایا کیا تم کو پیدا کرنا بڑی بات ہے یا آسمان کو؟ اس نے رات تاریک بنادی اور دن روشن کردیا۔ زمین میں تمہارے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے کیا کیا رکھدیا۔ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے جی کو من مانی کرنے سے روکا اس کا ٹھکانہ جنت ہے قیامت کا صحیح علم صرف اللہ کو ہے کہ وہ کب آئیگی اسے دیکھکر ایسا لگے گا کہ دنیا میں ایک شام یا ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے تھے!

سورۂ عبس میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابیؓ کی حاضری وسوال پر ادنیٰ بے توجہی کی وجہ سے گویا تعلیم ہے کہ بظاہر کسی معمولی آدمی سے لا پرواہی اختیار نہ کرو۔ یہ قرآن تو نصیحت نامہ ہے جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ یہ پاک و مکرم ہے اور اسکا مقام بلند و بالا تر ہے اے انسان تو اپنی حقیقت کو نہ بھول اور یاد رکھ تجھے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا۔ تجھے پیدا کرنا، دنیا میں لانا پھر مار کر قبر میں پہنچانا پھر زندہ کرکے میدان حشر میں اٹھانا یہ سب

اللہ کے قبضہ واختیار میں ہے۔ اسنے تیری زندگی کے لئے جو کچھ کیا ہے اس پر بھی ذرا نظر ڈال۔ جب قیامت آئے گی سارے رشتے ختم ہوجائینگے اور انسان بھائی سے، ماں باپ سے، بیوی بچوں سے بھاگا بھاگا پھرے گا۔ اس دن کتنے چہرے مسکراتے اور چمکتے ہوں گے اور کتنے چہرے کالے خاک آلود ہوں گے یہ کفار و بدکار ہونگے!

سورۃ التکویر میں فرمایا جب سورج کو لپیٹ دیا جائیگا جب تارے بے رونق ہوجائیں گے جب پہاڑ چلائیں گے۔ جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں چھوڑدی جائیں گی، جب وحشی جانور جمع کرلئے جائیں گے جب سمندروں میں آگ لگادی جائے گی جب بدن اور روح کے جوڑ پھر سے ملادیئے جائیں گے جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی مزید قیامت کی ہولناکیاں بیان کرنے کے بعد فرمایا تب ہر نفس کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کیا لیکر آیا ہے۔ حضرت جبرئیل کی صفات کہ وہ معزز، صاحب قوت، مالک عرش کے ہاں صاحب مرتبہ سردار و امانتدار ہیں۔ یہ قرآن نصیحت نامہ ہے تمام جہانوں کے لئے!

سورۃ الانفطار میں بھی قیامت کی علامات اور نشانیاں، انسان پر اللہ کی مہربانیاں، کراماً کاتبین دو نگراں فرشتوں کا تذکرہ، جنت جہنم اور حساب کے دن کی یاد دہانی ہے!

سورۃ المطففین میں فرمایا ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے جب وہ لوگوں سے ناپ کرلیتے ہیں تو پورا بھر کرلیتے ہیں اور جب وہ دوسروں کو ناپ کر یا تول کردیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ پھر جہنم کا اور جہنمیوں کا ذکر، جنت اور اہل جنت کے عیش وآرام کا تذکرہ اور دنیا میں ان کے ساتھ

پیش آئے ہوئے حالات کا بیان!

سورۃ الانشقاق میں بھی علامات قیامت کا بیان پھر فرمایا جسکو اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں ملیگا اس کا حساب بہت جلد آسانی سے لیا جائیگا اور جسکو اعمال نامہ اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ملیگا وہ موت ہی موت کو پکارے گا۔ جو لوگ اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں آخرت میں ان کے لئے درد ناک عذاب کی خوشخبری ہے۔ مگر باعمل مومنوں کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے اجر کی بشارت ہے۔ حدیث پاک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو قیامت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہو اسے چاہیئے کہ وہ سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق پڑھے۔

سورۃ البروج میں خندق والوں کا قصہ، ان کو سخت سزا اس لئے دی گئی تھی کہ وہ ایک اللہ پر ایمان لائے تھے جو لوگ مومنوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں وہ اپنا انجام نہ بھولیں۔ رب تعالیٰ کی پکڑ کو یاد رکھیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ فرعون وثمود اور بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ اس نے کیا معاملہ کیا۔ اس نے سب باتیں قرآن میں بیان کردی ہیں یہ قرآن بڑی شان والا ہے لوح محفوظ میں جیسا تھا ویسا ہی یہاں آیا ہے۔

سورۃ الطارق میں آسمان اور روشن تارے کی قسم کے بعد فرمایا ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتے رہتے ہیں۔ اللہ نے انسان کو اچھلتے کودتے پانی سے پیدا کیا ہے جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔ اللہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اسکے دلائل۔ یہ قرآن ایک کھرا فیصلہ ہے ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے!

سورۃ الاعلیٰ میں فرمایا تم اپنے رب اعلیٰ کی پاکی بیان کرو اور اسکی

Scanned by CamScanner

قدرتوں کو دیکھو نصیحت جاری رکھو۔ نصیحت فائدہ دیتی ہے اسکو جو ڈر اور خوف رکھتا ہے ۔ اصل بد بخت ہی اس سے دور رہے گا۔ وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے عقائد واعمال ٹھیک کرلئے۔ اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو اہمیت دیتے ہو جبکہ بہتر اور باقی رہنے والی آخرت ہے۔ پہلے نبیوں کے صحیفوں میں بھی یہی بیان تھا!

سورۃ الغاشیہ میں فرمایا کیا چھاجانے والی قیامت کی خبر تم تک پہنچی ہے؟ اس دن بہت سے چہرے خوف زدہ ہوں گے اور بہت سے چہرے رونق والے ہونگے جہنم اور جنت کا تذکرہ، اونٹ، آسمان، پہاڑ زمین میں غور وفکر کرو۔ نبی کا کام نصیحت کرنا ہے کوئی نہ مانے تو سب کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے!

سورۃ الفجر میں ۔ فجر کی اور دس راتوں وغیرہ کی قسم کے بعد عاد وثمود اور فرعون کی تباہی کا ذکر کہ یہ لوگ مال ودولت، شان وشوکت اور ڈیل ڈول کے گھمنڈ میں اللہ کو بھول گئے۔ سرکشی ونافرمانی پر کمر باندھی تو ان کا کیا حشر ہوا۔ انسان کا حال یہ ہے کہ جب نعمت وعزت عطا کرکے اس کا رب آزماتا ہے تو وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی اور جب اسکی روزی تنگ کرکے آزماتا ہے تو انسان کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ خوشحالی وتنگی رب العالمین کی طرف سے امتحان ہے۔ تم نے یتیم کی عزت نہیں کی، غریب کا حق ادا نہیں کیا، مال کی محبت میں گرفتار رہے ۔ سوچو قیامت آنے کے بعد کیا حال ہوگا۔ ہاں مطمئن انسان سے آخر وقت میں کہا جاتا ہے چل چل اپنے رب کی طرف چل ۔ تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے۔ بس میرے نیک بندوں میں شامل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا!

سورۃ البلد میں فرمایا اس شہر مکہ کی قسم اس لئے کہ اے حبیب آپ

اس میں تشریف فرما ہیں۔ انسان شروع سے آخر تک رنج وتکلیف میں مبتلا ہے۔ طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے۔ کتنی نعمتیں دی ہیں، دیکھنے کے لئے دو آنکھیں، بولنے کے لئے زبان اور دو ہونٹ اور خیر وشر کے دونوں راستے بتلادیے مگر وہ گھاٹی سے سلامت پار نہیں ہوا۔ گھاٹی سے کیا مراد ہے۔ کسی کو غلامی سے آزاد کرانا، کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، رشتے دار یتیم کو یا کسی محتاج کو اور سب سے بڑھکر ایمان اور صبر کی وصیت ہے اور رحم کی تاکید ہے۔ اور نیک اعمال کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے!

سورۃ الشمس میں کئی چیزوں کی قسم کے بعد فرمایا اللہ نے انسان کو برائی اور بھلائی میں تمیز کرنے کا سلیقہ عطا فرمایا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر، وہ بڑا بد بخت تھا جس نے اسکو شہید کیا بس کیا تھا پھر تو ان پر عذاب کا ریلا آیا اور سب کو مار کوٹ کر برابر کردیا!

سورۃ اللیل میں فرمایا رات کی قسم جب چھا جائے اور دن کی قسم جب چمک اٹھے جس طرح چیزوں میں اختلاف ہے اسی طرح تم سب کی کوششیں الگ الگ ہیں اور ان کے نتائج بھی جداگانہ ہیں۔ جس نے اللہ کے لئے دیا، تقویٰ اختیار کیا۔ بھلی بات کی تصدیق کی تو ہم اسکے لئے آسانی کردیں گے اور جس نے کنجوسی کی اور لاپرواہی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا ہم اسکو تنگی میں ڈالدیں گے وہ تباہی کے گڑھے میں گرے گا اسکا مال اسکے کچھ کام نہ آئے گا مگر جو اپنے رب اعلیٰ کی مرضی پیش نظر رکھتا ہے وہ اجر پاکر بہت جلد راضی وخوش ہوجائیگا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

Scanned by CamScanner

ستائیسویں تراویح کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محترم حضرات ! اللہ کا کرم ہے کہ آج ستائیسویں تراویح ہوئی۔ آخری جزء پارہ عم کی آخری 22 سورتیں تلاوت کی گئیں 22 سورتیں اور 22 ہی رکوع۔ آج کی تلاوت کردہ پہلی سورت الضحیٰ میں دن کی روشنی کی قسم اور رات کی قسم کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عرصہ تک وحی نہ آنیکا ذکر ہے، اور آپؐ پر انعامات الٰہی کے ذکر کے ساتھ فرمایا کہ یتیم پر دباؤ نہ ڈالو، سائل کو جھڑکو مت اور جو آپؐ کے رب کی نعمت ہے اسے بیان کرو!

سورۃ الانشرح میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر کی دولت ملی، آپؐ کے سینۂ مبارک میں علوم ومعارف کے سمندر سمودیئے گئے ہیں، آپؐ کا ذکر ہم نے بلند کردیا، ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے، عبادت میں لگے رہو اور رب کی طرف دل لگاؤ۔

سورۃ التین میں انجیر وزیتون کی قسم، طور سینین کی قسم اور اس امن والے شہر کی قسم کے بعد فرمایا ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت سانچہ میں ڈھال کر بنایا ہے پھر وہ اسفل السافلین خستہ حال ہوجاتا ہے مگر باکردار و باعمل مومنوں کیلئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ اللہ رب العزت احکم الحاکمین ہے!۔

سورۃ العلق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کی آیات، آغاز اقرا سے ہوتا ہے یعنی پڑھو، پہلی وحی میں پڑھنے پڑھانے کی تاکید اور علم وقلم

کا تذکرہ ہے، علم کا رشتہ وحی سے کٹ جائے تو انسان شرارت پر اتر آتا ہے، بغاوت ونافرمانی کا راستہ اختیار کرلیتا ہے اور اپنے مقصد زندگی کو بھول جاتا ہے، اس کا انجام تباہ کن ہے، ایسے آدمی کی بات نہ سنو، سجدے سے قرب حاصل کرو اور اپنے کام میں لگے رہو!۔

سورۃ القدر میں فرمایا بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر میں اتارا ہے، شب قدر کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ افضل و بہتر ہے، اسمیں فرشتے اور روح الامین کا بھی نزول ہوتا ہے!۔

سورۃ البینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا مقصد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے اختلاف کرنے والے اہل کتاب تھے جنہیں حکم دیا گیا کچھ اور انہوں نے کیا کچھ۔ جو لوگ اہل کتاب ہو کر بھی کافر مرے اور مشرکین ان سب کا انجام ایک ہے اور انکا نام بھی ایک ہے یعنی بدترین مخلوق، ہاں جو باعمل مومن ہیں وہ سب سے بہترین مخلوق ہیں، ان کیلئے سدا بہار جنت ہے، رضائے الٰہی کی سند ہے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اعلان ہر اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے!۔

سورۃ الزلزال میں فرمایا زمین بڑے زور کے زلزلہ سے ہلادی جائے گی، آگے علامات قیامت کے بعد فرمایا جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے اس کا صلہ اسکو مل جائے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کا نتیجہ دیکھ لیگا، کسی نیک کام کو معمولی سمجھ کر نہ چھوڑو اور کسی گناہ کو ہلکا سمجھ کر نہ کرو!۔

سورۃ العدیٰت میں ان گھوڑوں کی قسم جو لڑائی کے کام آتے ہیں، میدان جہاد میں اپنی جان خطرے میں ڈالکر انسان کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، اور انسان ایسا

گیا گزرا ہے کہ اسکو اپنے مالک کے حکم پر دوڑ نا مشکل ہے، اپنے رب کا ناشکرا ہے، مال کی محبت میں گرفتار ہے حالانکہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ہروقت دل کی خبر گیری کرتا رہے، دنیا کی خاطر آخرت کو نہ بھلادے!۔

سورۃ القارعہ میں فرمایا قیامت کے عظیم حادثہ کے بعد لوگ دو گروہ میں تقسیم ہوجائیں گے بس جسکے نیک عمل وزن میں بھاری ہوں گے وہ من پسند عیش میں ہوگا اور جسکے اعمال وزن میں ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے مومن کو تو اس دن کیلئے سامان کرنا چاہیئے!۔

سورۃ التکاثر میں فرمایا تم کو مال کی لالچ نے غفلت میں ڈال دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔ بس عنقریب تم کو معلوم ہوجائیگا اور مال ودولت اور ساز وسامان کی کثرت تم کو عذاب آخرت سے نہیں بچاسکے گی اور ایک ایک نعمت کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا!۔

سورۃ العصر مین فرمایا زمانہ کی قسم انسان بڑے خسارے میں ہے۔ مگر ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت و تاکید کرتے رہے ایسے لوگ نقصان سے بچ گئے، آخرت کے نقصان سے بچنے کی فکر و تدبیر کرو!۔

سورۃ الھمزہ میں فرمایا بڑی خرابی ہے عیب لگانے والے اور طعنہ دینے والے کیلئے جو مال جمع کرتا ہے اسے گن گن کر رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کا مال اور وہ ہمیشہ رہے گا، طعنہ زنی، عیب جوئی اور کنجوسی کا انجام برا ہے آگے دیکھ لو، غیبت اور طنزیہ تیر چلانا مومن کا کام نہیں ہے!

سورۃ الفیل میں اصحاب فیل کا واقعہ، یمن کا بادشاہ ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لیکر کعبۂ مشرفہ کو گرانے کیلئے آیا تھا مگر انجام کیا ہوا، کنکریوں نے اس

عظیم لشکر کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا، اللہ کو ہرطرح قدرت حاصل ہے، یہ واقعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے تقریبا دو ماہ پہلے کا ہے، بتلانا یہ مقصود ہے کہ جسطرح اللہ نے کعبہ کی حفاظت کی وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کرے گا!۔

سورۂ قریش میں رب بیت اللہ کی بندگی کا حکم جس نے حرم شریف کی نسبت سے قریش پر اپنے انعام واکرام کے دروازے کھولدیئے، ان نعمتوں کا شکر یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی بندگی وعبادت میں لگے رہو!

سورۃ الماعون میں فرمایا انصاف کے دن کو جھٹلانا، یتیم ومسکین کی خبر گیری نہ کرنا، نمازوں سے غفلت برتنا، ریاکاری اور روز مرہ کی چیزوں میں بھی بخل و کنجوسی ان سب کا انجام بڑی تباہی و بربادی ہے!۔

سورۃ الکوثر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر اور ہر نعمت بکثرت دیئے جانے کا ذکر ہے، نماز وقربانی، ہر عبادت و ہر نیکی اللہ کے حکم سے اور خاص اسی کی رضا کیلئے کی جائے، نبی کا برا چاہنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، تباہی و بربادی اور ذلت ورسوائی اس کا مقدر ہے!۔

سورۃ الکافرون میں فرمایا دین کے معاملہ میں کافروں سے کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہوسکتی، توحید و شرک اور کفر واسلام دونوں برابر نہیں ہوسکتے، اعلان کردو، تمہارا دین تمہارے لئے اور میرے لئے میرا دین ہے، تم کو تمہارا بدلہ ملیگا اور مجھکو میرا بدلہ ملیگا!۔

سورۃ النصر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کے مقصد کی تکمیل اور آپ کی وفات شریفہ کی طرف اشارہ ہے، کامیابیوں پر زیادہ حمد وثنا اور تسبیح کا حکم ہے!۔

Scanned by CamScanner

سورۃ اللھب میں دشمن رسول ابولھب اور اسکی بیوی ام جمیل کی خباثت اور ان دونوں کے بدترین انجام کا ذکر ہے۔ مظلوم صبر کرے تو آسمانوں پر اسکی مدد کا فیصلہ ہوتا ہے!۔

سورۃ الاخلاص میں دین کی سب سے بڑی بنیاد اور سب سے بڑی تاکید و تعلیم ہے وہ ہے اللہ رب العزت کی وحدانیت و یکتائی اور اس کی شان بے نیازی کا اعلان!

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ان دونوں سورتوں کا شان نزول ایک ہے یعنی رسول اکرم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر لبید بن اعصم ایک یہودی کے جادو کرنے کا واقعہ۔ اللہ کی طرف سے اسکی اطلاع اور علاج اور ہر شیطانی و انسانی دشمن، بدخواہ، جادو ٹونا، نظر بد، حسد اور ہر قسم کے شر ور دفتن سے بچنے کا طریقہ اور کامیاب ترین نسخہ ان دونوں سورتوں کا ورد و معمول ہے!۔

اور آج کی آخری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات کی تلاوت اس بات کا اشارہ ہے کہ مسلمان کا قرآن کریم سے تعلق دائمی ہے، ہمیشہ کا ہے، وہ ایک مرتبہ ختم کرنے کے بعد پھر اسی مجلس میں دوبارہ شروع کردیتا ہے وہ ایک قرآن ختم کرتا ہے اور دوسرا اسی وقت شروع کردیتا ہے، یہاں تک کہ اسکی زندگی کا سفر تمام ہوجاتا ہے مگر قرآنی سفر ختم نہیں ہوتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

برائے ایصال ثواب

والد محترم مرحوم

شیخ قطب الدین صاحب

والدہ محترمہ جیلانی بیگم صاحبہ

نور اللہ مرقدھما

Scanned by CamScanner